باسمہ تعالیٰ و تقدّس

اَلنَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

قواعد النحو

﴿ از ﴾

مولانا ساجد علی مصباحی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

باہتمام

مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
اعظم گڑھ، یوپی

اشاعت اول : ——— ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت نمبر ....

نام کتاب	:	قواعدالنحو
مؤلف	:	مولانا ساجد علی مصباحی
کمپوزنگ	:	حافظ ملت کمپیوٹر سینٹر، الجامعہ الاشرفیہ، مبارک پور
اشاعت اول	:	۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
صفحات	:	۱۲۸
قیمت	:	....
باہتمام	:	مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
ناشر	:	مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
مطبع	:	

ملنے کے پتے:

(۱) مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو پی) پن 276404

(۲) مجلس برکات، 149، گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ بازار، مٹیا محل جامع مسجد، دہلی پن 110006

كلمـــــــةُ الـمـجـلـــــس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم حامدًا و مصلّيا

تمدنی وسائل کی ترقی سے پہلے انسانی زندگی مشکلات کی خوگر تھی، کھانے پینے، رہنے سہنے، دُور آنے جانے میں لوگ وہ ساری سختیاں بخندہ پیشانی گوارا کرتے جن کے تصور سے ہی آج پسینہ آتا ہے۔تعلیم وتعلم کی دنیا بھی اس سے مستثنٰی نہیں۔ پہلے جو دشواریاں تھیں آج ان کا عُشرِ عشیر بھی نہ رہا۔تعلیمی میدان میں بھی ارباب ہمت کی تیز گام مساعی کا کارواں برابر جادہ پیمارہا۔

طلبہ کے مزاج وحالات اور زمانے کی ضروریات کو سامنے رکھ کر علوم وفنون کو بہت سے شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ہر شعبے کے لیے ایک مخصوص نصاب بنا۔ پھر اس نصاب پر بار بار نظر ثانی اور ترمیم وتسہیل کا عمل ہوتا رہا جو دنیا کے ہر ملک میں آج بھی جاری ہے مگر ہندوستان کے مدارس عربیہ میں یہ عمل ماہرین کی بے توجہی یا مطلوبہ وسائل کی حد درجہ کمی کے باعث بڑی سست رفتاری کا شکار رہا اور آج بھی ہے۔

دوسال قبل تنظیم المدارس کا قیام عمل میں آیا تو اس طرف کچھ پیش رفت ہوئی۔اسی کا ایک حصہ یہ تجویز بھی ہے کہ ابتدا میں طلبہ کو نحو وصرف وغیرہ کے قواعد خود ان کی زبان میں سکھائے جائیں تاکہ قواعد کے ساتھ دوسری زبان کا بار اُن کے اوپر نہ رہے۔ پھر جب وہ بنیادی قواعد سے آشنا ہوکر عربی زبان پر کسی قدر قابو پالیں تو عربی میں قواعد یا دیگر فنون کی تعلیم زیادہ مشکل نہ رہے گی۔

اس تجویز کے تحت صَرف کی پہلی کتاب **”دِرَاسةُ الصَّرف“** **مولانا ساجد علی مصباحی** استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی توجہ ومحنت سے تیار ہو چکی ہے جو میزان ومنشعب کے تمام قواعد پر مشتمل ہونے کے ساتھ کثیر تمرینات کی بھی حامل ہے جن سے بعونہ تعالیٰ قواعد کی معرفت میں پختگی بھی آئے گی اور زبان سے آشنائی میں بھی اضافہ ہوگا۔

نَحْو کی پہلی کتاب کے طور پر **”دراسةُ النَّحو“** کو شاملِ نصاب کیا گیا جو حضرت **مفتی سید افضل حسین مونگیری** علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین جامعہ منظر اسلام بریلی شریف نے بہت اختصار اور جامعیت کے

ساتھ تحریر کی تھی ۔ دوسری کتاب ''**قواعد النحو**'' **مولانا ساجد علی مصباحی** نے تیار کی ہے جو نحو میر اور ہدایۃ النحو کے تقریباً تمام قواعد کا احاطہ کرتی ہے۔ زبان و بیان بھی سہل و شستہ ہے جس کے باعث طلبہ کے لیے استفادہ بہت آسان ہے۔ حجم بھی زیادہ نہیں کہ ختم کرانا دوبھر ہو۔ ساتھ ہی مشقی سوالات اور تمرینات کا بھی اضافہ ہے جن کے باعث انشاء اللہ الرحمٰن قواعد کی یادداشت اور اجرا میں پختگی اور آسانی ضرور ہوگی۔

صَرف و نحو اور بعض دیگر فنون کی کچھ اور کتابیں بھی زیر ترتیب یا قریب التکمیل یا زیر طبع ہیں۔ امید ہے کہ اہلِ علم انھیں نگاہ استحسان سے دیکھیں گے اور دعاؤں سے نوازیں گے۔ خصوصی گزارش یہ ہے کہ کوئی چیز قابلِ اصلاح نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اگلی اشاعت میں تصحیح ہو سکے۔ **واللہ لایضیع أجر المحسنین** ●

محمد احمد مصباحی
نگرانِ مجلس برکات
و صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

۲۰ ررمضان المبارک ۱۴۳۰ھ
۱۱ رستمبر ۲۰۰۹ء جمعہ مبارکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي هدانا إلى كلمة الإسلام ۞ والصلاة والسلام على رسوله سيد الأنام۞ وعلى جميع من نحا نحوَه في العقائد والكلام۞

درس ❶

نحو کا لغوی معنیٰ: لغوی اعتبار سے لفظ''نحو'' بہت سے معانی میں استعمال ہوتا ہے، ان میں بعض مشہور معانی درج ذیل ہیں:

(ا) قصد وارادہ (۲) جانب وجہت۔ جیسے نَحَوْتُ نَحْوَ الْمَسْجِدِ • (میں نے جانبِ مسجد کا قصد کیا)۔
(۳) مثل، مانند۔ جیسے هذا نَحْوُه • (یہ اس کے مثل ہے)۔
(۴) نوع، قسم۔ جیسے هٰذا عَلیٰ أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ • (اس کی چار قسمیں ہیں)۔

نحو کی اصطلاحی تعریف: علمِ نحو ایسے اصول وقوانین کا علم ہے جن کی روشنی میں اسم، فعل اور حرف کے آخر کی حالت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں تبدیلی آئے گی یا نہیں، اور کلمات کو آپس میں جوڑنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔

علمِ نحو کے واضع: علمِ نحو کے واضع امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللّٰہ تعالی وجهَه الکریم ہیں۔ حضرت ابوالاسود ظالم بن عمرو بن جندل دُوَلی بیان فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضٰی رضي اللّٰہ تعالی عنه کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ کے دستِ مبارک میں ایک رقعہ ہے اور آپ کسی فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سبب دریافت کیا تو فرمایا: میں نے کلامِ عرب میں غور کیا تو محسوس ہوا کہ اس میں عجمیوں کے میل جول کی وجہ سے غلطیاں ہونے لگی ہیں، اس لیے میں نے ایسے اصول وقوانین وضع کرنے کا ارادہ کرلیا جن کی طرف لوگ رجوع کریں اور ان پر اعتماد کریں۔ پھر آپ نے وہ رقعہ مجھے عنایت فرمایا، اس میں اسم، فعل اور حرف کی تعریف لکھی ہوئی تھی، ساتھ ہی زبانی طور پر بعض اسماوغیرہ کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا: تم تلاش وجستجو سے اس میں اضافہ کرو۔

حضرت ابوالاسود رضي اللّٰہ تعالی عنه نے اس میں بابِ عطف، نعت، تعجب اور حروفِ مُشبّہ بالفعل وغیرہ کا اضافہ کیا۔ وہ جو کچھ تحریر فرماتے اسے اصلاح کے لیے حضرت علی کَرّمَ اللّٰہ تعالی وجهه الکریم کی بارگاہ میں پیش کرتے رہتے۔

وجہ تسمیہ: جب حضرت ابوالاسود رضي اللّٰہ تعالی عنه بقدرِ کفایت اصول وقوانین تحریر کرچکے

تو حضرت علی رضي الله تعالى عنه نے ارشاد فرمایا: مَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوَ الَّذِيْ قَدْ نَحَوْتَ. (یہ کتنا بہتر طریقہ ہے جس کا تو نے قصد کیا)۔اسی ارشاد کی بنا پر اس کا نام علم نحو قرار پایا۔

غرض و غایت: عربی کلام میں لفظی غلطی سے محفوظ رہنا، یعنی خالص عربوں کے طریقے پر کلمات کو جوڑنا، ان کے آخر میں تبدیلی لانا، یا نہ لانا اور قرآن وحدیث وکلام عرب کے معانی کو سمجھنا۔

موضوع: علم میں جس چیز کے حالات سے بحث اور گفتگو کی جاتی ہے وہی چیز اس علم کا موضوع قرار پاتی ہے۔نحو کا موضوع **کلمہ** اور **کلام** ہے کیوں کہ اس میں ان ہی دونوں کے احوال سے بحث ہوتی ہے۔

تمرین -۱

(۱) نحو کے لغوی معانی مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲) علمِ نحو کی تعریف کیجیے اور اس کے سببِ وضع پر روشنی ڈالیے۔

(۳) علمِ نحو کے واضع کون ہیں؟ اور اس کی وجہِ تسمیہ کیا ہے؟

(۴) علمِ نحو کا موضوع اور اس کی غرض وغایت کیا ہے؟

درس ۲

لفظ: وہ بولی جو انسان کے منہ سے نکلتی ہے اس کو ''لفظ'' کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) موضوع (۲) مہمل۔

موضوع بامعنیٰ لفظ کو کہتے ہیں۔جیسے مَدِيْنَةٌ (کوئی شہر)۔ نَصْرُ اللّٰهِ (اللہ کی مدد)۔

مُھمَل بے معنیٰ لفظ کو کہتے ہیں۔جیسے جَسَقٌ کہ اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہے۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُفرَد (۲) مُرَکَّب۔

مفرد: اس موضوع لفظ کو کہتے ہیں جو اکیلا ہو اور اس سے کوئی معنیٰ سمجھ میں آئے۔اسی کو **کلمہ** بھی کہتے ہیں۔جیسے قُرْاٰن • كَتَبَ (اس نے لکھا) • إِلٰى (تک)۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

اسم: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنیٰ سمجھ میں آئے اور اس کے ساتھ تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ ہو۔جیسے اَلْمَاءُ (پانی) • كُتُبٌ (کتابیں)۔

علاماتِ اسم: اسم کی کل بارہ[۱۲] علامتیں ہیں جن میں کسی ایک سے اسم کی شناخت ہو جاتی ہے۔

(۱) الف لام یعنی حرف تعریف کا شروع میں داخل ہونا۔جیسے اَلْحَمْدُ۔ (۲) شروع میں حرف جار ہونا۔جیسے لِلّٰهِ۔ (۳) آخر میں تنوین ہونا۔جیسے رَجُلٌ۔ (۴) مسند الیہ ہونا۔جیسے اَللّٰهُ غَفُوْرٌ[۱]۔ (۵) مضاف ہونا۔جیسے

(۱) اللہ بخشنے والا ہے۔

نَاقَةُ اللّٰہِ[1]۔ (۶) مُصَغَّر ہونا۔ جیسے قُرَیْشٌ۔ (۷) منسوب ہونا۔ جیسے بَغْدَادِيٌّ۔ (۸) تثنیہ ہونا۔ جیسے کَوْکَبَانِ۔ (۹) جمع ہونا۔ جیسے نُجُوْمٌ۔ (۱۰) موصوف ہونا۔ جیسے رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ[2]۔ (۱۱) تاے تانیث متحرکہ کا آخر میں ہونا جو وقف کی حالت میں ہ بن جاتی ہے۔ جیسے مُؤْمِنَةٌ۔ (۱۲) منادیٰ ہونا۔ جیسے یَانُوْحُ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنیٰ سمجھ میں آئے اور اس کے ساتھ تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی ہو۔ جیسے فَعَلَ (اس ایک مذکر نے کیا)۔ یَنْظُرُ (وہ دیکھتا ہے، یا دیکھے گا)۔ اِرْکَبْ (تو سوار ہو)۔

علامات فعل: فعل کی کل بارہ[۱۲] علامتیں ہیں جن میں کسی ایک سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے۔

(۱) شروع میں قَدْ کا داخل ہونا۔ جیسے قَدْ سَمِعَ۔ (۲) شروع میں سین کا داخل ہونا۔ جیسے سَیَقُوْلُ۔ (۳) سَوْفَ کا داخل ہونا۔ جیسے سَوْفَ نُعَذِّبُ۔ (۴) حرفِ جازم کا داخل ہونا۔ جیسے لَمْ نَجْعَلْ۔ (۵) آخر میں ضمیرِ بارز مرفوع متصل کا ہونا۔ جیسے قَدَّمْتُ۔ قَتَلْتَ۔ ضَرَبْتِ۔ (۶) تانیث کی تاے ساکنہ کا متصل ہونا۔ جیسے اَشَارَتْ۔ سُئِلَتْ۔ (۷) امر ہونا۔ جیسے اُنْصُرْ۔ (۸) نہی ہونا۔ جیسے لَاتَحْزَنْ۔ (۹) یاے مخاطبہ کا آخر میں ہونا۔ جیسے اُدْخُلِيْ۔ (۱۰) نون تاکید کا ہونا۔ جیسے اِذْهَبَنَّ۔ اِسْمَعَنْ۔ (۱۱) کسی مصدر سے مشتق ہونا اور زمانہ پر دلالت کرنا۔ جیسے عَلِمَ۔ یَنْظُرُ۔ (۱۲) ماضی اور مضارع کی گردان آنا۔ جیسے فَعَلَ۔ یَفْعَلُ۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنیٰ سمجھ میں نہ آئے جب تک کہ اسے کسی دوسرے کلمہ سے نہ ملایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی زمانہ بھی نہ ہو۔ جیسے هَلْ (کیا؟)۔ مِنْ (سے)۔ اِلیٰ (تک)۔ وغیرہ۔

علامتِ حرف: حرف کی ایک ہی علامت ہے اور وہ بھی عدمی، یعنی اسم و فعل کی کسی علامت کا اس میں نہ ہونا۔

کلامِ عرب میں حرف کا ایک اہم فائدہ ربط اور تعلق پیدا کرنا ہے، خواہ دو اسموں کے درمیان ہو۔ جیسے اَلْاِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ[3]۔ یا دو فعلوں کے درمیان ہو۔ جیسے أُرِیْدُ أَنْ تَجْتَهِدَ[4]۔ یا ایک اسم اور ایک فعل کے درمیان ہو۔ جیسے جَاءَ بِعِجْلٍ[5]۔ یا دو جملوں کے درمیان ہو۔ جیسے اِنْ یَنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ[6]۔

تمرین۔۲

(۱) کلمہ کی تعریف کیجیے اور اس کی قسموں کے نام بتائیے۔

(۲) اسم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی تمام علامتیں مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۳) فعل کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام علامتیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) حرف کی تعریف، علامت اور اس کا فائدہ بیان کیجیے۔

(۱) اللہ کی اونٹنی (۲) معزز رسول۔ (۳) امام مسجد میں ہے۔ (۴) میں چاہتا ہوں کہ تو محنت کرے۔ (۵) وہ ایک بچھڑا لایا۔ (۶) اگر وہ باز آجائیں تو انھیں بخش دیا جائے گا۔

(۵) درج ذیل عبارت میں اسم، فعل اور حرف کو ان کی علامتوں کی روشنی میں متعین کیجیے:

اَللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوْ انْتِقَامٍ● بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ● قَدْ نَشَرَ الْإِمَامُ عَبْدُ الْحَقِّ الدِّهْلَوِيُّ عِلْمَ الْحَدِيْثِ فِي الْهِنْدِ● سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ● اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ● لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا● قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ● يَا بُنَيَّ لَاتَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ● لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ● وَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ● وَلَاَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكَةٍ● سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ● لَهٗ نَابَانِ وَ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ● اُدْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔

درس ۳

مرکب : اس لفظِ موضوع کو کہتے ہیں جو دو، یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنے۔ جیسے لَيْلَةُ الْقَدْرِ[۱]● اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[۲]● نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ[۳]۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید: اس مرکب کو کہتے ہیں جس کو سن کر کسی واقعہ کی خبر، یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ جیسے قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ[۴]● اَللّٰهُ خَبِيْرٌ[۵]● اِرْكَبْ مَعَنَا[۶]● لَاتَاْكُلُوا الرِّبٰوا[۷]۔

مرکب مفید کو **مرکب تام** ، **جملہ** اور **کلام** بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا، یا جھوٹا کہا جا سکے۔ جیسے اَلْوَلَدُ نَائِمٌ[۸]● طَلَعَ الْبَدْرُ[۹]۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جیسے اَلرَّسُوْلُ صَادِقٌ[۱۰]۔ اس میں "اَلرَّسُوْلُ" مسندالیہ ہے، اس کو **مبتدا** کہتے ہیں اور "صَادِقٌ" مسند ہے، اس کو **خبر** کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔ جیسے اَحَلَّ اللّٰهُ[۱۱]۔ اس میں "اَحَلَّ" مسند ہے، اس کو **فعل** کہتے ہیں اور اسمِ جلالت (اللہ) مسندالیہ ہے، اس کو **فاعل** کہتے ہیں۔

مسند الیہ: وہ ہے جس کی طرف کوئی چیز اس طرح منسوب ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر، یا طلب معلوم ہو۔ چوں کہ مسندالیہ پر کسی چیز کا حکم ہوتا ہے اس لیے اس کو **محکوم علیہ** بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَلْعِلْمُ نُوْرٌ[۱۲]● اِذْهَبْ۔ پہلی مثال میں "العلم" اور دوسری مثال میں "اَنْتَ"، ضمیر مستتر مسندالیہ و محکوم علیہ ہے۔

مسند: وہ ہے جو کسی چیز کی طرف اس طرح منسوب ہو کہ سننے والے کو کوئی خبر، یا طلب معلوم ہو۔ چوں کہ مسند کے ذریعہ کسی شی پر حکم لگایا جاتا ہے اس لیے اس کو **محکوم بہ** بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَللّٰهُ خَالِقٌ[۱۳]● اُطْلُبْ۔

---

(۱) شبِ قدر (۲) اچھا نمونہ۔ (۳) ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔ (۴) نماز ہو چکی۔ (۵) اللہ خبر رکھنے والا ہے۔ (۶) تو ہمارے ساتھ سوار ہو۔ (۷) تم سود نہ کھاؤ۔ (۸) لڑکا سو رہا ہے۔ (۹) چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔ (۱۰) رسول سچے ہیں۔ (۱۱) اللہ نے حلال کیا۔ (۱۲) علم ایک نور ہے۔ (۱۳) اللہ پیدا فرمانے والا ہے۔

پہلی مثال میں "خَالِقٌ"اوردوسری مثال میں فعل "اُطْلُبْ" مسند اور محکوم بہ ہے۔

فائدہ: اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے۔ فعل مسند ہوتا ہے۔ مسند الیہ نہیں ہوسکتا۔ حرف نہ مسند ہوسکتا ہے، نہ مسند الیہ۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا، یا جھوٹا نہ کہا جا سکے۔ جیسے بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ[1]• لَاتُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ[2]• مَنْ رَبُّكَ؟

اقسام جملہ انشائیہ: جملہ انشائیہ کی تیرہ[13] قسمیں مشہور ہیں:

(۱) امر۔ جیسے اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ[3]۔ (۲) نہی۔ جیسے لَاتَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا[4]۔ (۳) استفہام۔ جیسے ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰاِبْرَاهِيْمُ؟[5] (۴) تمنّی۔ جیسے يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا[6]۔ (۵) ترجّی۔ جیسے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا[7]۔ (۶) عقود۔ جیسے بِعْتُ• اِشْتَرَيْتُ۔ (۷) ندا۔ جیسے يَا مُوْسٰی۔ (۸) عرض۔ جیسے اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا[8]۔ (۹) قسم۔ جیسے تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ[9]۔ (۱۰) تعجب۔ جیسے مَا اَحْسَنَهٗ• اَحْسِنْ بِهٖ[10]۔ (۱۱) مدح۔ جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ[11]۔ (۱۲) ذم۔ جیسے بِئْسَ الْعَدُوُّ الشَّيْطَانُ[12]۔ (۱۳) دعا۔ جیسے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا[13]۔

مرکب غیر مفید: اس مرکب کو کہتے ہیں جس کو سن کر کسی واقعہ کی خبر، یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے رَسُوْلُ اللّٰهِ• قَلْبٌ سَلِيْمٌ• اَحَدَ عَشَرَ• بَعْلَبَكُّ۔ اس کو **مرکب ناقص** اور **مرکب غیر تام** بھی کہتے ہیں۔

اس کی چار قسمیں ہیں: (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی (۳) مرکب بنائی (۴) مرکب منع صرف۔

مرکب اضافی: اس مرکب ناقص کو کہتے ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے خَلِيْفَةُ الرَّسُوْلِ• حَدِيْثُ مُوْسٰی• ذُوْ قُوَّةٍ۔ اس کے پہلے جز کو **مضاف** اور دوسرے جز کو **مضاف الیہ** کہا جاتا ہے۔ اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مرکب توصیفی: اس مرکب ناقص کو کہتے ہیں جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔ جیسے بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ[14]• اَلْاٰيَةُ الْكُبْرٰی[15]• اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ[16] —— اس کے پہلے جز کو **موصوف** اور دوسرے جز کو **صفت** کہا جاتا ہے۔ اور صفت کا اعراب موصوف کے موافق ہوتا ہے۔

مرکب بنائی: اس مرکب ناقص کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، اور دوسرا اسم

(۱) ایمان والوں کو خوش خبری دے۔ (۲) زمین میں فساد نہ کرو۔ (۳) انصاف کے ساتھ تول قائم کرو۔ (۴) اللہ کے لیے مُقابل نہ ٹھہراؤ۔ (۵) اے ابراہیم! کیا تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا؟ (۶) اے کاش! میں مٹی ہو جاتا۔ (۷) شاید اللہ اس کے بعد کوئی اور معاملہ پیدا فرمائے۔ (۸) کیا تو ہمارے پاس نہیں اترے گا کہ تو بھلائی پائے۔ (۹) اللہ کی قسم میں ضرور تمھارے بتوں کا برا چاہوں گا۔ (۱۰) وہ کتنا اچھا ہے۔ (۱۱) ایوب کتنا اچھا بندہ ہے۔ (۱۲) شیطان کتنا برا دشمن ہے۔ (۱۳) اللہ تجھے بہتر بدلہ دے۔ (۱۴) مضبوط عمارت۔ (۱۵) بڑی نشانی۔ (۱۶) رکھے ہوئے کوزے۔

''واو بمعنی اور'' پر مشتمل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا۔ واو کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا۔ اسی طرح اِثْنَا عَشَرَ• ثَلٰثَةَ عَشَرَ• اَرْبَعَةَ عَشَرَ• خَمْسَةَ عَشَرَ• سِتَّةَ عَشَرَ• سَبْعَةَ عَشَرَ• ثَمَانِيَةَ عَشَرَ• تِسْعَةَ عَشَرَ میں بھی کیا گیا ہے۔

اس کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، مگر اِثْنَاعَشَرَ• اِثْنَتَاعَشَرَةَ کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔ اور ثَمَانِيَ عَشَرَةَ کے پہلے جز میں ي کو فتحہ پر مبنی کرنا، یا ساکن کرنا، یا اس کو حذف کر کے نون کو کسرہ دینا، یا فتحہ دینا جائز ہے۔ لیکن اگر اس کا پہلا جز مونث یعنی ثَمَانِيَةَ عَشَرَ ہو تو دونوں جز مبنی بر فتحہ ہوں گے۔

مرکب منع صرف: اس مرکب ناقص کو کہتے ہیں جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ پر مشتمل نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكُّ۔ یہ ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے جو بَعْل اور بَك سے مرکب ہے۔ ''بَعْل'' اس بت کا نام تھا جس کی عبادت حضرت الیاس علیہ السلام کی قوم کرتی تھی اور ''بك'' اس بت کے پجاری اور اس شہر کے بادشاہ کا نام تھا۔ دونوں اسموں کو ملا کر شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

اس مرکب کا پہلا جز اکثر علما کے نزدیک مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اگر جز اول کے آخر میں یاے ماقبل مکسور نہ ہو، ورنہ مبنی بر سکون ہوگا۔ اور دوسرا جز اگر ترکیب سے پہلے معرب ہو تو اب بھی معرب ہی رہے گا اور غیر منصرف ہوگا، یعنی اس پر نہ تنوین آئے گی نہ کسرہ۔ جیسے بَعْلَبَكُّ، مَعْدِيْكَرِبُ۔ اور اگر دوسرا جز ترکیب سے پہلے مبنی ہو تو اب بھی مبنی ہی رہے گا۔ جیسے سِيْبَوَيْهِ۔ (سیب - ویہ)۔

تمرین - ۳

(۱) کلام کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۲) جملہ انشائیہ کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۳) مرکب ناقص کی تمام قسموں کی تعریف مع مثال سنائیے۔
(۴) مندرجہ ذیل فقروں میں مرکب تام اور مرکب ناقص کو ان کی اقسام کی روشنی میں الگ الگ کر کے بتائیے۔

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا• لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ• ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ• اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ• اِنِّي رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا• قَالَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ: اَلْكَلَامُ اللَّيِّنُ يُلِيْنُ الْقُلُوْبَ•

درس ۴

اسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُعرَب (۲) مَبْنی۔

اسم معرب: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ اس طرح ملا ہوا ہو کہ اس کا عامل اس کے ساتھ پایا جائے اور وہ مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ۔ اس مثال میں ''مُؤَذِّنٌ'' معرب ہے۔ اسمِ معرب کا دوسرا نام **اسم متمکن** بھی ہے۔

اسم معرب کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ مختلف عمل کرنے والے عاملوں کے یکے بعد دیگرے آنے کی وجہ سے اس کے آخر میں لفظاً، یا تقدیراً تبدیلی ہوتی رہے۔لفظاً۔ جیسے جَاءَنِيْ خَالِدٌ(۱)● رَأَيْتُ خَالِدًا(۲)● مَرَرْتُ بِخَالِدٍ(۳)● جَاءَنِيْ اَبُوْكَ● رَأَيْتُ اَبَاكَ● مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ● اور تقدیراً۔ جیسے هٰذِهٖ عَصاً● رَأَيْتُ عَصاً● مَرَرْتُ بِعَصاً● جَاءَ الْهُدىٰ● عَلِمْتُ الهُدىٰ● فُزْتُ بِالْهُدىٰ۔

مبنی اصل تین ہیں: (۱)فعل ماضی (۲)امر حاضر معروف(۳)تمام حروف۔

اعراب: وہ حرف، یا حرکت، یا جزم ہے جو معرب کے آخر میں عامل کی وجہ سے آئے۔ جیسے جَاءَ نِيْ خَالِدٌ میں دال کا پیش، اور رَأَيْتُ خَالِدًا میں دال کا زبر، اور مَرَرْتُ بِخَالِدٍ میں دال کا زیر، اور جَاءَ اَبُوْكَ میں واو، اور رَأَيْتُ اَبَاكَ میں الف، اور مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ میں یا، اور لَمْ يَجْعَلْ میں لام کا سکون اعراب ہے۔

محل اعراب: جس لفظ پر اعراب آتا ہے اس کو محل اعراب کہتے ہیں۔ جیسے اعراب کی مذکورہ پہلی مثال میں ''دال''اور دوسری مثال میں ''اَب'' اور تیسری مثال میں ''لام'' محل اعراب ہے۔

عامل : وہ ہے جس کی وجہ سے کسی کلمہ پر رفع، یا نصب، یا جر، یا جزم آئے۔ جیسے اعراب کی مذکورہ مثالوں میں ''جَاءَ● رَأَيْتُ● با اور لَمْ'' عامل ہیں۔

اعرابِ اسم تین ہیں: (۱)رفع (۲)نصب (۳)جر ـــــ جس اسم پر رفع ہو اس کو **مرفوع** اور جس اسم پر نصب ہو اس کو **منصوب** اور جس اسم پر جر ہو اس کو **مجرور** کہتے ہیں۔

علاماتِ رفع تین ہیں: (۱)ضمہ (۲)الف (۳)واو۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ● جَاءَ مُسْلِمَانِ● جَاءَ اَخُوْكَ و عالمونَ ـــــ رفع فاعل ہونے کی علامت ہے۔

علاماتِ نصب چار ہیں:(۱)فتحہ (۲)کسرہ (۳)الف (۴) یا۔ جیسے رَأَيْتُ عُمَرَ وَ عَالِمَاتٍ وَ أَبَاك و كوكبَيْنِ وَ مُسْلِمِيْنَ ـــــ نصب مفعول ہونے کی علامت ہے۔

علاماتِ جر تین ہیں:(۱)کسرہ (۲) فتحہ (۳) یا۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ و عُمَرَ و مَسجدَيْنِ وَ مُسْلِمِيْنَ ـــــ جر مضاف الیہ ہونے کی علامت ہے۔

اقسام اسم متمکن: اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں جو اعراب کے اعتبار سے نو قسموں میں منحصر ہیں۔

① مفرد منصرف صحیح: جیسے زَيْدٌ ، بَكْرٌ، خَالِدٌ ۔ یہاں **مفرد** سے مراد وہ اسم ہے جو تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ **منصرف** سے مراد وہ اسم ہے جو غیر منصرف نہ ہو، یعنی اس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب، یا ایک سبب جو تنہا دو کے قائم مقام ہو، نہ پایا جائے۔(اسباب کی تفصیل ان شاءاللہ آگے آئے گی) **صحیح**: نحویوں کی اصطلاح میں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے زَيْدٌ۔اور صرفیوں کی اصطلاح میں **صحیح** وہ کلمہ ہے جس

(۱)خالد میرے پاس آیا۔(۲)میں نے خالد کو دیکھا۔(۳)میں خالد کے پاس سے گزرا۔

کے فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابل ہمزہ، حرفِ علت (واو، الف، یا) اور دو حرف ایک جنس کے نہ ہوں ۔ جیسے رَجُلٌ۔ لہذا ''زَیْدٌ'' نحویوں کے نزدیک صحیح ہے اور صرفیوں کے نزدیک معتلِ عین ہے۔

❷ مفرد منصرف قائم مقام صحیح ۔ جیسے دَلْوٌ • ظَبْيٌ ۔ **قائم مقام صحیح** وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت واو -یا- ي ہو اور اس سے پہلے ساکن ہو۔

❸ جمع مُکَسَّر منصرف ۔ جیسے رِجَالٌ۔ **جمع مُکَسَّر** وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو۔

ان تینوں قسموں کا اعراب ایک ہے یعنی حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ اور حالتِ جر میں کسرہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِي زَيْدٌ وَ ظَبْيٌ وَ رِجَالٌ • رَأَيْتُ زَيْدًا وَ ظَبْيًا وَ رِجَالًا • مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَ ظَبْيٍ وَ رِجَالٍ۔

❹ جمع مؤنث سالم ۔ جیسے مُسْلِماتٌ۔ اس **جمع** سے مراد وہ جمع ہے جو واحد کے آخر میں الف اور لمبی تا کا اضافہ کرکے بنائی گئی ہو، خواہ اس کا واحد مونث ہو۔ جیسے مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، یا مذکر ہو۔ جیسے مَرْفُوْعٌ سے مَرْفُوْعَاتٌ۔ اس کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب و جر میں کسرہ ہوگا۔ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ • رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ • مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

❺ غیر منصرف ۔ جیسے عُمَرُ۔ اس کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب و جر میں فتحہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِي عُمَرُ • رَأَيْتُ عُمَرَ • مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

❻ اسمائے سِتّہ مُکَبَّرہ مفردہ جو یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں۔ اسمائے سِتّہ کا معنیٰ ہے چھ اسما، لیکن یہاں چھ مخصوص اسما مراد ہیں جو یہ ہیں: اَبٌ • اَخٌ • حَمٌ(۱) • هَنٌ(۲) • فَمٌ • ذُوْ مَالٍ۔

ان اسما کا اعراب حالت رفع میں ''واو''، حالت نصب میں ''الف'' اور حالت جر میں ''یا'' کے ساتھ ہوگا جب کہ یہ چاروں شرطیں پائی جائیں: (۱) یہ اسما مُکَبَّرہ ہوں، یعنی ان میں یائے تصغیر نہ ہو، ورنہ ان کا اعراب مفرد منصرف قائم مقام صحیح کا اعراب ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِيْ اُخَيٌّ • رَأَيْتُ اُخَيًّا • مَرَرْتُ بِاُخَيٍّ۔ (۲) یہ اسما مفرد ہوں، یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہوں کہ اس صورت میں ان کا اعراب تثنیہ اور جمع کا اعراب ہوگا جس کا بیان آگے آرہا ہے۔ (۳) یہ اسما مضاف ہوں۔ اس لیے کہ جب مضاف نہ ہوں تو ان کا اعراب وہی ہوگا جو مفرد منصرف صحیح کا ہے۔ جیسے جَاءَنِيُ اَبٌ • رَأَيْتُ اَبًا • مَرَرْتُ بِاَبٍ ۔ (اور ذُو بغیر اضافت کے استعمال نہیں ہوتا)۔ (۴) ان اسما کی اضافت یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف ہو۔ اس لیے کہ جب ان کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہوگی تو ان کا اعراب حالتِ رفع میں تقدیری ضمہ، حالتِ نصب میں تقدیری فتحہ اور حالتِ جر میں تقدیری کسرہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ اَبِيُ • رَأَيْتُ اَبِيُ • مَرَرْتُ بِاَبِيُ۔

(۱) شوہر کے واسطے سے عورت کا قریبی رشتہ دار، دیور۔ (۲) وہ چیز جس کا ذکر ناپسند ہو مثلاً مرد، یا عورت کی شرم گاہ، اسی طرح قبیح اوصاف۔

فائدہ: اسمائے ستہ میں پہلے کے چار اسما معتل واوی ہیں۔ان کی اصل ہے: اَبَوٌ• اَخَوٌ• حَمَوٌ• هَنَوٌ۔ ان سب میں واو کو خلافِ قیاس حذف کر دیا گیا ہے ـــ فَمٌ معتل عین ہے،اس کی اصل ہے: فَوَهٌ (فا پر ضمہ، یا فتحہ دونوں قول ہے) ھا کو خلافِ قیاس حذف کر دیا گیا اور واو کو میم سے بدل دیا گیا۔ فَمٌ جب مضاف نہ ہو تو اس کا استعمال میم کے ساتھ واجب ہے۔جیسے اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ[1]۔اور جب مضاف ہو تو اس میں دو طریقے جائز ہیں: (۱)میم کے ساتھ۔جیسے خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ[2]• رَأَيْتُ فَمَكَ۔ (۲)بغیر میم کے جیسے وَضَعَ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ[3]• رَأَيْتُ فَايَ • نَظَرْتُ اِلٰى فِيْكَ۔

ذُوْ لفیف مقرون ہے،اس کی اصل ہے: ذَوَوٌ۔ دوسرے واو کو حذف کر کے پہلے واو کو اعراب بنا دیا گیا اور ذال کو ضمہ دے دیا گیا۔اس کا استعمال ہمیشہ اضافت کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور مضاف الیہ اسم ظاہر ہی لایا جاتا ہے۔ جیسے ذُوْ مَالٍ-یا- ذُوْ الْمَالِ۔ یعنی مال والا۔

❼ تثنیہ۔جیسے رَجُلَانِ۔ اس سے مراد ہر وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اس سبب سے کہ مفرد کے آخر میں الف-یا-یا ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگایا گیا ہو۔

❽ كِلَا اور كِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ یہ دونوں تثنیہ نہیں ہیں بلکہ ملحق بہ تثنیہ ہیں۔ان میں پہلا تثنیہ مذکر کی تاکید کے لیے آتا ہے اور دوسرا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے۔

❾ اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ۔ یہ دونوں بھی تثنیہ نہیں ہیں بلکہ ملحق بہ تثنیہ ہیں۔اس لیے کہ ان سب کا مفرد ان کے لفظ سے نہیں ہے۔اس میں پہلا مذکر کے لیے ہے اور دوسرا مونث کے لیے۔

ان تینوں قسموں کا اعراب ایک ہے،یعنی حالت رفع میں الف کے ساتھ اور حالت نصب و جر میں یاے ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ وَ كِلَاهُمَا وَ اثْنَانِ • رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَ كِلَيْهِمَا وَ اثْنَيْنِ • مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَ كِلَيْهِمَا وَ اثْنَيْنِ۔

❿ جمع مذکر سالم۔جیسے مُسْلِمُوْنَ۔**اس سے** مراد ہر وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس سبب سے کہ مفرد کے آخر میں واو ماقبل مضموم-یا-یاے ماقبل مکسور اور نون مفتوح لگایا گیا ہے ـــ یاد رہے کہ تثنیہ کا نون ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور جمع سالم کا نون مفتوح،اور اضافت کے وقت دونوں گر جاتے ہیں۔جیسے جَاءَنِيْ غُلَامَا زَيْدٍ وَ مُسْلِمُوْ مِصْرَ۔

⓫ اُوْلُوْ۔ یہ ذُوْ کی جمع ہے دوسرے لفظ سے،یعنی اس میں ذُوْ کی جمع کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔یہ جمع مذکر سالم

(۱)مسواک منہ کی صفائی کا سبب ہے۔(۲)روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مُشک کی خوش بو سے بہتر ہے۔(۳)انھوں نے اپنا منہ میرے منہ رکھنے کی جگہ پر رکھا۔

نہیں بلکہ اس سے ملحق ہے، کیوں کہ اس میں مفرد کا لفظ باقی نہیں ہے۔

⑫ عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ یعنی آٹھ دہائیاں عِشْرُوْنَ • ثَلٰثُوْنَ • اَرْبَعُوْنَ • خَمْسُوْنَ • سِتُّوْنَ • سَبْعُوْنَ • ثَمَانُوْنَ • تِسْعُوْنَ۔ یہ سب بھی جمع مذکر سالم نہیں بلکہ اس سے ملحق ہیں، اس لیے کہ عِشْرُوْنَ کو عَشَرٌ کی جمع نہیں کہا جاسکتا، ورنہ لازم آئے گا کہ عِشْرُوْنَ کا ترجمہ تیس کیا جائے، کیوں کہ عربی زبان میں جمع کا استعمال کم سے کم واحد کے تین افراد کے لیے ہوتا ہے۔ اسی طرح باقی دہائیوں میں بھی کہا جائے گا۔

ان تینوں قسموں کا بھی اعراب ایک ہے۔ یعنی حالت رفع میں واو ما قبل مضموم اور حالتِ نصب و جر میں یاے ما قبل مکسور۔ جیسے جَاءَ نِيْ مُسْلِمُوْنَ وَ اُوْلُوْ مَالٍ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا • رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَ اُوْلِيْ مَالٍ وَ عِشْرِيْنَ رَجُلًا • مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَ اُوْلِيْ مَالٍ وَ عِشْرِيْنَ رَجُلًا۔

⑬ اسم مقصور۔ جیسے عَصَا۔ یہاں **اسم مقصور** سے مراد ہر وہ اسم ہے جس کے آخر میں الفِ مقصورہ غیر زائدہ ہو، یعنی وہ الف "لام کلمہ" سے بدل کر آیا ہو۔ جیسے اَلْمُصْطَفٰی اس میں الف مقصورہ لفظاً ہے، اور مُصْطَفًی میں تقدیراً ہے کہ دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے الف گر گیا ہے۔

⑭ غیر مثنیٰ و جمع مذکر سالم جو مضاف ہو یاے متکلم کی طرف۔ جیسے غُلَامِيْ۔

ان دونوں قسموں کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے۔ یعنی حالت رفع میں تقدیری ضمہ، حالت نصب میں تقدیری فتحہ اور حالت جر میں تقدیری کسرہ۔ جیسے هٰذِهٖ عَصًا وَ هٰذَا غُلَامِيْ • رَأَيْتُ عَصًا وَ غُلَامِيْ • مَرَرْتُ بِعَصًا وَ غُلَامِيْ۔

⑮ اسم منقوص۔ یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں ي اور اس کے پہلے کسرہ ہو۔ جیسے قَاضِيْ ــــ اس کا اعراب حالت رفع میں تقدیری ضمہ، حالت نصب میں لفظی فتحہ اور حالت جر میں تقدیری کسرہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِيْ • رَأَيْتُ الْقَاضِيَ • مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ • هٰذَا دَاعٍ • رَأَيْتُ دَاعِيًا • مَرَرْتُ بِدَاعٍ • (حالت رفعی و جری میں یاے ساکن، تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی)۔

⑯ جمع مذکر سالم جو یاے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مُسْلِمِيَّ۔ یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَيَ تھا۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمُوْيَ ہوا۔ واو اور یا جمع ہوئے ان میں پہلا ساکن تھا، اس لیے واو کو یا سے بدل دیا اور یا کا یا میں ادغام کر دیا مُسْلِمُيَّ ہوا، پھر میم کے ضمہ کو یا کی مناسبت سے کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِيَّ ہو گیا۔

اس کا اعراب حالت رفع میں تقدیری واو اور حالت نصب و جر میں یاے ما قبل مکسور ہوگا۔ جیسے هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ • رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ • مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

نقشۂ اقسام اسم متمکن مع وجوہِ اعراب

نمبر شمار	اقسام اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب	مثالیں	اعراب: رفع	اعراب: نصب	اعراب: جر	نمبر وجہ اعراب
(۱)	مفرد، منصرف، صحیح	زید	ضمہ	فتحہ	کسرہ	۱
(۲)	مفرد، منصرف، قائم مقام صحیح	دلو، ظبي	//	//	//	
(۳)	جمع مکسر منصرف	رجال	//	//	//	
(۴)	جمع مؤنث سالم	مسلمات	ضمہ	کسرہ	کسرہ	۲
(۵)	غیر منصرف	عمر	ضمہ	فتحہ	فتحہ	۳
(۶)	اسمائے سِتّہ مکبّرہ مفردہ مضاف بغیر یائے متکلم	أبوك	واو	الف	یائے ماقبل مکسور	۴
(۷)	مُثنّی (تثنیہ)	رجلان	الف	یائے ماقبل مفتوح	یائے ماقبل مفتوح	۵
(۸)	کلا و کلتا مضاف بمضمر	کِلاھما، کلتاھما	//	//	//	
(۹)	اثنان، اثنتان	اثنان، اثنتان	//	//	//	
(۱۰)	جمع مذکر سالم	مسلمون	واو ماقبل مضموم	یائے ماقبل مکسور	یائے ماقبل مکسور	۶
(۱۱)	أُوْلُوْ	أولو	//	//	//	
(۱۲)	عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ	عشرون	//	//	//	
(۱۳)	اسم مقصور	العصا	تقدیری ضمہ	تقدیری فتحہ	تقدیری کسرہ	۷
(۱۴)	غیر مثنی و جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	غلامي	//	//	//	
(۱۵)	اسم منقوص	القاضي	تقدیری ضمہ	لفظی فتحہ	تقدیری کسرہ	۸
(۱۶)	جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم	مُسْلِمِيَّ	تقدیری واو	یائے ماقبل مکسور	یائے ماقبل مکسور	۹
			۵/صورتیں	۶/صورتیں	۵/صورتیں	

رفع کی صورتیں-۵		
(۱) ضمہ	۵ جگہ	(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم (۵) غیر منصرف
(۲) واو	۴ جگہ	(۱) اسمائے ستّہ مکبّرہ مضاف بغیر یائے متکلم (۲) جمع مذکر سالم (۳) أولو (۴) عشرون تا تسعون
(۳) الف	۳ جگہ	(۱) مثنی (۲) کلا و کلتا مضاف بمضمر (۳) اثنان و اثنتان
(۴) تقدیری ضمہ	۳ جگہ	(۱) اسم مقصور (۲) غیر مثنی و جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم (۳) اسم منقوص
(۵) تقدیری واو	۱ جگہ	(۱) جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم

۱۶

نصب کی صورتیں-٦		
۱-فتحہ	۵ جگہ	(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) غیر منصرف (۵) اسم منقوص
۲-کسرہ	۱ جگہ	(۱) جمع مؤنث سالم
۳-الف	۱ جگہ	اسمائے ستّہ مکبرہ مضاف بغیر یائے متکلم
۴-یائے ماقبل مفتوح	۳ جگہ	(۱) مثنی (۲) کلا و کلتا مضاف بمضمر (۳) اثنان و اثنتان
۵-یائے ماقبل مکسور	۴ جگہ	(۱) جمع مذکر سالم (۲) اولو (۳) عشرون تا تسعون (۴) جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم
٦-تقدیری فتحہ	۲ جگہ	(۱) اسم مقصور (۲) غیر مثنی و جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم

۱۶

جر کی صورتیں-۵		
۱-کسرہ	۴ جگہ	(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح (۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم
۲-فتحہ	۱ جگہ	(۱) غیر منصرف
۳-یائے ماقبل مکسور	۵ جگہ	(۱) اسمائے ستّہ مکبرہ مضاف بغیر یائے متکلم (۲) جمع مذکر (۳) اولو (۴) عشرون تا تسعون (۵) جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم
۴-یائے ماقبل مفتوح	۳ جگہ	(۱) مثنی (۲) کلا و کلتا مضاف بمضمر (۳) اثنان و اثنتان
۵-تقدیری کسرہ	۳ جگہ	(۱) اسم مقصور (۲) غیر مثنی و جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم (۳) اسم منقوص

۱۶

تمرین - ۴

(۱) اسمِ معرب کی تعریف کیجیے اور اس کا حکم مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔
(۲) عامل، اعراب اور محل اعراب کی وضاحت کیجیے۔
(۳) اعرابِ اسم کتنے ہیں اور ان کی علامتیں کیا کیا ہیں؟
(۴) اسمِ متمکن کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۵) صحیح کی نحوی اور صرفی تعریف میں کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کیجیے۔
(۶) اسماے ستہ سے کیا مراد ہے؟ ان کی حقیقت کیا ہے؟ ان کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے لیے شرائط کیا ہیں؟ واضح انداز میں بیان کیجیے۔
(۷) تثنیہ اور اس کے ملحقات، جمع مذکر سالم اور اس کے ملحقات کی وضاحت کرتے ہوئے ان کا اعراب بیان کیجیے، اور یہ بھی بتایئے کہ نونِ تثنیہ اور نونِ جمع میں کیا فرق ہے؟
(۸) اسم مقصور و اسم منقوص کی تعریف کیجیے اور ان کا اعراب مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۹) مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے اور خط کشیدہ کلمات کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس حالت میں ہیں؟ ان کا عامل کون ہے؟ وہ اسمِ متمکن کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور اس قسم کا اعراب کیا ہے؟

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ● وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ● اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ● لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِلسَّائِلِيْنَ ● نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ● دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ● فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ ● هٰذَانِ سَاحِرَانِ ● اِنَّ هٰذَا اَخِىْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً ● اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ ● اُتْرُكِ الْخَمْرَةَ اِنْ كُنْتَ فَتًى ● اَدَّبَنِىْ رَبِّىْ ● قُلْتُ لِمُسْلِمِيَّ ● اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ ● اِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَاءِىْ ● جَاءَ نَاصِرِيَّ ● قُلْتُ لِطَالِبِيَّ ● اَكْرِمُوْا مُعَلِّمِيَّ ●

درس ۵

غیر منصرف: اس اسم کو کہتے ہیں جس میں منع صرف کے دو سبب ہوں، یا ایسا ایک سبب ہو جو تنہا دو سبب کے قائم مقام ہے۔

حکم: غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس پر نہ تو تنوین آئے گی اور نہ کسرہ آئے گا۔ جیسے جَاءَ نِيْ اَحْمَدُ ● رَأَيْتُ اَحْمَدَ ● مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ ـــــ لیکن اگر وہ مضاف ہو، یا اس پر الف لام آ جائے تو کسرہ آئے گا۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلَى مَسَاجِدِكُمْ بِالْمَرَاكِبِ[1]۔

اسباب منع صرف نو ہیں: (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) الف ونون زائدتان (۹) وزن فعل۔

(۱) میں سواریوں کے ذریعہ تمھاری مسجدوں تک گیا۔

عدل: نحویوں کی اصطلاح میں عدل کا معنیٰ یہ ہے کہ اسم اپنی اصلی ہیئت کو بغیر کسی صرفی قاعدہ کے چھوڑ دے اور مادہ باقی رہے۔ جیسے زَافِرٌ سے زُفَرُ۔ اس مثال میں ایک سبب علَم ہے اور دوسرا سبب عدل ہے۔
اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری۔

عدل تحقیقی: یہ ہے کہ کلام عرب میں اسم کے غیر منصرف استعمال ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل بھی ہو جو بتائے کہ یہ اسم فلاں اسم سے بدل کر آیا ہے۔ جیسے ثُلَاثُ کہ اس کا معنیٰ ہے ''تین تین''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ تھا کیوں کہ معنیٰ کی تکرار لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے۔ اس مثال میں منع صرف کا دوسرا سبب وصف ہے۔

عدل تقدیری: یہ ہے کہ کلام عرب میں اسم کے غیر منصرف استعمال ہونے کے علاوہ کوئی اور دلیل نہ ہو جو بتائے کہ یہ فلاں اسم سے بدل کر آیا ہے۔ جیسے عُمَرُ کہ اس کو عَامِرٌ سے بدلا ہوا مان لیا گیا ہے۔ اس مثال میں منع صرف کا دوسرا سبب علَم ہے ــــ عدل اور وزن فعل ایک اسم میں جمع نہیں ہو سکتے۔

وصف: اس اسم کو کہتے ہیں جس سے کوئی غیر معین چیز اور اس کی صفت سمجھ میں آئے۔ جیسے اَحْمَرُ (کوئی سرخ چیز) ● اَسْوَدُ (کوئی کالی چیز)۔ ان مثالوں میں منع صرف کا دوسرا سبب وزن فعل ہے۔
وصف اور علَم ایک اسم میں جمع نہیں ہو سکتے، اس لیے کہ وصف سے غیر معین چیز سمجھ میں آتی ہے اور علَم سے معین چیز سمجھی جاتی ہے۔
وصف کے منع صرف کا سبب بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اسم معنیٰ وصفی ہی کے لیے وضع کیا گیا ہو اگر چہ بعد میں اس کا استعمال دوسرے معنیٰ میں بھی ہونے لگا ہو۔ لہذا "اَرْبَع" مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ اَرْبَعٍ میں منصرف ہے اگر چہ اس میں وصف اور وزن فعل موجود ہے، کیوں کہ أربع کی وضع معنیٰ وصفی کے لیے نہیں بلکہ ایک معین عدد کے لیے ہوئی ہے اور أَسْوَدُ و أَرْقَمُ وصف اور وزن فعل کی بنیاد پر غیر منصرف ہیں اگر چہ اب وہ دونوں سیاہ اور چتکبرے سانپ کے نام ہو گئے ہیں، مگر ان کی اصل وضع معنیٰ وصفی۔ یعنی کسی بھی سیاہ اور چتکبری چیز۔ کے لیے ہوئی، اس لیے ان میں وصف کا اعتبار ہے۔

تانیث: تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے علَم ہونا شرط ہے۔ لہذا جس اسم میں تانیث بالتاء۔یا۔ تانیث معنوی ہو اور وہ علَم نہ ہو، اس میں تانیث غیر منصرف کا سبب نہ بنے گی۔ جیسے ظُلْمَةٌ اور اَرْضٌ۔
تانیث بالتاء کے ساتھ علمیت پائی جائے تو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ جیسے طَلْحَةُ۔ اور تانیث معنوی کے ساتھ علمیت ایسے اسم میں پائی جائے جو ثلاثی، ساکن الاوسط اور عربی ہو تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں پڑھنا جائز ہے۔ جیسے ھِنْدٌ ــــ اور اگر تانیث معنوی کے ساتھ علمیت ایسے اسم میں پائی جائے جو ثلاثی نہ ہو، یا ثلاثی ہو مگر ساکن الاوسط نہ ہو، یا عجمی ہو تو اس کو غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ جیسے زَیْنَبُ ● سَقَرُ[1] ● مَاهُ ● جُوْرُ[2]۔
اور اگر تانیث الف مقصورہ، یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو تو اس کا غیر منصرف پڑھنا واجب ہے۔ اس لیے کہ

(۱) جہنم کے ایک طبقے کا نام ہے۔ (۲) ماہ اور جور یہ دونوں دو شہر کے نام ہیں۔

تانیث بالالف دوسبب کے قائم مقام ہے۔جیسے کُبریٰ اور حَمرَآءُ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جومعین چیز پر دلالت کرے۔جیسے زَیْنَبُ۔ اس میں تانیثِ معنوی اورعلم ہے ـــ معرفہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے علَم ہونا شرط ہے۔لہذا جواسم معرفہ ہولیکن علم نہ ہواس کا معرفہ ہونا غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گا۔جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غُلَام۔

عجمہ: عربی میں استعمال ہونے والا وہ لفظ جو اصل میں عربی نہ ہو۔اس کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے دوشرطیں ہیں:

(۱) وہ لفظ جب سے عربی میں استعمال ہوا ہو،علَم ہوکر استعمال ہوا ہوخواہ پہلے بھی علَم ہو،جیسے یَعْقُوبُ۔ (اس میں عجمہ اورعلم ہے) یا پہلے علم نہ رہا ہو۔جیسے قَالُوْن کہ یہ لغتِ عجم میں کسی کا علم نہیں بلکہ ہرعمدہ چیز کو قَالُون کہتے ہیں۔لیکن جب عربی میں استعمال ہوا تو ایک قاری کا نام بن کر استعمال ہوا۔

(۲) وہ لفظ ثلاثی،ساکن الاوسط نہ ہو۔جیسے اِبْرَاھِیْمُ اور شَتَرُ (یہ ایک قلعہ کا نام ہے)۔لہذا لِجَامٌ (جب کسی شخص کا نام ہو) اور نُوحٌ منصرف ہیں کیوں کہ لِجَام ابتداءً علَم ہوکر عربی میں استعمال نہیں ہوا،اور نوح ثلاثی، ساکن الاوسط ہے۔

واضح رہے کہ صرف چھ انبیا کے نام منصرف ہیں: (۱) محمد (۲) صالح (۳) شعیب (۴) ہود (۵) نوح (۶) لوط۔ان میں پہلے چار اسماعربی ہیں اورآخر کے دوساکن الاوسط ہیں۔باقی تمام انبیا کے نام غیر منصرف ہیں۔

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اِس سبب سے کہ اس کے واحد میں تبدیلی کی گئی ہو،لفظاً۔ جیسے رِجَالٌ، یا تقدیراً۔جیسے فُلْكٌ کہ اس کا واحد بھی فُلْكٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر،اوراس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اُسُدٌ کے وزن پر۔

جمع کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے دوشرطیں ہیں: (۱) منتہی الجموع کا صیغہ ہو،یعنی پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہواور تیسرے حرف کی جگہ الف علامتِ جمع ہو،اس کے بعد یا تو ایک حرف مُشَدَّدْ ہو۔جیسے دَابَّۃٌ کی جمع دَوَابُّ۔یا دوحرف ہوں اور پہلا مکسور ہو۔جیسے مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ۔یا تین حروف ہوں اور درمیان والا ساکن ہو۔ جیسے مِصْبَاحٌ کی جمع مَصَابِیْحُ۔

(۲) اس کے آخر میں تاے تانیث نہ ہو جو حالت وقف میں ھا بن جاتی ہے۔اسی وجہ سے فَرَازِنَۃٌ منصرف ہے کہ اس میں دوسری شرط مفقود ہے ـــ یہ جمع بھی تنہا دوسبب کے قائم مقام ہے۔

ترکیب: اس سے مراد مرکب منع صرف ہے (جس کی تفصیل **درس ۳** میں گزر چکی)۔اس کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے علم ہونا شرط ہے۔جیسے مَعْدِیْکَرِبُ۔

الف و نون زائدتان: اِس کا مجموعہ غیر منصرف کا سبب بنتا ہے۔اس کے سبب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علَم ہو۔جیسے عمران • عثمان۔ یا ایسا وصف ہوجس کی مونث ہی نہ ہو،یا مونث تو ہولیکن اس میں تاے

تانیث نہ ہو۔جیسے رَحْمٰن اور سَکْرَان۔

سَعْدَانٌ (ایک قسم کی گھاس ہے) اور عُرْیَانٌ منصرف ہیں کیوں کہ پہلا علم نہیں ہے اور دوسرے کا مؤنث عُرْیَانَۃٌ ہے۔

وزن فعل: اس سے مراد یہ ہے کہ اسم ایسے وزن پر ہو جو فعل کے اوزان سے شمار کیا جاتا ہو۔اس کے غیر منصرف کا سبب ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو، یعنی عربی زبان میں کوئی اسم اصلِ وضع میں اس وزن پر نہ ہو۔جیسے شَمَّرَ[1]• ضُرِبَ ۔ یا اس اسم کے شروع میں حروف اَتَیْنَ (ا، ت، ی، ن) میں سے کوئی حرف ہو اور اس کے آخر میں تاے تانیث نہ آتی ہو جو وقف کی حالت میں ھا ہو جاتی ہے۔جیسے اَحْمَدُ• تَغْلِبُ• یَشْکُرُ• نَرْجِسُ۔

یَعْمَلٌ (طاقت ور اونٹ) منصرف ہے کیوں کہ اس کی مؤنث یَعْمَلَۃٌ آتی ہے۔اہل عرب کہتے ہیں: نَاقَۃٌ یَعْمَلَۃٌ۔

خلاصہ: ☆ علم مندرجہ ذیل صورتوں میں غیر منصرف ہوگا:

(۱) مؤنث ہو۔جیسے فاطمة• امنة• حَمْزة• طَلْحَةُ• زَیْنَبُ• سُعَاد۔

(۲) عجمہ ہو۔جیسے ادریس• بطلیموس• اِسْحَاق• یعقوب•

(۳) مرکب منع صرف ہو۔جیسے حَضْرَمُوْتُ• بُخْتَنَصّر• مَعْدِيْ کَرِبُ• بَعْلَبَكُّ•

(۴) اس میں الف ونون زائدتان ہوں۔جیسے عُثْمَان• رِضْوَان• سَلْمَان• عِمْرَان•

(۵) وزن فعل ہو۔جیسے اَحْمَد• یَعْلی• یَزِیْد• تَغْلِب• إِرْبِل[2]• إِسْنَا•

(۶) کسی دوسرے لفظ سے معدول ہو (اس میں عدل ہو)۔جیسے عُمَر• زُفَر• زُحَل• قُزَح•

☆ وصف درج ذیل صورتوں میں غیر منصرف ہوگا:

(۱) فَعْلَان کے وزن پر ہو۔جیسے عَطْشَان• رَیَّان• جَوْعَان• شَبْعَان•

(۲) اَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔جیسے اَفْضَلُ• اَحْسَنُ• اَکْثَرُ• اَقَلّ• اَصْغَرُ• اَکْبَرُ•

(۳) کسی دوسرے لفظ سے معدول ہو۔جیسے مَثْنیٰ• ثُلٰث• اُخَر• خُمَاس•

☆ اور اسم کے آخر میں جب الفِ تانیث مقصورہ، یا ممدودہ ہو تو وہ غیر منصرف ہوگا۔جیسے حُبْلیٰ• حَسْنَآء۔ یا وہ جمع منتہی الجموع ہو۔تو بھی غیر منصرف ہوگا جیسے دَرَاهِمُ• دَنَانِیْرُ•

تمرین - ۵

(۱) غیر منصرف کی تعریف کیجیے اور اس کا حکم مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۲) اسباب منع صرف مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے، اور یہ بھی بتایئے کہ کن اسباب کے لیے علم ہونا شرط ہے؟

(۳) وصف، عجمہ اور وزن فعل سے کیا مراد ہے اور ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرطیں ہیں؟

(۱) گھوڑے کا نام ہے۔(۲) إِرْبِل، إِسْنَا یہ دونوں دو شہر کے نام ہیں۔

(۴) کون کون سبب تنہا دو کے قائم مقام ہیں اوران کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے کیا شرطیں ہیں؟
(۵) درج ذیل عبارات میں غیر منصرف اسما کی تعیین کیجیے اور یہ بھی بتایئے کہ وہ کن اسباب کی بنیاد پر غیر منصرف ہیں؟
اِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاحسن مِنْهَا ● لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ● قَرَأْتُ تَارِيخ بُخْتَنَصَّر و مَعديْ كرب ● يَعْمَلُوْنَ لَه مَا يَشَآء من مَحَارِيب و تَمَاثِيل ● و اَوْحَيْنَا اِلى ابراهيم و اسمٰعيل و اسحٰق و يعقوب ● اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفى آدم و نوحا و اٰل ابراهيم و اٰل عِمْرَان عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ● وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗد وَ سُلَيْمٰن وَ اَيُّوْب وَ يُوْسُف وَ مُوْسَى وَهٰرون ● فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مثنى و ثُلٰث و رُبٰع ● لاتدنُ من السكران ● العرب يرجعون بأنسابهم إلى عدنان و قحطان ● ما أنا بعَطشان إلا إلى العلم، ولا جوعان إلا إلى العمل ● أيْنَ مات يزيد بن معاوية؟ ● أ تعرف زُحَل و أفضل و مضَر و سُعَاد؟۔

درس ❻

مرفوعات: وہ اسما ہیں جو علامت فاعلیت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کی آٹھ قسمیں ہیں:
(۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) حروف مُشَبَّہ بفعل کی خبر (٦) افعال ناقصہ کا اسم (۷) ما ولا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

❶ **فاعل**: وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے کوئی فعل معروف، یا شِبہ فعل معروف ہو اور اس کی نسبت اس اسم کی طرف بطور صفت ہو۔ جیسے مَرِضَ التِّلْمِيْذُ[1]۔ كَلَّمَ اللّٰهُ[2]۔ اُخْتِيْ عَالِمَةٌ بِنْتُهَا[3]۔
اس تعریف میں شِبہ فعل سے مراد مصدر، اسم فاعل، اسم تفضیل، صفت مُشَبَّہ، اسم فعل اور امثلۂ مبالغہ ہیں کہ یہ سب فعل معروف کا عمل کرتے ہیں۔ جیسے اَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٌ عَمْرواً[4]۔ زَيْدٌ جَالِسٌ اَخُوْهُ[5]۔ مُحمّدٌ اَفْضَلُ الْخَلْقِ[6]۔ المَدِيْنَةُ نَظِيْفَةٌ شَوَارِعُهَا[7]۔ هَيْهَاتَ يَوْمُ اللِّقَاءِ[8]۔ الجَامِعَةُ عَلَّامَةٌ أَسَاتِيْذُهَا[9]۔
ہر فعل کے لیے فاعل مرفوع کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ اسم ظاہر ہو۔ جیسے جَاءَ الْحَقُّ۔ یا ضمیر بارز ہو۔ جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ۔ یا ضمیر مستتر ہو۔ جیسے زَيْدٌ ذهَبَ ــــ اور اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لیے مفعول بہ بھی ضروری ہے۔ جیسے قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ــــ
اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ جیسے قَرَأَ التِلْمِيْذُ۔ خَطَبَ الْعَالِمَانِ۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ــــ
اور اگر فاعل ضمیر ہو تو فعل واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں فاعل کے موافق ہوگا۔ جیسے اللّٰهُ يَعْلَمُ۔ التِلْمِيْذَانِ يَنْجَحَانِ۔ المُعَلِّمُوْنَ يَنْصَحُوْنَ۔ البِنْتُ تَحْفَظُ۔ اُخْتَايَ تَسْمَعَانِ۔ الوَالِدَاتُ يُرضِعْنَ۔

(۱) طالب علم بیمار ہوا۔ (۲) اللہ نے کلام کیا۔ (۳) میری بہن، اس کی بیٹی عالمہ ہے۔ (یعنی میری بھانجی علم والی ہے)۔ (۴) زید کے عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ (۵) زید کا بھائی بیٹھا ہے۔ (٦) محمد مخلوق میں بہترین (سب سے اچھا) ہے۔ (۷) شہر کی سڑکیں صاف ستھری ہیں۔ (۸) ملاقات کا دن دور ہوا۔ (۹) جامعہ کے اساتذہ بہت علم والے ہیں۔

فاعل کے اعتبار سے فعل کو مذکر، یا مونث لانے کی صورتیں

✿ چار صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے:

(۱) فاعل مونث حقیقی ہو، اپنے فعل متصرف سے متصل ہو اور جمع مُکَسَّر نہ ہو۔ جیسے سَافَرَتْ فَاطِمَةُ۔ سَافَرَتِ الْأُخْتَانِ۔ سَافَرَتِ الْمُسْلِمَاتُ۔

(۲) فاعل واحد یا تثنیہ مونث کی ضمیر ہو۔ خواہ وہ مونث حقیقی ہو یا غیر حقیقی، لفظی ہو یا معنوی۔ جیسے خَدِيْجَةُ دَخَلَتْ۔ الشَّمْسُ طَلَعَتْ۔ الظُّلْمَةُ انْتَهَتْ۔ سُعَادُ جَاءَ تْ۔ أُخْتَايَ تقرآن۔ يَدَاكَ تعملان۔ الجوهرتان تلمعان۔ زينبان تذهبان۔

(۳) فاعل جمع مونث کی ضمیر ہو۔ چاہے وہ مُکَسَّر ہو یا سالم۔ جیسے النِّسَاءُ خَرَجَتْ۔ النِّسَاءُ خَرَجْنَ۔ الْمُجْتَهِدَاتُ فَازَتْ۔ الْمُجْتَهِدَاتُ فُزْنَ۔

(۴) فاعل جمع مذکر، مُکَسَّر، غیر عاقل کی ضمیر ہو۔ جیسے الاَيَّامُ مَضَتْ۔ الاَيَّامُ مَضَيْنَ۔

✿ چار صورتوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے:

(۱) فاعل ''اِلّا'' کے بعد ہو۔ جیسے مَا ذَهَبَ إِلَّا فَاطِمَةُ۔

(۲) فاعل لفظاً مونث ہو اور معنیً مذکر ہو۔ جیسے جَاءَ طَلْحَةُ۔

(۳) فاعل جمع مذکر سالم ہو۔ جیسے قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ۔

(۴) فاعل واحد، یا تثنیہ مذکر ہو۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ۔ قَامَ مُسْلِمَان۔ طَلَعَ الْبَدْرُ۔

✿ پانچ صورتوں میں فعل کو مذکر، یا مونث دونوں استعمال کرنا جائز ہے:

(۱) فاعل مونث حقیقی، یا مونث لفظی ہو اور فعل وفاعل کے درمیان "إِلّا" کے علاوہ کوئی دوسرا کلمہ آ گیا ہو۔ جیسے حَضَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ۔ حَضَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ۔ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ[1]۔ فَمَنْ جَاءَ هُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ[2]۔

(۲) فاعل مونث مجازی ہو، یا ایسا مونث حقیقی ہو جو نوع انسان سے نہ ہو، یا ایسا مونث لفظی ہو جس کا استعمال مذکر ومونث دونوں کے لیے ہوتا ہو، یا مونث لفظی غیر جان دار ہو۔ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ۔ سَارَتْ نَاقَةٌ۔ سَارَ نَاقَةٌ۔ قَالَتْ نَمْلَةٌ۔ قَال نَمْلَةٌ۔ تَحَرَّكَتِ الشَّجَرَةُ۔ تَحَرَّكَ الشَّجَرَةُ۔

(۳) فاعل جمع مذکر، مُکَسَّر، عاقل کی ضمیر ہو۔ جیسے التَّلَامِيْذُ اجْتَهَدَتْ۔ التَّلَامِيْذُ اجْتَهَدُوْا۔

(۴) فاعل جمع مُکَسَّر ہو (مذکر ہو، یا مونث) یا اسم جمع[3] ہو، یا اسم جنسِ جمع[4] ہو۔ جیسے قَالَ الرِّجَالُ۔ قَالَتِ

---

(۱) جب ان پر کوئی مصیبت پڑے۔ (۲) تو جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے کوئی نصیحت آئی۔ (۳) اسم جمع ہر وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، مگر اس کا صیغہ جمع کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے قَوْمٌ– خَيْل – إِبِلٌ۔ (۴) اسم جنس جمع ہر وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس اسم اور اس کے مفرد کے درمیان تاے تانیث، یا یاے نسبتی سے فرق کیا جائے۔ جیسے شجر، کہ اس کا مفرد شجرة ہے اور عرب، کہ اس کا مفرد عربيٌّ ہے۔

الرِّجَالُ ● قَامَتِ الْجَوَارِيْ ● قَامَ الْجَوَارِيْ ● حَضَرَ الْقَوْمُ ● حَضَرَتِ الْقَوْمُ ● أَثْمَرَ الشَّجَرُ ● أَثْمَرَتِ الشَّجَرُ ●

(۵) فاعل مونث ہو اور فعل جامد کے بعد ہو۔ جیسے نِعْمَ الْفَتَاةُ سُعَادُ ● نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ۔

⊙ فاعل کو مفعول بہ سے پہلے لانے کی صورتیں ⊙

عام حالات میں فاعل اور مفعول بہ میں سے کسی کو بھی پہلے یا بعد میں لا سکتے ہیں، لیکن چار صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ سے پہلے لانا واجب ہے:

(۱) فاعل اور مفعول بہ دونوں کا اعراب تقدیری ہو اور التباس کا اندیشہ ہو۔ جیسے طَلَبَ مُوْسیٰ عِیْسیٰ ● أَهَانَ عَمِّيْ أَبِيْ ـــ اور اگر التباس کا اندیشہ نہ ہو تو فاعل کو مفعول بہ کے بعد لانا بھی جائز ہے۔ جیسے اَکَلَ الْکُمَّثْرٰی یَحْییٰ۔

(۲) فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو۔ جیسے رَأَیْتُ الْهِلَالَ۔

(۳) مفعول بہ میں اِلَّا کے ذریعہ حصر کیا گیا ہو۔ جیسے مَا ضَرَبَ عَلِيٌّ اِلَّا خَالِدًا۔

(۴) مفعول بہ میں اِنَّمَا کے ذریعہ حصر کا معنیٰ مقصود ہو۔ جیسے اِنَّمَا ضَرَبَ عَلِيٌّ خَالِدًا۔

⊙ مفعول بہ کو فاعل سے پہلے لانے کی صورتیں ⊙

چار صورتوں میں مفعول بہ کو فاعل سے پہلے لانا واجب ہے:

(۱) مفعول بہ ضمیر منصوب متصل ہو اور فاعل اسم ظاہر ہو۔ جیسے عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ۔

(۲) فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر ہو جو مفعول بہ کی طرف راجع ہو۔ جیسے دَرَّسَ التِّلْمِیْذَ أُسْتَاذُهٗ۔

(۳) فاعل میں اِلَّا کے ذریعہ معنیٰ حصر مقصود ہو۔ جیسے مَا ضَرَبَ خَالِدًا اِلَّا عَلِيٌّ ۔

(۴) فاعل میں اِنَّمَا کے ذریعہ معنیٰ حصر مقصود ہو۔ جیسے اِنَّمَا ضَرَبَ خَالِدًا عَلِيٌّ ۔

فعل اور فاعل کا حذف: جب کوئی قرینہ پایا جائے تو فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص پوچھے مَنْ ضَرَبَ؟ تو آپ جواب دیں زُهَیْرٌ۔ یہ جائز ہے اور یہاں ضَرَبَ فعل محذوف ہے۔

اسی طرح قرینہ موجود ہونے کی صورت میں فعل اور فاعل دونوں کو ایک ساتھ حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص پوچھے أَ قَامَ زُهَیْرٌ؟ تو آپ جواب دیں نَعَمْ۔ یہاں قَامَ زُهَیْرٌ پورا جملہ حذف ہے۔

۲ نائب فاعل: وہ اسم مرفوع ہے جس سے پہلے کوئی فعل مجہول، یا شِبہ فعل مجہول ہو اور اس کے فاعل کو حذف کر کے اِس اسم کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔ جیسے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا[1] ● اَلْبَاطِلُ مَخْذُوْلٌ أَهْلُهٗ[2] ـــ نائب فاعل کو **مفعول ما لم یُسَمَّ فَاعِلُه** بھی کہا جاتا ہے۔

اس تعریف میں شِبہ فعل مجہول سے مراد اسم مفعول اور اسم منسوب ہے۔ جیسے جَاءَ الْمَعْرُوْفُ أَصْلُهٗ[3] ● أَتَی

(۱) آدمی کمزور بنایا گیا۔ (۲) باطل والا بے سہارا ہے۔ (۳) وہ شخص آیا جس کی اصل مشہور ہے۔

الرَّجُلُ الْمِسْكِيُّ خُلُقُهٗ[1]۔

اس کے فعل کو واحد، تثنیہ، جمع، اور مذکر ومونث لانے کی وہی صورتیں ہیں جو فاعل کے فعل کی ہیں۔

تمرین - ٦

(۱) فاعل کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ کن صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ سے پہلے لانا واجب ہے اور کن صورتوں میں بعد میں لانا واجب ہے؟ ہر ایک کی مثال بھی دیجیے۔

(۲) شِبہ فعلِ معروف کون ہیں؟ ان کا عمل کیا ہے؟ ہر ایک کو مثال سے واضح کیجیے۔

(۳) کن صورتوں میں فعل کو مونث لانا واجب ہے اور کن صورتوں میں مذکر؟ تمام صورتوں کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) وہ کون سی صورتیں ہیں جن میں فعل کو مذکر، مونث دونوں لانا جائز ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

(۵) نائب فاعل کسے کہتے ہیں اور شِبہ فعلِ مجہول سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(٦) مندرجہ ذیل فقروں میں فعل معروف ومجہول، شِبہ فعل معروف ومجہول اور فاعل ونائب فاعل کی نشان دہی کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ فاعل مفعول بہ سے پہلے، یا اس کے بعد ہے تو یہ صورت وجوبی ہے یا جوازی؟ اگر وجوبی ہے تو اس کی علت کیا ہے؟

اِذ ابْتَلیٰ اِبراهیم ربّه • اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا • اِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْأَرْضِ • قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ • فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ • أكله الذئب • كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ • لَایُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ • وَ تَغْشٰی وُجُوْهَهُمُ النَّارُ • قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا • قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ • كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِیْنَ • وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی • وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا • فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً • قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا • لَاتَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ • فَمَا اٰمَنَ لِمُوْسٰی اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ • مَضَت الدهور و ما أتین بمثله • جاء الكریم أَبوه • مَا جاء إِلّا خدیجة • اَكْرِمِ الكریمَ خُلقُه •

(۷) مندرجہ بالا جملوں میں فاعل کے مذکر ومونث ہونے کے لحاظ سے فعل کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان میں غور کر کے بتائیے کہ کون صورت وجوبی ہے اور کون جوازی ہے، اور اس کا قاعدہ کیا ہے؟

درس ⑦

③ مبتدا: وہ اسم صریح، یا مؤول ہے جو لفظی عوامل سے خالی اور مسند الیہ ہو۔ جیسے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ • وَ أَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ[2]۔ پہلی مثال میں اسم صریح محمد مبتدا ہے اور دوسری مثال میں اسم مؤول أَنْ تَصُوْمُوْا بمعنیٰ صِیَامُكُمْ مبتدا ہے۔

④ خبر: وہ اسم ہے جو لفظی عوامل سے خالی اور مسند ہو۔ جیسے الحَقُّ مَنْصُوْرٌ میں مَنْصُوْرٌ مسند اور خبر ہے۔

مبتدا اور خبر کے بعض احکام: (۱) مبتدا وخبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور ان کا عامل معنوی ہوتا ہے جو کہ ابتدا ہے۔ جیسے اللّٰهُ خَالِقٌ. (۲) مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور خبر سے پہلے آئے۔ اور خبر میں اصل یہ ہے کہ نکرہ ہو اور مبتدا کے بعد آئے۔ جیسے الفِیْلُ حَیْوَانٌ۔ لیکن کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ (اس کا بیان

(۱) وہ مرد آیا جس کے اخلاق مُشک بو (عمدہ) ہیں۔ (۲) روزہ رکھنا تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے۔

آ گے آ رہا ہے)۔(۳) اگر جملہ اسمیہ میں ایک اسم معرفہ ہو اور دوسرا اسم نکرہ ہو تو معرفہ مبتدا ہوگا اور نکرہ خبر۔ جیسے اَلْحَجَرُ جَمَادٌ۔ (۴) اور اگر دونوں معرفہ ہوں تو کوئی بھی مبتدا ہوسکتا ہے☆۔ جیسے اَلْإِسْلَامُ دِيْنُنَا• زَيْدٌ اَخُوْنَا • رَسُوْلُنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ[۱]۔ (۵) خبر کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے۔ جیسے اَلْإِنْسَانُ أَمَانِيُّهُ كَثِيْرَةٌ[۲]۔ (۶) کبھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے۔ جیسے خَالِدٌ خَطَبَ أَخُوْهُ۔ (۷) کبھی جملہ شرطیہ ہوتی ہے۔ جیسے بَكْرٌ إِنْ جَاءَنِيْ أَكْرَمْتُهُ۔ (۸) کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے۔ جیسے اَلْعِلْمُ فِي الصُّدُوْرِ• اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ[۳] ـــ اورظرف اکثر نحویوں کے نزدیک جملہ فعلیہ سے متعلق ہوتا ہے مثلاً اِسْتَقَرَّ •ثَبَتَ •حَصَلَ وغیرہ سے۔(۹) خبر جب جملہ ہو تو اس میں کسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے، جیسا کہ جملہ کی تمام مثالوں میں گزرا۔اور کبھی اس ضمیر کو حذف کرنا بھی جائز ہے جب کہ قرینہ موجود ہو۔ جیسے اَلسَّمَنُ مَنْوَانِ بِدِرْهَمٍ کہ اس میں مِنْهُ محذوف ہے اور قرینہ یہ ہے کہ گھی بیچنے والا گھی کا ہی دام بتائے گا۔ اصل عبارت ہے اَلسَّمَنُ مَنْوَانِ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ۔ (۱۰) ایک مبتدا کے لیے چند خبریں ہوسکتی ہیں۔ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ، فَاضِلٌ، عَاقِلٌ• بَكْرٌ نَبِيْهٌ، مُجْتَهِدٌ، فَائِزٌ۔ (۱۱) خبر جب مشتق ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مونث ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ لیکن جب مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر واحد مونث اور جمع مونث دونوں لا سکتے ہیں۔ جیسے عَلِيٌّ مُجْتَهِدٌ •اَلرَّجُلَانِ غَائِبَانِ •اَلتَّلَامِيْذُ حَاضِرُوْنَ •اَلْكَرِيْمَةُ مَحْبُوْبَةٌ •اَلْمُعَلِّمَتَانِ حَاضِرَتَانِ• اَلْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَاتٌ •اَلْجِبَالُ عَالِيَةٌ-یا-عَالِيَاتٌ •اَلسَّيَّارَاتُ سَرِيْعَةٌ-یا- سَرِيْعَاتٌ۔

اسم نکرہ کا مبتدا ہونا: اسم نکرہ اگر عام ہوجائے، یا خاص ہوجائے تو اس کا مبتدا بننا درست ہے۔

عام ہونے کی صورتیں یہ ہیں: (۱) نکرہ اسم شرط ہو۔ جیسے مَنْ سَلَّ سَيْفَ الْبَغْيِ قُتِلَ بِهٖ[۴]۔ (۲) یا اسم استفہام ہو۔ جیسے مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟• مَا عِنْدَكَ؟ (۳) نکرہ سے پہلے حرف استفہام ہو۔ جیسے هَلْ رَجُلٌ فِيْكُمْ۔ (۴) یا حرف نفی ہو۔ جیسے مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْكَ[۵]۔ (۵) یا حرف رُبَّ ہو۔ جیسے رُبَّ عُذْرٍ أَقْبَحُ مِنْ ذَنْبٍ[۶]۔

خاص ہونے کی صورتیں یہ ہیں: (۱) اسمِ نکرہ موصوف ہو، خواہ صفت لفظی ہو۔ جیسے وَرْدَةٌ حَمْرَاءُ تَتَفَتَّحُ• یا تقدیری ہو۔ جیسے شَرٌّ أَهَرَّ ذَانَابٍ یعنی شَرٌّ عَظِيْمٌ۔ (۲) مضاف ہو، خواہ مضاف الیہ لفظی ہو۔ جیسے تَاجِرُ ثَوْبٍ مُسْلِمٌ• یا تقدیری ہو۔ جیسے كُلٌّ يَّمُوْتُ یعنی كُلُّ أَحَدٍ۔ (۳) مُصَغَّر ہو۔ جیسے رُجَيْلٌ جَاءَنِيْ۔ (۴) یا خبر بصورت ظرف مبتدا سے پہلے ہو۔ جیسے فِي الدَّارِ رَجُلٌ• عِنْدِيْ حِصَانٌ۔

مبتدا کو خبر سے پہلے لانا: چار صورتوں میں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا واجب ہے:

(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے، خواہ بالذات، یا دوسرے کلمہ کے واسطے سے۔ بالذات مثلاً مبتدا اسم استفہام ہو، یا اسم شرط ہو، یا کلمۂ ما ہو جو تعجب کے لیے آتا ہے، یا کم خبریہ ہو، یا اسم موصول

---

(۱) ہمارے رسول آخری نبی ہیں۔(۲) انسان کی آرزوئیں بہت ہیں۔(۳) جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔(۴) جس نے ظلم کی تلوار بے نیام کی وہ اسی سے مارا گیا۔(۵) کوئی تم سے بہتر نہیں ہے۔(۶) بہت سے عُذر گناہ سے زیادہ برے ہوتے ہیں۔ ☆ یعنی دونوں میں سے جو بھی پہلے آئے گا وہ مبتدا ہوگا۔لہذا "اَلْإِسْلَامُ دِيْنُنَا" کہیں گے تو "اَلْإِسْلَامُ" مبتدا ہوگا۔اور "دِيْنُنَا الْإِسْلَامُ" کہیں گے تو "دِيْنُنَا" مبتدا ہوگا۔

ہو جس کی خبر پر فا داخل ہو۔ اور بالواسطہ کی صورت یہ ہے کہ مبتدا پر لام ابتدا داخل ہو، یا ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ جیسے مَنْ أَبُوكَ؟ ● مَنْ يَّجْتَهِدْ يَنْجَحْ ● مَا أَحْسَنَ الْأَدَبَ ● كَمْ كِتَابٍ عِنْدِيْ ● الَّذِيْ يَنْجَحُ بِالْمَرْتَبَةِ الْأُوْلىٰ فَلَهُ جَائِزَةٌ[1] ● لَمُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ● قَلَمُ مَنْ عِنْدَكَ؟ ● مَالُ كَمْ رِجَالٍ عِنْدِيْ۔

(۲) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، یا دونوں نکرہ ہوں اور تخصیص میں برابر ہوں۔ جیسے زَيْدٌ أَخُوكَ ● أَفْضَلُ مِنِّيْ أَفْضَلُ مِنْكَ۔

(۳) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو۔ جیسے اَلْمُجْتَهِدُ يَفُوْزُ۔

(۴) مبتدا کا خبر میں حصر مقصود ہو۔ جیسے إِنَّمَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلٌ ● مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ۔

خبر کو مبتدا سے پہلے لانا: چار صورتوں میں خبر کو مبتدا سے پہلے لانا واجب ہے:

(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ مثلاً خبر اسم استفہام ہو، یا اس کی طرف مضاف ہو۔ جیسے كَيْفَ أَنْتَ؟ ● مَتَى السَّاعَةُ؟ ● أَيْنَ الْفِرَارُ؟ ● تِلْمِيْذُ مَنْ أَنْتَ؟

(۲) مبتدا میں کوئی ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف لوٹے۔ جیسے فِي الْجَامِعَةِ تَلَامِيْذُهَا۔

(۳) خبر ظرف، یا جار مجرور ہو اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عِنْدَكَ ضَيْفٌ ● فِي الدَّارِ رَجُلٌ۔

(۴) خبر کا مبتدا میں حصر مقصود ہو۔ جیسے إِنَّمَا فِي الْبَيْتِ الْأَهْلُ ● مَا فِي الْبَيْتِ إِلَّا الْأَهْلُ۔

فائدہ: مبتدا کی ایک دوسری قسم بھی ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتی ہے۔ اور وہ صفت ہے جو حرف نفی، یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور اسم ظاہر کو رفع دے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ ● أَ قَائِمٌ زَيْدٌ؟ ● مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ ● أَ قَائِمٌ الزَّيْدَانِ؟۔

تمرین - ۷

(۱) مبتدا اور خبر کی تعریف مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲) مبتدا و خبر کے احکام مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۳) کن صورتوں میں اسم نکرہ کا مبتدا بننا صحیح ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

(۴) کتنی صورتوں میں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا واجب ہے؟ ہر صورت مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۵) کتنی صورتوں میں خبر کو مبتدا سے پہلے لانا واجب ہے؟ ہر صورت کو مثال سے واضح کیجیے۔

(۶) مندرجہ ذیل جملوں میں مبتدا و خبر کی تعیین کیجیے۔ اور اگر اسم نکرہ مبتدا واقع ہے، یا خبر مبتدا سے پہلے ہے تو اس کے صحیح ہونے کی وجہ بھی بتائیے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ● وَ لَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ● أَ رَاغِبٌ اَنْتَ عَنِ الْهَتِيْ؟ ● كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلىٰ

(۱) جو پہلی پوزیشن سے کامیاب ہوگا اسے انعام ملے گا۔

شَاكِلَتِهٖ ● لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ● سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا ● وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشٰوَةٌ ● عِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ ● مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ● اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَايُؤْمِنُوْنَ ● مَجْلِسُ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً ● مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا؟ ● هَلْ كَرِيْمٌ يَبْخَلُ بِمَالِهٖ؟ ● عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا ● سَلَامٌ عَلَيْكَ ● مَنْ جَدَّ وَجَدَ ● اَلْحَقُّ أَهْلُهٗ عَالُوْنَ ● اَلْمَجْدُ تَحْتَ عَلَمِ الْعِلْمِ ● مَا مُهْمِلٌ أَخْوَاكَ ● اَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ؟ ● لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ● كُتَيِّبٌ هَذَّبَ اَخْلَاقِيْ ●

درس ❽

❺ حروف مُشبّه بفعل کی خبر: حروف مشبہ بفعل چھ ہیں: إِنَّ ● أَنَّ ● كَأَنَّ ● لٰكِنَّ ● لَيْتَ ● لَعَلَّ۔

یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو نصب دیتے ہیں اور اس کو ان حروف کا اسم کہا جاتا ہے۔ اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور اس کو ان حروف کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے إِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ[1] ● عَلِمْتُ أَنَّ الْاِمْتِحَانَ قَرِيْبٌ[2] ● كَأَنَّ الْكِتَابَ أُسْتَاذٌ[3] ● اَلْكِتَابُ صَغِيْرٌ لٰكِنَّهٗ مُفِيْدٌ[4] ● لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ[5] ● لَعَلَّ الْمَرِيْضَ نَائِمٌ[6]۔

ان حروف کی خبر مفرد، جملہ، معرفہ یا نکرہ ہونے میں مبتدا کی خبر کی طرح ہے۔ اور ان کی خبر کو ان کے اسم پر اسی وقت مقدم کیا جا سکتا ہے جب کہ خبر ظرف ہو، یا جار مجرور ہو۔ جیسے اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ[7] ● إِنَّ مَعَ خَالِدٍ بَكْرًا ● اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا[8]۔ (مزید تفصیل **حروف کی بحث** میں آئے گی)

❻ افعال ناقصہ کا اسم: افعال ناقصہ سترہ ہیں: كَانَ ● صَارَ ● أَصْبَحَ ● أَمْسٰى ● أَضْحٰى ● ظَلَّ ● بَاتَ ● رَاحَ ● اٰضَ ● عَادَ ● غَدَا ● مَازَالَ ● مَابَرِحَ ● مَافَتِئَ ● مَاانْفَكَّ ● مَادَامَ ● لَيْسَ۔

یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو رفع دیتے ہیں اور اس کو ان افعال کا اسم کہا جاتا ہے۔ خبر کو نصب دیتے ہیں اور اس کو ان افعال کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے كَانَ سَلِيْمٌ قَائِمًا[9] ● صَارَ الثَّوْبُ قَصِيْرًا[10] ● اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا[11] ● أَمْسَى الزَّهْرُ ذَابِلًا[12] ● أَضْحَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا[13] ● ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا[14] ● بَاتَ الْمَرِيْضُ مُتَأَلِّمًا[15] ● رَاحَ بَكْرٌ مَاشِيًا[16] ● اٰضَ عَمْرٌو فَقِيْرًا[17] ● عَادَ زُهَيْرٌ غَنِيًّا[18] ● غَدَا الْوَلَدُ شَابًّا[19] ● مَازَالَ خَالِدٌ قَارِيًا[20] ● مَا بَرِحَ الْمَرِيْضُ نَائِمًا مُنْذُ سَاعَتَيْنِ[21] ● مَافَتِئَ التَّاجِرُ رَابِحًا بِصِدْقِهٖ[22] ● مَا انْفَكَّ الْقَاضِيْ عَادِلًا فِيْ حُكْمِهٖ[23] ● اِجْلِسْ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا[24] ● لَيْسَ الْمَيْدَانُ فَسِيْحًا[25]۔

---

(۱) بے شک علم ایک نور ہے۔ (۲) میں نے جانا کہ امتحان قریب ہے۔ (۳) گویا کتاب ایک استاذ ہے۔ (۴) کتاب چھوٹی ہے، لیکن مفید ہے۔ (۵) کاش جوانی لوٹ آئے۔ (۶) شاید بیمار سو رہا ہے۔ (۷) بے شک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے۔ (۸) بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔ (۹) سلیم کھڑا تھا۔ (۱۰) کپڑا چھوٹا ہو گیا۔ (۱۱) صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا۔ (۱۲) شام کو پھول مرجھا گیا۔ (۱۳) چاشت کے وقت بادل گھنا ہو گیا۔ (۱۴) دن بھر اس کا منہ کالا رہا۔ (۱۵) بیمار رات بھر تکلیف میں رہا۔ (۱۶) بکر شام کو پیادہ گیا۔ (۱۷) عمرو فقیر ہو گیا۔ (۱۸) زُہیر مالدار ہو گیا۔ (۱۹) لڑکا جوان ہو گیا۔ (۲۰) خالد برابر پڑھتا رہا۔ (۲۱) بیمار دو گھنٹے لگاتار سوتا رہا۔ (۲۲) تاجر اپنی سچائی سے ہمیشہ نفع اٹھاتا رہا۔ (۲۳) قاضی ہمیشہ اپنے فیصلے میں انصاف کرتا رہا۔ (۲۴) تو بیٹھ جب تک استاذ بیٹھے رہیں۔ (۲۵) میدان کشادہ نہیں ہے۔

ان افعال کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے لانا جائز ہے۔ جیسے كَانَ قَائِمًا سَلِيْمٌ ـــ اور شروع کے گیارہ افعال کی خبر کو خود ان افعال سے پہلے لانا بھی جائز ہے۔ جیسے قَائِمًا كَانَ سَلِيْمٌ ـــ اور وہ پانچ افعال جن کے شروع میں "مَا" ہے ان کی خبر کو ان افعال پر مقدم کرنا صحیح نہیں ہے۔ لہذا قَائِمًا مَازَالَ سَلِيْمٌ نہیں کہا جاسکتا ـــ اور لَيْسَ کے بارے میں نحویوں کا اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک لَيْسَ کی خبر لَيْسَ سے پہلے آ سکتی ہے ـــ (ان افعال سے متعلق مزید تفصیل افعال کی بحث میں آئے گی)

۷ **ما و لا مشابه بليس كا اسم**: مَا اور لَا جو لَيْسَ کے مشابہ ہیں (نفی کا معنی رکھنے اور مبتدا و خبر پر داخل ہونے میں) وہ لَيْسَ کا عمل کرتے ہیں۔ یعنی مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا هٰذَا بَشَرًا ● لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ ● مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا۔

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "مَا" لَيْسَ کی طرح حال کی نفی کرتا ہے اور معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ اور "لَا" مطلق نفی، یا مستقبل کی نفی کا فائدہ دیتا ہے اور صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸ **لائے نفی جنس کی خبر**: اس سے مراد وہ "لَا" ہے جو خبر کی نفی جنسِ اسم سے کرتا ہے۔ اس لَا کا اسم اکثر مضاف اور منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ(۱) ● لَا رَجُلَ قَائِمٌ هُنَا۔

تمرین - ۸

(۱) حروف مشبہ بفعل کتنے ہیں؟ ان کا عمل کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ ان کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے لایا جاسکتا ہے، یا نہیں؟

(۲) افعال ناقصہ کتنے ہیں؟ ان کا عمل کیا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ ان کی خبر کو ان کے اسم سے پہلے، یا خود ان افعال سے پہلے لانا صحیح ہے یا نہیں؟

(۳) مَا اور لَا کس چیز میں لَيْسَ کے مشابہ ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کیا فرق ہے؟

(۴) لائے نفی جنس سے کیا مراد ہے، اور اس کا حکم کیا ہے؟ مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۵) درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب کلمات سے پُر کیجیے، پھر ترجمہ کے ساتھ اپنے استاذ کو سنائیے۔

كَانَ مَحْمُوْدُ .... ● إِنَّ الجمل .... ● صار العدُوّ ...... ● أَحسِنُ إلى والدك ما دام ...... ● بَاتَ المصباح ...... ● سَرَّنِي أَنَّ النتيجة .... ● أصبح الحصان ...... ● مَافَتِئَ الجَوّ ..... ● أضحى السجين ..... ● لَا صَداقة ..... ● ظَلَّ الرجل ..... ● لَعَلّ الكتاب ..... ● أمسى العامل ..... ● مَا أصدقاؤك ..... ● غدَا الطفل ..... ● ما انفكّ زُهَيْرٌ ..... ● ليت الفاكهة ..... ● لَا خير ..... ● رَاح الطلاب ..... ● ما برح التلميذ ..... ● ليس الدواء ..... ● كأَنَّ القمر ..... ● مَا زال المهذب ..... ● اض بكر ..... ● عاد الظالم ..... ● المرء بخيل لكن ابنه ..... ●

(۱) گھر میں کسی مرد کا کوئی غلام چالاک نہیں ہے۔

درس ۹

منصوبات: وہ اسماہیں جوعلامتِ مفعولیت پرمشتمل ہوتے ہیں۔ان کی بارہ قسمیں ہیں:

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہٖ (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) حروف مشبہ بفعل کا اسم (۱۰) افعال ناقصہ کی خبر (۱۱) لائے نفی جنس کا اسم (۱۲) ماولا مشابہ بلیس کی خبر۔

۱ مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل کا ہم معنیٰ ہو۔ جیسے كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَىٰ تَكْلِيْمًا[۱] • سَلَّمْتُ سَلَامًا • قَعَدتُّ جُلُوْسًا[۲]۔

یہ مفعول تین معانی کے لیے آتا ہے: (۱) فعل کی تاکید کے لیے۔ جیسے حَفِظْتُ الْكِتَابَ حِفْظًا • اغْتَسَلَ زَيْدٌ غُسْلًا • قُمْتُ وُقُوْفًا۔

(۲) فعل کی نوعیت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے سِرْتُ سَيْرَ الْعُقَلَاءِ[۳] • تَوَضَّأْتُ وُضُوْءًا حَسَنًا • قُمْتُ وُقُوْفًا طَوِيْلًا۔

(۳) فعل کی تعداد بیان کرنے کے لیے۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبَتَيْنِ • جَلَسْتُ جَلَسَاتٍ۔

نائب مصدر: مندرجہ ذیل کلمات مصدر کے قائم مقام ہوتے ہیں اس لیے وہ بھی منصوب ہوتے ہیں اور مفعول مطلق بنتے ہیں:

(۱) مصدر کی صفت۔ جیسے سِرْتُ اَحْسَنَ السَّيْرِ • اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

(۲) مصدر کی ضمیر۔ جیسے اجْتَهَدتُّ اجْتِهَادًا لَمْ يَجْتَهِدْهُ غَيْرِيْ[۴]۔

(۳) وہ کلمہ جو نوعیت بیان کرتا ہے۔ جیسے قَعَدَ الطِّفْلُ الْقُرْفُصَاءَ[۵]۔

(۴) وہ کلمہ جو تعداد بتانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے سَبَقْتُكَ ثَلَاثًا[۶]۔

(۵) وہ کلمہ جو آلۂ فعل کو بتائے۔ جیسے ضَرَبْتُ اللِّصَّ سَوْطًا - یا - ضَرَبْتُ اللِّصَّ عَصًا[۷]۔

(۶) لفظ كُلُّ - یا - بَعْض - یا - أَيّ جو مصدر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ[۸] • نِمْتُ بَعْضَ النَّوْمِ[۹] • قَاتَلَ أَيَّ قِتَالٍ[۱۰]۔

(۷) اسم اشارہ جس کا مشارٌ الیہ مصدر ہو۔ جیسے قُلْتُ ذٰلِكَ الْقَوْلَ۔

مفعول مطلق کا عامل: مفعول مطلق میں عمل کرنے والے عوامل تین ہیں:

(۱) فعلِ تام مُتَصَرِّف۔ جیسے اجْتَهَدتُّ اجْتِهَادًا۔ (۲) وہ صفت جو اس مصدر سے مشتق ہو اور حدوث پر

---

(۱) اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔ (۲) میں اچھی طرح بیٹھا۔ (۳) میں عقل مندوں کی چال چلا۔ (۴) میں نے ایسی محنت کی، کہ اس طرح محنت کسی نے نہیں کی۔ (۵) وہ بچہ اکڑوں بیٹھا۔ (۶) میں تجھ پر تین بار سبقت لے گیا۔ (۷) میں نے چور کو کوڑا مارا، یا میں نے چور کو ڈنڈا مارا۔ (۸) تو پورا نہ جھک جاؤ۔ (۹) میں تھوڑا سویا۔ (۱۰) اس نے بہتر قتال کیا۔

دلالت کرے۔ جیسے سَمِعْتُه قَائِلًا قَوْلًا سَدِيْدًا[1]۔ (۳) مصدر جب کہ مفعول مطلق کے موافق ہو لفظاً اور معنیً۔ جیسے يَسُرُّنِي اجتهادُكَ اجتهادًا حسنًا[2]۔

مفعول مطلق کے احکام: (۱) مفعول مطلق ہمیشہ منصوب ہوگا۔ (۲) اگر مفعول مطلق تاکید کے لیے ہو تو اس کا عامل کے بعد ہونا واجب ہے۔ اور اگر بیان نوع، یا بیان عدد کے لیے ہو تو عامل سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔ (۳) اگر مفعول مطلق بیان نوع، یا بیان عدد کے لیے ہو اور قرینہ موجود ہو تو اس کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے خَيْرَ مَقْدَمٍ کہنا سفر سے آنے والے شخص سے، یعنی قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ● جُلُوْسًا طَوِيْلًا کہنا هَلْ جَلَسَ الضَّيْفُ عِنْدَكَ؟ کے جواب میں ● جَلْسَتَيْنِ کہنا هَلْ جَلَسْتَ الْيَوْمَ فِي الْغُرْفَة؟ کے جواب میں۔ (۴) وہ مصدر جو فعل کے بدلے میں ذکر کیا گیا ہو اس کے عامل کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے صَبْرًا لَا جَزْعًا ● سَقْيًا ● شُكْرًا ● حَمْدًا ● رَعْيًا یعنی اِصْبِرْ صَبْرًا وَ لَا تَجْزَعْ جَزْعًا ● سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا ● شَكَرْتُ شُكْرًا ● حَمِدْتُّ حَمْدًا ● رَعَاكَ اللّٰهُ رَعْيًا۔

تمرین - ۹

(۱) منصوبات کسے کہتے ہیں اور ان کی کتنی قسمیں ہیں؟ بیان کیجیے۔

(۲) مفعول مطلق کتنے معانی کے لیے آتا ہے اور اس کے احکام کیا ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) مفعول مطلق کی تعریف کیجیے اور اس کے عوامل کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) جو کلمات مصدر کے قائم مقام ہوتے ہیں اور مفعول مطلق بنتے ہیں انھیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۵) درج ذیل عبارت میں مفعول مطلق کی تعیین کیجیے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ وہ مصدر ہے، یا نائب مصدر؟ تاکید کے لیے ہے، یا بیان نوع کے لیے، یا بیان عدد کے لیے؟ اس کا عامل کیا ہے؟ اس عامل کا حذف کرنا جائز ہے، یا واجب؟

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ● وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ● اِنَّافَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ● فَاِنِّیٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤاُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ● فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً ● بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ● وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ● صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ● عَجَبًا لِّقَوْمٍ يُّنْكِرُوْنَ الْحَقَّ ● لَاتَعْمَلْ عَمَلَ السُّفَهَاءِ ● قُدُوْمًا مُبَارَكًا ● تَفَكَّرْ كَثِيْرًا قَبْلَ التَّكَلُّمِ ● سَبَقْتُكَ اَیَّ سَبْقٍ ● أَكْرَمْتُكَ خَيْرَ إِكْرَامٍ ● سَفْرًا حَمِيْدًا وَّ رُجُوْعًا سَعِيْدًا ● مَعَاذَ اللّٰهِ ● خَيْبَةً لِّلْفَاسِقِ ●

درس ۱۰

۲ مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو اور اس کی وجہ سے فعل کی صورت میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔ جیسے أَخَذْتُ الْكِتَابَ ● مَا ضَرَبْتُ بَكْرًا۔

عام طور پر مفعول بہ کی پانچ صورتیں ہوتی ہیں: (۱) مفعول بہ اسم ظاہر ہو۔ جیسے يَطْلُبُ الْعَاقِلُ الْعِلْمَ۔

---

(۱) میں نے اسے درست بات کہتے ہوئے سنا۔ (۲) مجھے تیرے خوب محنت کرنے سے خوشی ہوتی ہے۔

(۲)ضمیر متصل ہو۔ جیسے أَكْرَمْتُكَ۔ (۳)ضمیر منفصل ہو۔ جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ[۱]۔ (۴)مصدر مؤوّل ہو۔ جیسے عَلِمْتُ أَنَّكَ مُجْتَهِدٌ۔ (۵) اسم مبہم ہو۔خواہ اسم اشارہ ہو، یا اسم موصول ہو، یا اسم استفہام ہو۔ جیسے خُذْ هٰذَا ● أَكْرِمْ مَنْ يَجْتَهِدُ[۲]● مَنْ أَكْرَمْتَ؟[۳]۔

مفعول به کا عامل: مفعول بہ میں عمل کرنے والے عوامل چار ہیں: (۱)فعل متعدی۔ جیسے وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ۔ (۲)شِبہ فعل متعدی۔ جیسے إِنَّ اللّٰهَ بَالِغٌ اَمْرَهٗ[۴]۔(۳)فعل متعدی کا مصدر۔ جیسے لَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ[۵]۔(۴)اسم فعل۔ جیسے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ[۶]۔

مفعول کے احکام: (۱)مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوگا۔لیکن اگر اس پر با زائدہ، یا من زائدہ آجائے تو لفظاً مجرور ہوگا۔ جیسے طَرَحْتُ بِالْجَهْلِ[۷]● مَا أَتَيْتُ مِنْ سُوْءٍ[۸]۔ (۲)اگر قرینہ پایا جائے تو اس کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے خَالِدًا کہنا اس شخص کے جواب میں جو پوچھے مَنْ دَعَوْتَ؟ (۳)چار جگہ اس کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے۔ان میں سے ایک سماعی ہے اور باقی تین قیاسی ہیں۔

(۱) **سماعی**: اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل عرب سے ایسا ہی سنا گیا ہے اور اس کے حذف کے واجب ہونے کی اور کوئی دلیل نہیں ہے۔ جیسے امْرَأً وَ نَفْسَهٗ کہ یہاں اُتْرُكْ فعل محذوف ہے۔ اور وَانْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ، یہاں خَيْرًا سے پہلے اقْصِدُوْا محذوف ہے۔ اور أَهْلًا وَ سَهْلًا۔ یہ اصل میں أَتَيْتَ أَهْلًا، اور وَطِيْتَ مَكَانًا سَهْلًا ہے۔

(۲) **تحذیر**: اس کا لغوی معنیٰ ہے ڈرانا، اور جس چیز سے ڈرایا جائے اس کو **مُحَذَّرمنه** کہتے ہیں۔ یہ مفعول اِتَّقِ -یا- بَعِّدْ وغیرہ افعال کو مقدر ماننے سے آتا ہے یعنی اس میں اِتَّقِ -یا- بَعِّدْ وغیرہ فعلِ مقدر عمل کرتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلد از جلد بعد میں ذکر کی جانے والی شے سے مخاطب کو متنبہ کیا جائے۔ جیسے إِيَّاكَ وَ الْأَسَدَ۔ اس کی اصل ہے: بَعِّدْكَ وَ الْأَسَدَ۔ یعنی بَعِّدْ نَفْسَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَ الْأَسَدَ مِنْ نَفْسِكَ۔ اور کبھی محذَّر منہ کو دوبار لایا جاتا ہے۔ جیسے الجِدَارَ ، الجِدَارَ۔ اس کی اصل ہے: اِتَّقِ الْجِدَارَ۔ یہاں مُحَذَّر منه کو دوبارلانا صرف تاکید کے لیے ہوتا ہے۔

(۳) **ما أُضْمِرَ عَامِلُهٗ عَلٰى شَرِيطَةِ التَّفْسِيْرِ**: اس سے مراد ہر وہ اسم منصوب ہے جس کے بعد کوئی فعل یا شِبہ فعل ہو جو اس اسم میں عمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو لیکن اس اسم کی ضمیر، یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے اس اسم میں عمل نہ کر رہا ہو۔ جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ[۹]● زَيْدًا أَنَا ضَارِبُهُ الْاٰنَ أَوْ غَدًا ● زَيْدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهٗ ● زَيْدًا أَنَا ضَارِبٌ غُلَامَهُ الْاٰنَ أَوْ غَدًا [۱۰]۔

(۴) **منادیٰ** : اس ذات کا اسم ہے جس کی توجہ حرف ندا کے ذریعہ طلب کی گئی ہو۔ خواہ حرف ندا لفظاً ہو

(۱) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ (۲) جو محنت کرے تو اس کی تعظیم کر۔ (۳) تو نے کس کی تعظیم کی؟ (۴) (امام حفص کے علاوہ قُرّا کی قراءت یہی ہے) بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ (۵) اگر اللہ کا لوگوں کو دفع کرنا نہ ہو۔ (۶) تم اپنے نفسوں کو اختیار کرو (خود کو درست رکھو)۔ (۷) میں نے جہالت کو دور پھینک دیا۔ (۸) میں نے کوئی برائی نہیں کی۔ (۹) میں نے زید کو مارا۔ (۱۰) میں زید کے غلام کو آج، یا کل ماروں گا۔

جیسے۔ يَا اللّٰه • یا نہ ہو۔ جیسے يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا[1]۔
حروفِ ندا پانچ ہیں: يَا • أَيَا • هَيَا • أَيْ • همزۂ مفتوحہ۔

اقسامِ منادیٰ: منادیٰ کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) اگر منادیٰ مفرد معرفہ، یا نکرۂ معین ہو تو علامتِ رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے يَا زَيْدُ • يَا رَجُلُ • يَا زَيْدَانِ • يَا زَيْدُوْنَ۔ (۲) اگر منادیٰ پر لامِ استغاثہ داخل ہو تو مجرور ہوگا۔ جیسے يَا لَزَيْدٍ۔ (۳) اگر منادیٰ کے آخر میں الفِ استغاثہ آ جائے تو منادیٰ مفتوح ہوگا۔ جیسے يَازَيْدَاه۔ (۴) اگر منادیٰ مضاف ہو، یا مشابہ مضاف ہو، یا نکرۂ غیر مُعیَّنہ ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے يَا عَبْدَ اللّٰهِ • يَا طَالِعًا جَبَلًا • اور جیسے کسی نابینا کا کہنا يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ۔ (۵) اگر منادیٰ مُعرَّف باللّام ہو تو اس سے پہلے مذکر کے لیے أَيُّها اور مونث کے لیے أَيَّتُهَا بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ • يَا أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ۔

ترخیمِ منادیٰ: اس کا معنیٰ ہے منادیٰ کے آخر سے بعض حروف کو تخفیف کے لیے حذف کر دینا۔ جیسے يَا حَارِثُ میں يَاحَارِ • يَامَنْصُوْرُ میں يَامَنْصُ • يَاعُثْمَانُ میں يَا عُثْمُ۔ اِس منادیٰ میں حرفِ آخر پر ضمہ دینا، یا حرکتِ اصلیہ کو باقی رکھنا دونوں جائز ہے۔

مندوب: کسی مُردے کو وَا-یا- يَا کے ساتھ پکار کر رونا۔ جیسے وَا زَيْدَاهُ • يَازَيْدَاهُ۔
لفظ وَا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور لفظ يَا منادیٰ اور مندوب دونوں میں مشترک ہے۔ مندوب معرب اور مبنی ہونے میں منادیٰ کی طرح ہے۔

تمرین - ۱۰

(۱) مفعول بہٖ کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام صورتیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۲) مفعول بہٖ کے عوامل اور احکام مثالوں کی روشنی میں بیان کیجیے۔
(۳) مفعول بہٖ کے عامل کو کتنی جگہ حذف کرنا واجب ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔
(۴) منادیٰ کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۵) ترخیمِ منادیٰ اور مندوب سے کیا مراد ہے؟ مندوب کا اعراب کیا ہے اور اس کے لیے کون سا لفظ خاص ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۶) مندرجہ ذیل جملوں میں مفعول بہٖ و مفعول مطلق کو الگ الگ کیجیے اور ان کے عامل کی نشان دہی کیجیے۔ اگر عامل محذوف ہے تو اس کے حذف ہونے کی وجہ بھی بتائیے۔

رَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا • رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ • أَيَّ كِتَابٍ قرأتَ؟ • إِيَّاكُمَا مِنَ النِّفَاقِ • رَأسَكَ وَ العمودَ • الفضيلةَ فإنَّها شعار العقلاءِ • السَّفيهَ لا تُخالطه • وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا • وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِه • نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا • الْكِلَابَ عَلَى الْبَقَرِ • ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ • يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْمَعْ قَالَنَا • وَ كُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيْلًا • يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا • اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ •

(۱) اے یوسف! تو اس کا خیال نہ کر۔

درس ۱۱

۳ **مفعول فيه**: وہ زمان، یا مکان ہے جس میں فعل واقع ہو ــــ اس کو **ظرف** بھی کہا جاتا ہے۔ اور ظرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مبہم (۲) محدود۔

ظرف زمان مُبهم: وہ ظرف ہے جس میں وقت کا معنیٰ ہو اور اس کی کوئی معین حد نہ ہو۔ جیسے عَاشَ نُوحٌ دَهرًا وَّ دَعَا قَوْمَهُ حِينًا[1]۔

ظرف زمان محدود: وہ ظرف ہے جس میں وقت کا معنیٰ ہو اور اس کے لیے معین حد ہو۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمْعَةِ • سَافَرْتُ شَهْرًا۔

ظرف مكان مبهم: وہ ظرف ہے جس میں جگہ کا معنیٰ ہو اور اس کے لیے کوئی معین حد نہ ہو۔ جیسے جَلَسْتُ خَلْفَكَ • خَطَبَ بَكْرٌ أَمَامَكَ۔

یہ تینوں ظروف فِيْ کے مقدر ہونے کی وجہ سے ظرفیت کی بنا پر منصوب ہوتے ہیں۔ اور اگر فِيْ مقدر نہ ہو تو یہ ظروف لفظاً مجرور ہوں گے۔ جیسے عَاشَ نُوحٌ فِيْ دَهْرٍ • سَافَرْتُ فِيْ شَهْرٍ وغیرہ۔

ظرف مكان محدود: وہ ظرف ہے جس میں جگہ کا معنیٰ ہو اور اس کے لیے معین حد ہو۔ جیسے جَلَسْتُ فِيْ المَسْجِدِ • مَشَيْتُ فِي السُّوقِ ــــ اس ظرف میں فِيْ کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے، اسی لیے یہ مجرور ہوتا ہے ــــ اگر ظرف مکان محدود بابِ دَخَلْتُ کے بعد ہو تو کثرتِ استعمال کی وجہ سے فِي کو حذف کر دیتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے دَخَلْتُ الْبَيْتَ • لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ[2]۔

قائم مقام ظرف: پانچ چیزیں ظرف کے قائم مقام ہوتی ہیں اور مفعول فیہ واقع ہوتی ہیں:

(۱) مصدر جو وقت، یا جگہ کی تعیین پر دلالت کرے۔ جیسے سَافَرْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ[3] • جَلَسْتُ قُرْبَ الْخَطِيْبِ[4]۔

(۲) لفظ كل -یا- بعض جو ظرف کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مَشَيْتُ كُلَّ الْفَرْسَخِ[5] • صُمْتُ بَعْضَ الشَّهْرِ۔

(۳) صفت جو ظرف موصوف کے قائم مقام ہو۔ جیسے سِرْتُ قَلِيْلًا، یعنی زَمَنًا قَلِيْلًا۔

(۴) اسم اشارہ جس کا مشار الیہ ظرف ہو۔ جیسے خَطَبْتُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ خُطْبَةً جَيِّدَةً[6]۔

---

(۱) حضرت نوح ایک زمانے تک زندہ رہے اور ایک عرصے تک اپنی قوم کو (دین حق کی طرف) بلایا۔ (۲) بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔ (۳) میں نے سورج نکلنے کے وقت سفر کیا۔ (۴) میں خطیب کے قریب بیٹھا۔ (۵) میں مکمل ایک فرسخ پیدل چلا۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اور ایک میل (1.609) ایک کیلومیٹر اور چھ سو نو میٹر ہوتا ہے۔ (۶) میں نے اس دن ایک اچھا خطبہ دیا۔

(۵)اسم عدد جس کی تمیز، یا مضاف الیہ ظرف ہو۔ جیسے سَافَرْتُ أَرْبَعِيْنَ مِيْلًا ● مَشَيْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

مفعول فیہ کا عامل فعل، یا شِبہ فعل ہوتا ہے۔ جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ ● أَنَا صَائِمٌ غَدًا[۱]۔۔۔اس کے عامل کو کبھی جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے يَوْمَ الْأَحَدِ کہنا أَيَّ يَوْمٍ سَافَرْتَ؟ کے جواب میں ۔۔۔ کبھی مفعول فیہ کو اس کے عامل سے پہلے لانا جائز ہوتا ہے۔ جیسے يَوْمَ الْجُمُعَةِ جِئْتُ ● اور کبھی واجب ہوتا ہے جب کہ مفعول فیہ اسم استفہام ہو۔ جیسے أَيْنَ تَذْهَبُ؟ ● مَتَىٰ تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟۔

۴ مفعول له: وہ اسم ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس سے فعل کا سبب معلوم ہو۔ جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا[۲]● ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا[۳]۔

مفعول لہ اسی وقت منصوب ہوسکتا ہے جب اس میں تین شرطیں موجود ہوں: (۱) وہ مصدر قلبی ہو، یعنی ایسے فعل کا مصدر ہو جس کا تعلق حواسّ باطنہ سے ہے۔ جیسے تعظیم، تحقیر، علم، خوف، ایمان، حیا وغیرہ۔ (۲) مصدر اور اس کے عامل کا زمانہ ایک ہو۔ (۳) مصدر اور اس کے عامل دونوں کا فاعل ایک ہو۔ جیسے تَصَدَّقْتُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ[۴]۔

وہ مصدر قلبی جس میں منصوب ہونے کی باقی شرطیں بھی موجود ہوں تین طرح مستعمل ہے:

(۱) وہ مصدر الف لام اور اضافت سے خالی ہو۔ اس صورت میں اکثر منصوب ہوتا ہے اور کبھی کبھی مجرور ہوتا ہے۔ جیسے نَصَحْتُكَ رَغْبَةً لِمَصْلَحَتِكَ[۵]-یا- نَصَحْتُكَ لِرَغْبَةٍ فِيْ مَصْلَحَتِكَ۔

(۲) وہ مصدر الف لام کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں اکثر مجرور ہوتا ہے اور کبھی کبھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے جِئْتُ لِلْوَفَاءِ بِالْوَعْدِ[۶]● لَاأَقْعُدُ الْجُبْنَ عَنِ الْهَيْجَاءِ[۷]۔

(۳) وہ مصدر مضاف ہو، اس صورت میں منصوب و مجرور دونوں استعمال یکساں ہے۔ جیسے تَرَكْتُ الْمُنْكَرَ خَشْيَةَ اللّٰهِ ● تَرَكْتُ الْمُنْكَرَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ[۸]۔

۵ مفعول معه: وہ اسم ہے جو واو بمعنیٰ مَعَ کے بعد آئے تاکہ ظاہر ہو کہ اسے فاعل، یا مفعول کی معیّت حاصل ہے۔ جیسے سِرْتُ وَ الْجَبَلَ[۹]● اتْرُكِ الْمُغْتَرَّ وَ الدَّهْرَ[۱۰]۔

مفعول معہ کو اس کے عامل، یا مصاحب سے پہلے لانا صحیح نہیں ہے۔ لہذا وَالْخَشْبَةَ اسْتَوَىٰ الْمَاءُ -یا- اسْتَوَىٰ وَ الْخَشْبَةَ الْمَاءُ نہیں کہا جاسکتا۔

مفعول معہ کے منصوب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں: (۱) اس کے بغیر جملہ تام ہو جائے۔ (۲) اس کے پہلے کوئی جملہ ہو، مفرد نہ ہو۔ (۳) جو واو اس اسم سے پہلے آئے وہ مَعَ کے معنیٰ میں ہو۔

---

(۱) میں کل روزہ رکھوں گا۔ (۲) میں بزدلی کے سبب جنگ سے پیچھے رہا۔ (۳) میں نے اسے ادب دینے کے لیے مارا۔ (۴) میں نے اللہ کی رضا چاہنے میں خیرات کیا۔ (۵) میں نے تیری بھلائی کی چاہت میں تجھے نصیحت کی۔ (۶) میں وعدہ پورا کرنے کے لیے آیا۔ (۷) میں بزدلی کے سبب لڑائی سے پیچھے نہیں رہوں گا۔ (۸) میں نے اللہ کے خوف سے برائی چھوڑی۔ (۹) میں پہاڑ کے ساتھ چلا۔ (۱۰) تو فریب خوردہ کو زمانہ کے ساتھ چھوڑ دے۔

لہٰذا اشْتَرَكَ سَعِيْدٌ و خَالِدًا● كُلُّ امْرِئٍ وَ شَانَهُ اور جَاءَ خَالِدٌ و سَعِيْدًا قَبْلَه أَوْ بَعْدَه کہنا صحیح نہیں ہے اس لیے کہ پہلی مثال میں اگر "وَ خَالِدًا" کو نکال دیا جائے تو جملہ تام نہیں ہوگا کیوں کہ اشتراک کے لیے کم از کم دو کا ہونا ضروری ہے۔ دوسری مثال میں خبر محذوف ہے اور صرف مبتدا جملہ ہونے کے لیے کافی نہیں۔ اور تیسری مثال میں واو مَعَ کے معنیٰ میں نہیں ہے کیوں کہ سعید کا آنا خالد سے پہلے، یا بعد میں ہے۔

فائدہ: اگر فعل لفظی ہو اور مفعول معہ کا ماقبل پر عطف جائز ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں: (۱) مفعول معہ ہونے کی بنیاد پر منصوب۔ جیسے جِئْتُ أَنَا وَ زَيْدًا۔ (۲) اور معطوف ہونے کی بنیاد پر مرفوع۔ جیسے جِئْتُ أَنَا وَ زَيْدٌ ــــ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ ہونے کی بنیاد پر منصوب ہی ہوگا۔ جیسے جِئْتُ وَ زَيْدًا کہ یہاں رفع دینے کی صورت میں ضمیر مرفوع متصل پر بغیر فصل کے عطف کرنا لازم آئے گا جو صحیح نہیں ہے۔

اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو عطف ہی کیا جائے گا۔ جیسے مَا لِزَيْدٍ وَّ عَمْرٍو۔ اس کا معنیٰ ہے: مَا يَصْنَعُ زَيْدٌ وَّ عَمْرٌو۔ اور اگر عطف جائز نہ ہو تو مفعول معہ ہونے کی بنیاد پر منصوب ہی ہوگا۔ جیسے مَالَكَ وَ زَيْدًا۔ اس کا معنیٰ ہے: مَا تَصْنَعُ وَ زَيْدًا کہ یہاں جر دینے کی صورت میں بغیر حرف جار کے اعادہ کے ضمیر مجرور پر عطف کرنا لازم آئے گا جو صحیح نہیں ہے۔

تمرین - ۱۱

(۱) مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۲) قائم مقام ظرف سے کیا سمجھتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۳) مفعول لہ کسے کہتے ہیں اور اس کے منصوب ہونے کے لیے کیا شرطیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۴) مفعول معہ کسے کہتے ہیں اور اس کے منصوب ہونے کے لیے کیا شرطیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۵) مندرجہ ذیل جملوں میں مفاعیل خمسہ (مفعول مطلق، بہ، فیہ، لہ، معہ) کو الگ الگ کر کے بتائیے، اور اسی کی روشنی میں جملوں کا ترجمہ بھی کیجیے۔

فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا● رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ● قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ● يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ● يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ● تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا● يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا● رِفْقًا بِالضُّعَفَآءِ وَ رَحْمَةً لِّلْفُقَرَآءِ● كَمْ جَائِعًا اَطْعَمْتَ؟● مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّطِيْعُ اللّٰهَ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِهٖ وَ رَهْبَةً مِنْ عِقَابِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّطِيْعُهُ اِجْلَالًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ فَكُنْ مِمَّنْ يَعْبُدُهُ حَقَّ عِبَادَتِهٖ لَا طَمَعًا فِيْ جَنَّتِهٖ وَ لَا خَوْفًا مِنْ نَارِهٖ● كُنْ أَنْتَ وَ صَحْبَكَ كَمَا تَكُوْنُ الرُّوْحُ وَ الْجَسَدَ● كُنْ وَ أَصْدِقَاءَكَ كَمَا تَكُوْنُ و إخوتك● سالتِ الأودِيَةُ سَيلًا تحتَ الْجبل● متى تدخلُ المسجدَ؟● أين تذهب والأمير؟● وَ كَانَ وَرَآءَ هُمْ مَّلِكٌ يَّاخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا● وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ●

درس ۱۲

❻ **حال**: وہ اسم ہے جس سے فاعل، یا مفعول بہ، یا دونوں کی حالت معلوم ہو۔ اور وہ فاعل، یا مفعول بہ جس کی حالت معلوم ہوا اس کو **ذو الحال** کہتے ہیں ـــــ حال جب مشتق ہو تو مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مونث ہونے میں ذوالحال کے مطابق ہوتا ہے۔ جیسے رَجعَ الْجُندُ ظَافِرًا[1]• أَدِّبْ وَلَدَكَ صَغِيرًا[2]• مَرَرْتُ بِهِندٍ رَاكِبَةً[3]• لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ[4]•

حال میں اصل یہ ہے کہ وہ مشتق اور نکرہ ہو۔ جیسا کہ مثالوں میں آپ نے دیکھا۔ لیکن کبھی حال معرفہ ہوتا ہے جب کہ نکرہ سے اس کی تاویل صحیح ہو۔ جیسے جَاءَ أَخُوكَ وَحدَهٗ[5]۔ یعنی مُنفَرِدًا ـــــ اور چھ صورتوں میں حال جامد بھی ہوتا ہے:

(۱) حال تشبیہ پر دلالت کرے۔ جیسے وَضَحَ الْحَقُّ شَمْسًا، أي مُضِيئًا كَالشَّمْسِ[6]۔

(۲) حال مفاعلت یعنی دونوں جانب سے فعل کے وقوع پر دلالت کرے۔ جیسے بِعْتُكَ الفَرسَ يَدًا بِيَدٍ، أي مُتَقَابِضَيْنِ۔[7]

(۳) حال ترتیب پر دلالت کرے۔ جیسے دَخلَ القَوْمُ رَجُلًا رجُلًا، أي مُتَرَتِّبِينَ[8]• قَرَأْتُ الْكِتَابَ صَفحةً صفحةً، أي مُرَتَّبًا[9]۔

(۴) حال موصوف ہو۔ جیسے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا[10]۔

(۵) حال بھاؤ بتانے کو ظاہر کرے۔ جیسے اشتريتُ الثوبَ ذِرَاعًا بدينارٍ[11]۔

(٦) حال عدد پر دلالت کرے۔ جیسے فَتَمَّ مِيقٰتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً[12]۔

☆ حال کبھی جملہ خبریہ ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا کسی رابط مثلاً واو، یا ضمیر، یا دونوں پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ خواہ جملہ فعلیہ ہو، یا اسمیہ ہو۔ جیسے جَاءَ سَعِيدٌ و الشمسُ طالعةٌ[13]• جَاءَ خَلِيلٌ يَحمِلُ كتابَه[14]• خرجوا من ديارهم وَهُمْ أُلُوفٌ[15]۔

اور کبھی حال ظرف، یا جار مجرور ہوتا ہے۔ جیسے رَأَيْتُ الهلالَ بَيْنَ السحابِ و أبصرتُ شعاعَه فِي المَاءِ[16]۔

☆ حال کا عامل فعل، یا معنیٰ فعل ہوتا ہے۔ جیسے خَطَبَ بَكرٌ جالسًا • هٰذَا بَعْلِي شَيْخًا[17]۔ (یہاں ہاے تنبیہ کا معنیٰ أُنَبِّهُ -یا- ذا اسم اشارہ کا معنیٰ أشير عامل ہے)

(۱) لشکر کامیاب واپس ہوا۔ (۲) اپنے لڑکے کو بچپن میں ادب دے۔ (۳) میں ہند کے پاس سے گزرا، اس حال میں کہ وہ سوار تھی۔ (۴) میں نے زید سے ملاقات کی، اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے۔ (۵) تیرا بھائی تنہا آیا۔ (٦) حق آفتاب کی طرح واضح ہو گیا۔ (۷) میں نے تجھ سے دست بدست گھوڑا بیچا۔ (۸) قوم ایک ایک کر کے داخل ہوئی۔ (۹) میں نے پوری کتاب ترتیب سے پڑھی۔ (۱۰) بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا۔ (۱۱) میں نے یہ کپڑا ایک گز، ایک دینار میں خریدا۔ (۱۲) تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔ (۱۳) سعید آیا، اس حال میں کہ سورج نکلا ہوا ہے۔ (۱۴) خلیل اپنی کتاب اٹھائے ہوئے آیا۔ (۱۵) وہ اپنے گھروں سے ہزاروں کی تعداد میں نکلے۔ (۱٦) میں نے چاند کو بادل میں اور اس کی شعاع کو پانی میں دیکھا۔ (۱۷) یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے۔

☆اور ایک ذوالحال کے لیے کئی حال ہو سکتے ہیں۔جیسے رَجَعَ مُوسٰی اِلیٰ قَومِہٖ غَضْبَانَ أَسِفًا[1]۔

ذوالحال میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو،لیکن تین صورتوں میں اس کا نکرہ ہونا بھی صحیح ہے:

(۱)ذوالحال حال کے بعد آئے۔جیسے جَاءَ رَاکِبًا رَجُلٌ۔

(۲)ذوالحال میں تخصیص پیدا ہو جائے صفت، یا اضافت کے ذریعہ۔جیسے جَاءَ هُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا☆[2]• زَارَنِي صَدِيقٌ حَمِيمٌ ضَاحِكًا[3]• مَرَّتْ عَلَيْنَا سِتَّةُ أَيَّامٍ شَدِيدَةً۔

(۳)ذوالحال سے پہلے نفی، یا استفہام ہو۔جیسے مَا اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتٰبٌ مَعْلُوْمٌ[4]• هَلْ جَاءَكَ أَحَدٌ رَاكِبًا؟

❼ **تمیز**: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی مُبْهَم شے کے بعد آئے اور اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے ـــ جس شے میں ابہام ہوتا ہے اس کو **مُمَيَّز** کہتے ہیں۔اور ممیّز کی دو قسمیں ہیں۔(۱)ملفوظ۔جیسے وہ اسما جو وزن، کیل، مساحت، یا عدد کے لیے موضوع ہیں اور وہ اسم جو تمیز کی فرع ہو۔(۲)ملحوظ۔جیسے وہ نسبت جو جملۂ مُبْهَمہ سے سمجھی جاتی ہے۔

تمیز کی دو قسمیں ہیں: (۱)تمیز ذات (۲)تمیز نسبت۔

تمیز ذات: وہ اسم نکرہ ہے جو ممیّز ملفوظ کے ابہام کو دور کرے۔جیسے عِندِي رَطْلٌ زَيْتًا[5]• أَعْطِ الْفَقِيرَ صَاعَيْنِ قَمْحًا[6]• مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا[7]• اشتريتُ أَحَدَ عَشَرَ كتابًا• هٰذا خاتَمٌ فِضَّةً[8]۔

تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے لیکن تمیز ذات کبھی کبھی لفظ مِنْ، یا اضافت کی وجہ سے مجرور بھی ہوتی ہے۔جیسے عندي رَطْلٌ مِنْ زَيْتٍ وغیرہ۔

اسم عدد کی تمیز میں کچھ تفصیل ہے، اس کا بیان آگے آئے گا۔

تمیز نسبت: وہ اسم نکرہ ہے جو مُمَيَّز ملحوظ سے ابہام کو دور کرے۔جیسے حَسُنَ عَلِيٌّ خُلُقًا[9]• مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَكَ سُرُوْرًا[10]۔

تمرین - ۱۲

(۱)حال اور ذوالحال کی تعریف مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲)کتنی صورتوں میں اسم جامد کا حال بننا صحیح ہے؟ مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۳)کن صورتوں میں ذوالحال کا نکرہ ہونا صحیح ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

---

(۱)حضرت موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے سخت افسوس کرتے ہوئے پلٹے۔(۲)ان کے پاس اللہ کی جانب سے ایک کتاب آئی تصدیق کرتی۔(۳)ایک مخلص دوست نے ہنستے ہوئے مجھ سے ملاقات کی۔(۴)جو بھی بستی ہم نے ہلاک کی اس کے لیے ایک جانا ہوا نوشتہ تھا۔(۵)میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے۔(رطل ایک پیمانہ ہے جس میں آدھا کلو سے کچھ کم تیل آتا ہے)۔(۶)فقیر کو دو صاع گیہوں دے۔(صاع ایک پیمانہ ہے جس میں چار کلو چورانوے گرام گیہوں آتا ہے)۔(۷)آسمان میں ہتھیلی کی مقدار بادل نہیں ہے۔(۸)یہ انگوٹھی ہے چاندی کی۔(۹)علی اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہے۔(۱۰)اللہ ترا دل خوشی سے بھردے۔ ☆ایک قراءت میں اسی طرح نصب کے ساتھ ہے۔اس صورت میں "کِتٰبٌ" موصوف اور "مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ" اس کی صفت ہے۔اور "مُصَدِّقًا" کِتٰبٌ کا حال ہے۔

(۴) تمیز کی تعریف کیجیے، پھراس کی دونوں قسمیں مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۵) درج ذیل فقروں میں حال، ذوالحال، مُمیَّز، تمیزذات اور تمیزنسبت کی تعیین کیجیے، ساتھ ہی ان کے عامل کی نشان دہی بھی کیجیے۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا اِذًا لَّخَاسِرُوْنَ • اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ • اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ • بَدَتْ هِنْدُ قَمَرًا • وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا • اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَ اَعَزُّ نَفَرًا • اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا • مَا رَجَعْتُ مِنْ سَفَرِيْ إِلَّا بَالِغًا أَمَلِيْ • وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ • كَيْفَ رَجَعْتَ؟ • فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ • إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا • زَكَاةُ الْفِطْرِ صَاعٌ شَعِيْرًا • قَرَأْتُ الْكِتَابَ بَابًا بَابًا • نَظَرْتُ الشَّمْسَ فِيْ كَبِدِ السَّمَاءِ • لَقِيْتُ الْأُسْتَاذَ عِنْدَ الْمَدْرَسَةِ • إِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً • فِيْ وَجْهِكَ وَاضِحًا سُرُوْرٌ • سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَائِبَيْنِ • قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ • اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِمِيْقَاتِنَا • يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا • شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ • بِعْتُ الشَّيْءَ رَطْلًا بِدِرْهَمٍ۔

درس ۱۳

۸ مستثنٰی: وہ اسم ہے جو کلماتِ استثنا یعنی إِلَّا اوراس جیسے دیگر الفاظ کے بعد واقع ہو، تا کہ معلوم ہو کہ جو حکم ماقبل کی طرف منسوب ہے وہ اس کی طرف منسوب نہیں ہے ـــــ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل (۲) منقطع۔

مستثنٰی متصل: وہ ہے جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو۔ جیسے يَنْقُصُ كُلُّ شَيْءٍ بِالْإِنْفَاقِ إِلَّا الْعِلْمَ[۱]۔

مستثنٰی منقطع: وہ ہے جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے حَضَرَ الْقَوْمُ إِلَّا دَوَابَّهِمْ[۲]۔

کلماتِ استثنا: گیارہ ہیں: إِلَّا • غَيْرُ • سِوٰى • سَوَاءَ • حَاشَا • خَلَا • عَدَا • مَاخَلَا • مَاعَدَا • لَيْسَ • لَايَكُوْنُ۔

جو اسما کلمات استثنا سے پہلے ہوتے ہیں ان کو **مستثنٰی منه** کہتے ہیں۔

اعراب مستثنٰی: مستثنٰی کے اعراب کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مستثنٰی وجوبًا منصوب ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں: (۱) مستثنٰی متصل ہو اور إِلَّا کے بعد کلام موجَب میں واقع ہو۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زُهَيْرًا۔ (۲) مستثنٰی متصل إِلَّا کے بعد کلام غیر موجَب میں واقع ہو اور مستثنٰی، مستثنٰی منہ سے پہلے ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زُهَيْرًا أَحَدٌ۔ (۳) مستثنٰی منقطع ہو۔ جیسے جَاءَنِيْ الْقَوْمُ إِلَّا مراكبَهم • مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا متاعَهم۔ (۴) مستثنٰی خَلَا اور عَدَا کے بعد واقع ہو۔ اس صورت میں اکثر نحویوں کے نزدیک منصوب ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک مجرور ہوگا ـــــ یا- مَاخَلَا • مَاعَدَا • لَيْسَ اور لَايَكُوْنُ کے بعد واقع ہو۔ اس صورت میں بالاتفاق منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا، خَلَا زَيْدٍ • مَا خَلَا زَيْدًا وغیرہ۔

(۲) استثنا کی بنیاد پر مستثنٰی منصوب ہو، یا ماقبل سے بدل ہو اور اعراب میں اس کے موافق ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مستثنٰی إِلَّا کے بعد کلام غیر موجَب میں واقع ہو اور مستثنٰی منہ مذکور بھی ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا - یا- إِلَّا زَيْدٌ۔

(۱) ہر چیز خرچ کرنے سے گھٹتی ہے، مگر علم نہیں گھٹتا ہے۔ (۲) لوگ آئے، مگران کے چوپائے نہیں آئے۔

(۳) مستثنٰی کا اعراب عامل کے مطابق ہو، یعنی جیسا عامل ویسا اعراب۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مستثنٰی اِلَّا کے بعد کلام غیر موجَب میں واقع ہو اور مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ• مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا• مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ ـــــ مستثنٰی کو اس صورت میں **مستثنٰی مُفَرَّغ** کہتے ہیں۔

(۴) مستثنٰی مجرور ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مستثنٰی غَيْرُ• سِوٰی• سَوَاءَ اور حَاشَا کے بعد واقع ہو۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ• سِوٰی زَيْدٍ• حَاشَا زَيْدٍ۔

مستثنٰی جب حَاشَا کے بعد ہو تو بعض نحویوں کے نزدیک منصوب ہوگا۔ جیسے ضَرَبَ الْقَوْمُ عَمْرًا حَاشَا زَيْدًا۔

کلام موجَب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ جیسے لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ۔

اعرابِ غَيْرُ: لفظ غَيْرُ کا اعراب تمام صورتوں میں وہی ہوگا جو مستثنٰی بہ إِلَّا کا اعراب ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ وَ غَيْرَ حِمَارٍ• مَاجَاءَنِي غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ• مَاجَاءَنِي أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ -یا- غَيْرَ زَيْدٍ• مَاجَاءَنِي غَيْرُ زَيْدٍ• مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ• مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ۔

فائدہ: لفظ غَيْرُ صفت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ ـــــ لیکن کبھی یہ استثنا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ۔

اسی طرح لفظ إِلَّا استثنا کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جیسے حَضَرَ الْقَوْمُ إِلَّا سَعِيْدًا۔ لیکن کبھی صفت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا[1]۔ أي غَيْرُ اللّٰهِ۔

۹ افعال ناقصہ کی خبر: جیسے كَانَ الْبَيْتُ نَظِيْفًا ـــــ ان افعال کی خبر کے احکام مبتدا کی خبر کی طرح ہیں، لیکن ایک فرق ہے۔ وہ یہ کہ مبتدا اور خبر جب معرفہ ہوں تو اس صورت میں خبر کا مبتدا سے پہلے لانا صحیح نہیں ہے، مگر فعل ناقص کی خبر کو اس صورت میں بھی اس کے اسم سے پہلے لانا صحیح ہے۔ جیسے كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ۔

۱۰ حروف مشبہ بفعل کا اسم: جیسے إِنَّ الْحَقَّ وَاضِحٌ۔

۱۱ لائے نفی جنس کا اسم: اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) مضاف ہو۔ جیسے لَاطَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ[2]۔ (۲) مشابہ مضاف ہو۔ جیسے لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ[3] ـــــ ان دونوں صورتوں میں اسم معرب، منصوب ہوگا۔ (۳) نکرہ مفردہ ہو۔ اس صورت میں اسم علامتِ نصب پر مبنی ہوگا۔ جیسے لَاشَيْءَ أَفْضَلُ مِنَ الْأَدَبِ[4]• لَارَجُلَيْنِ عِنْدَنَا[5]• لَامُتَّحِدِيْنَ مَغْلُوْبُوْنَ[6]۔

اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو، یا نکرہ ہو اور اس کے اور لائے نفی جنس کے درمیان فصل ہو تو اس لَا کا عمل باطل ہو جائے گا اور دوسرے اسم کے ساتھ اس لَا کی تکرار واجب ہوگی۔ جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَ لَا عَمْرٌو• لَا فِيْ

---

(۱) اگر زمین وآسمان میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ (زمین وآسمان) تباہ ہو جاتے۔ (۲) کوئی طالبِ علم محروم نہیں ہے۔ (۳) کوئی بھلائی کی کوشش کرنے والا برا نہیں ہے۔ (۴) کوئی چیز ادب سے بہتر نہیں ہے۔ (۵) کوئی دو مرد ہمارے پاس نہیں ہیں۔ (۶) کوئی اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہیں۔

الدرسِ صُعوبَةٌ وَّلَا تَطْوِيلٌ[۱]۔

اوراگراس لَا کے بعدنکرۂ مفردہ ہواوردوسرے نکرۂ مفردہ کے ساتھ اس لَا کی تکرار ہوتواس میں پانچ وجہیں جائز ہیں:

(۱) دونوں لا نفیِ جنس کے لیے ہوں۔اس صورت میں دونوں نکرہ مبنی بر فتح ہوں گے۔جیسے لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ[۲]۔

(۲) پہلا لا نفیِ جنس کے لیے ہواورعمل نہ کرے،اوردوسرالا زائدہ نفی کی تاکید کے لیے ہو۔اس صورت میں دونوں نکرہ مرفوع ہوں گےابتدا کی وجہ سے۔جیسے لَا حَوْلٌ وَ لَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۳) پہلا لَا نفیِ جنس کے لیے ہواوردوسرا لا زائدہ نفی کی تاکید کے لیے ہو۔اس صورت میں پہلانکرہ مبنی بر فتح اوردوسرانکرہ منصوب ہو،اس لیے کہ اس کا عطف پہلےنکرہ کے محل قریب پر ہےاور وہ محلًا منصوب ہے۔جیسے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۴) پہلا لا نفیِ جنس کے لیے ہواوردوسرا لا زائدہ نفی کی تاکید کے لیے ہو۔اس صورت میں پہلانکرہ مبنی بر فتح اوردوسرانکرہ مرفوع ہو،اس لیے کہ اس کا عطف پہلےنکرہ کے محل بعید پر ہےاور پہلانکرہ محلًا مرفوع بسببِ ابتدا ہے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(۵) پہلا لا مشابہ بلَیس اوردوسرا لا نفیِ جنس کے لیے ہو۔اس صورت میں پہلانکرہ مرفوع اوردوسرانکرہ مبنی بر فتح ہوگا۔جیسے لَاحَوْلٌ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

اس لَا کے اسم کوکبھی قرینہ موجود ہونے کے وقت حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے لَا عَلَيْكَ یعنی لَا بَأْسَ عَلَيْكَ[۳]۔ اورکبھی خبرکوحذف کردیتے ہیں۔جیسے لَا بَأْسَ یعنی عَلَيْكَ۔

⑫ ما و لا مشابہ بلیس کی خبر: جیسے مَا زَيْدٌ قَائِمًا[۴]● لَا رَجُلٌ حَاضِرًا[۵]● ـــــ اگر ان کی خبر إِلَّا کے بعد ہو-یا-خبراسم سے پہلے ہو-یا-مَا کے بعد إِنْ زائدہ ہوتو یہ دونوں کچھ عمل نہیں کریں گے۔جیسے مَا زُهَيْرٌ إِلَّا كَرِيْمٌ● لَا رَجُلٌ إِلَّا أَفْضَلُ مِنْكَ[۶]● مَاقَائِمٌ زَيْدٌ● لَا أَفْضَلُ مِنْكَ رَجُلٌ[۷]● مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ـــــ لَا کے بعد إِنْ زائدہ نہیں ہوتا ہے۔اورمَا کی خبرپر اکثربَا زائدہ لاتے ہیں۔جیسے مَا رَبُّكَ بِظَلّٰمٍ لِّلْعَبِيْدِ[۸]● وَ مَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ[۹]۔

(۱) سبق میں نہ کوئی دشواری ہے، نہ کوئی بےکار چیز ہے۔(۲) گناہ سے بچنے کی کوئی طاقت اورنیکی کرنے کی کچھ قوت نہیں،مگراللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔(۳) تمھارےاوپرکوئی خوف نہیں۔(۴) زیدکھڑا نہیں ہے۔(۵) کوئی مردحاضرنہیں ہے۔(۶) ہرمردتجھ سےافضل ہے۔(۷) کوئی مردتجھ سےافضل نہیں ہے۔(۸) تمھارارب بندوں پرظلم نہیں کرتا۔(۹) اوراللہ تمھارےکاموں سےغافل نہیں ہے۔

تمرین - ۱۳

(۱) مستثنیٰ کی تعریف کیجیے اوراس کی دونوں قسموں کومثالوں سے واضح کیجیے۔
(۲) کلماتِ استثنا کتنے ہیں، اور مستثنیٰ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔
(۳) کلام موجَب کی تعریف کیجیے، اور لفظ غَیرُ کا اعراب بتائیے۔
(۴) افعال ناقصہ ترتیب سے بیان کیجیے، اوران کی خبر کا حکم بھی بتائیے۔
(۵) حروف مشبّہ بفعل کومثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۶) لائے نفی جنس کے اسم کی کتنی صورتیں ہیں؟ ہرصورت کومثال کے ساتھ بیان کیجیے، اور یہ بھی بتائیے کہ کب یہ لَا کچھ عمل نہیں کرتا ہے؟
(۷) مَا اور لَا کس چیز میں لَیسَ کے مشابہ ہیں؟ اور کس صورت میں یہ عمل نہیں کرتے ہیں؟
(۸) مندرجہ ذیل جملوں میں مستثنیٰ کو الگ کیجیے اوراس کا اعراب بیان کیجیے۔

مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ إِلَّا اللّٰه • كُلُّ شَيْءٍ هٰلِكٌ إِلَّا وَجهه • لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ • لَا تَظْهَرُ الْكَوَاكِبُ نَهَارًا إِلَّا النَّيِّرين • ألا كلُّ شيءٍ مَاخَلَا اللّٰه باطل • لم يخرج أحدٌ إِلّا خالد • رجع الصيادون إلا أسلحتهم • ما نجح إلَّا إبراهيم أحد • ما جاء المسافرون إلّا أمتعتهم • مَا جاء القوم إلا أخي • أهمل التلاميذ حاشا خالد • لايُرجىٰ إلا اللّٰه ولايُستعانُ سواه •

(۹) نیچے دیے گئے فقروں میں اسم اور خبر کی تعیین کیجیے، ساتھ ہی ان کے عامل کی نشان دہی بھی کیجیے۔

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا • وَ اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا • ما هذا بشرًا • لاحسنا خُلُقُه مذموم • لعلّ اللّٰه يرزقني صلاحًا • اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئٰتِ • لا متنافسين في الخير نادمون • لا صداقة دائمة بغير إخلاص •

درس ۱۴

مجرورات: وہ اسما ہیں جو مضاف الیہ کی علامت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ان کی دو قسمیں ہیں:

۱ مجرور بالحرف۔ یعنی حرف جر لفظ میں ظاہر ہو۔ جیسے جَلَسْتُ في المسجد۔ اس مثال میں "في" حرف جار اور "المسجد" اسمِ مجرور ہے۔

۲ مجرور بالاضافت۔ یعنی حرف جر لفظ میں ظاہر نہ ہو، بلکہ مقدر ہو۔ جیسے كِتَابُ زَيْدٍ۔ کہ اصل میں كِتَابٌ لِزَيْدٍ ہے۔ اس مثال میں "کتاب" مضاف اور "زید" مضاف الیہ ہے۔

اضافت: حرف جر کی تقدیر پر دو اسموں کے درمیان جو نسبت ہوتی ہے اس کو اضافت کہتے ہیں۔ اوران دونوں اسموں میں پہلے کو "مضاف" اور دوسرے کو "مضاف الیہ" سے تعبیر کرتے ہیں ——

اضافت کی دو قسمیں ہیں: (۱) معنویہ (۲) لفظیہ۔

اضافت معنویه: وہ اضافت ہے جس میں مضاف اسم جامد ہو، یا اسم مشتق ہو اور مضاف الیہ خود اس کا

فاعل، یا مفعول نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں:

(**۱**) **لامیہ**: وہ اضافت ہے جو "لام" کی تقدیر پر ہو۔ یہ اضافت ملک، یا اختصاص کا فائدہ دیتی ہے۔ جیسے هٰذَا فرسُ خالدٍ • هٰذَا لِجَامُ الفرسِ۔

(**۲**) **بیانیہ**: وہ اضافت ہے جو "مِنْ" کی تقدیر پر ہو۔ یہ اضافت اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف، مضاف الیہ کی جنس سے ہو۔ جیسے هٰذَا بابُ خَشَبٍ • ذَاك خَاتَمُ فِضَّةٍ • هٰذِهٖ أَثْوَابُ حَرِيْرٍ۔

(**۳**) **ظرفیہ**: وہ اضافت ہے جو "في" کی تقدیر پر ہو۔ یہ اضافت اس وقت ہوتی ہے جب کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو۔ جیسے سَهَرُ اللَّيْلِ مُضْنٍ[۱] • قُعُوْدُ الدَّارِ مُخْمِلٌ[۲]۔

(**۴**) **تشبیہیہ**: وہ اضافت ہے جو"کاف تشبیہ" کی تقدیر پر ہو۔ اس اضافت میں مشبَّہ بہ مضاف اور مُشبَّہ مضاف الیہ ہوتا ہے۔ جیسے انْتَثَرَ لُؤْلُؤ الدَّمْعِ عَلَى وَرْدِ الْخُدُوْدِ[۳]۔

اضافت لفظیہ: وہ اضافت ہے جس میں صفت کا صیغہ اپنے فاعل، یا نائبِ فاعل، یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے عَاشِرْ رَجُلًا حَسَنَ الْخُلُقِ[۴] • اُنْصُرْ رَجُلًا مَهْضُوْمَ الْحَقِّ[۵] • هٰذا صَارِعُ الأَسَدِ[۶]۔

مضاف کا حکم: یہ ہے کہ وہ تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع مذکر سالم سے خالی ہو۔ جیسے هٰذَا كِتَابُ الْأُسْتَاذِ • قَرَأْتُ كِتَابَي التِّلْمِيْذِ • هٰؤُلَاءِ كَاتِبُوْ الدُّرُوْسِ ـــــ اور اگر اضافت معنویہ ہو تو مضاف کا "الف لام" سے بھی خالی ہونا ضروری ہے ـــــ اور اگر اضافت لفظیہ ہو تو مضاف پر "الف لام" آ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ تثنیہ ہو، یا جمع مذکر سالم ہو، یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو، یا ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہے۔ جیسے هٰذَانِ الْمُكْرِمَا سَلِيمٍ[۷] • هٰؤلاءِ الْمُكْرِمُوْ عَلِيٍّ • هٰذَا الكاتِبُ الدَّرْسِ[۸] • ذَاك الكاتبُ دَرْسِ النَّحْوِ[۹]۔

اضافت کا فائدہ: اضافت معنویہ میں اگر مضاف الیہ معرفہ ہے تو مضاف بھی معرفہ ہو جائے گا اور اگر نکرہ ہے تو مضاف میں تخصیص پیدا ہو جائے گی۔ جیسے هٰذَا كِتَابُ زُهَيْرٍ • هٰذَا كِتَابُ رَجُلٍ ـــــ اور اضافت لفظیہ سے صرف لفظ میں کمی ہو جاتی ہے جو متکلم کے لیے آسانی کا باعث ہے۔

فائدہ: (۱) اگر اسم صحیح، یا قائم مقام صحیح یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کے آخر میں کسرہ ہوگا۔ اور یائے متکلم پر سکون اور فتحہ میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے غُلَامِيْ • دَلْوِيَ • ظَبْيِيَ۔

(۲) اگر اسم مقصور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا الف باقی رہے گا اور یائے متکلم پر فتحہ ہوگا۔ جیسے عَصَايَ • رَحَايَ۔

---

(۱) رات میں جاگنا کمزور کر دیتا ہے۔ (۲) گھر میں بیٹھنا گمنام کر دیتا ہے۔ (۳) آنسو کا موتی رخساروں کے گلاب پر بکھر گیا۔ (۴) خوش اخلاق شخص کے ساتھ رہن سہن کر۔ (۵) اس مرد کی مدد کر جس کا حق دبا لیا گیا۔ (۶) یہ شیر کو پچھاڑنے والا ہے۔ (۷) یہ دونوں سلیم کی تعظیم کرنے والے ہیں۔ (۸) یہ سبق لکھنے والا ہے۔ (۹) وہ نحو کا سبق لکھنے والا ہے۔

(۳) اگر اسم منقوص یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس اسم کی -یا- کو یائے متکلم میں ملادیں گے اور دوسری -یا- کو فتحہ دیں گے۔ جیسے قَاضِيَّ۔

(۴) اگر تثنیہ کی اضافت تثنیہ کی طرف ہو تو پہلے تثنیہ کو جمع کی صورت میں لانا بہتر ہے۔ جیسے فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا[۱] ● فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا[۲]۔

تمرین - ۱۴

(۱) اضافت معنویہ کی تعریف کیجیے، اور اس کی تمام قسموں کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۲) اضافت لفظیہ کی تعریف کیجیے، اور مثالوں کے ذریعہ مضاف کا حکم بھی بتائیے۔

(۳) اضافت کی تعریف اور اس کا فائدہ بیان کیجیے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ اگر اسم صحیح، یا اسم مقصور، یا اسم منقوص مضاف ہو تو اس کو کیسے پڑھیں گے؟

(۴) درج ذیل فقروں کو غور سے پڑھیے، پھر بتائیے کہ ان میں کون سی اضافت ہے اور اس کا معنیٰ کیا ہے؟

لايُقبل صيامُ النهارِ و قيامُ الليلِ إلّا مِنَ المخلصينَ ● تبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ ● اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ ● اِنَّا مُهْلِكُوْا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ● شيطَانُ الإنس شرٌّ مِنْ شياطينِ الجنّ ● لاتُخالِط المنقوصَ العقلِ ● اُكْرِم الكريمَ الاَخلاقِ ● خيرُ الناس من ينفع الناسَ ● مُهَندسو المدينةِ على ضفَّتي النَّهر ● السالكُ طريق الباطلِ مخذولٌ ● جاهَدَ الشَّيْخُ بسيفِ لسانه و سِنانِ قلمه دهرا طويلا ●

درس ⓯

توابع: وہ کلمات ہیں جن پر بالذات کوئی اعراب نہیں آتا ہے، بلکہ ان کا اعراب وہی ہوتا ہے جو ان سے پہلے والے کلمات کا ہوتا ہے ـــــ اصطلاح میں پہلے کلمہ کو **متبوع** اور دوسرے کلمہ کو **تابع** کہتے ہیں۔

تابع: وہ دوسرا کلمہ ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے کلمہ پر آیا ہے اور جہت بھی ایک ہی ہو ـــــ اس کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) نعت (۲) عطف بحرف (۳) تاکید (۴) بدل (۵) عطف بیان۔

❶ **نعت**: وہ تابع ہے جس سے متبوع، یا اس کے متعلق میں پایا جانے والا کوئی معنیٰ (وصف) معلوم ہو۔ جیسے جَاءَ التِّلمیذُ المجتهدُ ● جَاءَ الرجلُ المجتهدُ غُلامُه[۳]●

نعت کو **صفت** بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقیقی (۲) سببی۔

نعت حقیقی: وہ تابع ہے جس سے متبوع کا کوئی وصف معلوم ہو۔ جیسے رَأَيتُ خالدًا الأَدِيْبَ ـــــ اس کو **صفت بحالہ** بھی کہتے ہیں۔ یہ چار چیزوں میں ہمیشہ اپنے متبوع (موصوف) کے موافق ہوگی۔

(۱) تعریف و تنکیر (۲) تذکیر و تانیث (۳) افراد، تثنیہ، جمع (۴) رفع، نصب اور جر۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ

(۱) ضرور تمھارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔ (۲) تو تم ان دونوں کا ہاتھ کاٹو۔ (۳) وہ مرد آیا جس کا غلام محنتی ہے۔

عَاقِلٌ • رأَيتُ الرَّجلَيْنِ العَالِمَيْنِ • مررتُ بالنساءِ العاقلاتِ • هيَ أَمَّةٌ مُسلِمَةٌ[۱]۔

نعت سببی: وہ تابع ہے جس سے متبوع کے متعلق کا کوئی وصف معلوم ہو۔ جیسے أَقْبَلَ الرجلُ الكثيرُ مالُه[۲]• جَاء تِ المرأَةُ الحسنُ خُلُقُهَا[۳]۔اس کو **صفت بحال متعلّقه** بھی کہتے ہیں۔ یہ دو چیزوں میں اپنے موصوف کے موافق ہوگی۔(۱) تعریف وتنکیر (۲) رفع ،نصب ،جر۔ جیسے جَاء رجُلٌ عالمٌ أبُوه • رأَيتُ المرأةَ الكريمَ أخُوها • مِنْ هٰذه القريةِ الظالِمِ أهلُها[۴]۔

نعت کا فائدہ: نعت سے منعوت کی تخصیص کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے تَحرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ[۵] ـــ اور منعوت کی توضیح کا فائدہ ہوتا ہے جب کہ دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے جاءَنِيْ زَيْدُ السَّمِيْنُ۔

نعت کبھی صرف ذم-یا-صرف مدح وثنا-یا-صرف تاکید کے لیے بھی لاتے ہیں۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ • بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرحيم • نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ۔

نعت میں اصل یہ ہے کہ وہ اسم مشتق ہو۔ یعنی اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ،اسم تفضیل یا مبالغۂ اسم فاعل ہو۔ جیسے سَعِيْدٌ تِلميذٌ اَعْقَلُ مِنْ غيرِه[۶]• خَالدٌ رجلٌ فَعَّالٌ لِّلْخيرِ[۷]• وغیرہ ـــ لیکن کبھی نعت اسم جامد ہوتی ہے تو اس کو اسم مشتق کی تاویل میں مانتے ہیں۔ جیسے هُوَ رجلٌ ثِقَةٌ، یعنی رَجُلٌ مَوْثُوقٌ بِهٖ۔

اور کبھی نکرہ کی نعت جملہ خبریہ ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ رجلٌ أبوه كريمٌ • مررتُ برجلٍ قَامَ أخُوه ـــ اور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت ہی بنتی ہے۔

۲ عطف بحرف: وہ تابع ہے جو کسی حرفِ عطف کے بعد آئے اور جس چیز کی نسبت اس کے متبوع کی طرف ہو اس سے یہ بھی مقصود ہو۔ اس کا دوسرا نام **عطف نسق** بھی ہے۔ جیسے قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه ـــ اس میں متبوع کو ''معطوف علیہ'' اور تابع کو ''معطوف'' کہا جاتا ہے۔

حروف عاطفه: دس ہیں: واو • فَاء • ثُمَّ • حَتّٰى • أَوْ • إِمَّا • أَمْ • لَا • بَلْ • لٰكِنْ ـــ (ان کی مزید تفصیل حروف کی بحث میں آئے گی)

عطف کا ضابطه: (۱) جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا صحیح ہے وہاں عطف کرنا صحیح ہے۔ اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھنا صحیح نہیں، وہاں عطف کرنا بھی صحیح نہیں۔

(۲) جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف ہو تو ضمیر منفصل سے اس کی تاکید لانا واجب ہے۔ خواہ معطوف علیہ ضمیر بارز ہو۔ جیسے جِئْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ۔ یا ضمیر مستتر ہو۔ جیسے یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ[۸]•

(۱) یہ فرماں بردار امت ہے۔(۲) وہ مرد آیا جس کا مال زیادہ ہے۔(۳) وہ عورت آئی جس کے اخلاق اچھے ہیں۔(۴) اس بستی سے جس کے لوگ ظالم ہیں۔(۵) ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا۔(۶) سعید دوسروں سے زیادہ عقل مند طالب علم ہے۔(۷) خالد بہت زیادہ بھلائی کرنے والا مرد ہے۔
(۸) اے آدم! تم اور تمھاری بیوی اس جنت میں رہو۔

(۳) جب معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان فصل ہو تو ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا بغیر تاکید کے بھی جائز ہے۔ جیسے خَطَبْتُ الْيَوْمَ وَ سَلِيْمٌ۔

(۴) جب ضمیر مجرور پر عطف ہو تو حرف جر کا دوبارہ لانا واجب ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِكَ و بِزُهَيْرٍ۔

❸ **تاکید**: وہ تابع ہے جس سے متبوع کی طرف کی گئی نسبت پختہ ہوتی ہے، یا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکم متبوع کے تمام افراد، یا تمام اجزا کے لیے ہے ـــ تاکید کی دو قسمیں ہیں: لفظی • معنوی۔

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے جس میں ایک لفظ کو دوبارہ ذکر کیا جائے۔ جیسے هٰذَا الْهِلَالُ، الهِلالُ • ضَرَبَ ضَرَبَ زُهَيْرٌ • إِنَّ إِنَّ سَعِيْدًا قَائِمٌ۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جس میں لفظ کی تکرار نہ ہو، بلکہ معنیٰ کی تکرار ہو ـــ اس کے لیے خاص طور پر آٹھ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں: نَفْسٌ • عَيْنٌ • كِلَا و كِلْتَا • كُلٌّ • أَجْمَعُ • أَكْتَعُ • أَبْتَعُ • أَبْصَعُ۔

نَفْسٌ اور عَيْنٌ صیغہ اور ضمیر کے اختلاف کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ خواہ مذکر ہوں، یا مونث۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ نفسُه[1] • جَاءَتْنِي هِندٌ نفسُها • جَاءَ الزَّيْدَانِ أَنفُسُهما۔ یا۔ نَفْسَاهُما • جَاءَتْنِي الهِنْدَانِ أنفسُهما ۔ یا۔ نفساهما • جَاءَنِي الزَّيدون أَنفُسُهم • جَاءَتْنِي الهنداتُ أَنفُسُهُنَّ۔

اسی طرح لفظ ''عَيْنٌ'' کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

كِلَا و كِلْتَا صرف تثنیہ کی تاکید کے لیے خاص ہیں۔ كِلَا مذکر کے لیے ہے۔ جیسے قَامَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا • اور كِلْتَا مونث کے لیے ہے۔ جیسے قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا۔

كُلٌّ واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتا ہے ـــ یہ متبوع کے مطابق ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے قرأت الكتاب كلَّه • اشتريتُ الدارَ كلَّها • جَاءَ القومُ كُلُّهُم۔

أجمعُ بھی واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتا ہے اور اکثر لفظ كُلٌّ کے بعد ہوتا ہے، لیکن اس کا صیغہ واحد، جمع اور مذکر و مونث کے لیے الگ الگ آتا ہے۔ جیسے جَاءَ الركبُ كلُّه أجمعُ • جَاءَتِ القَبِيلَةُ كُلُّها جَمْعَاءُ • سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ[2] • جَاءَتِ الْهِنْدَاتُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ۔

أكتعُ • أبتعُ • أبصعُ بھی واحد و جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں اور ''أجمع'' کی طرح ان کے صیغے بھی بدلتے رہتے ہیں لیکن یہ تینوں أَجْمَعُ کے تابع ہیں، اس لیے نہ تو اس کے بغیر استعمال ہوتے ہیں اور نہ ہی اس سے پہلے آتے ہیں۔

فائدہ: (۱) لفظ كُلٌّ اور أجمَعُ سے اسی چیز کی تاکید لانا صحیح ہے جس کے اجزا الگ الگ ہو سکیں چاہے حسی طور پر۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، یا حکمی طور پر۔ جیسے اشتريتُ العبدَ كلَّهٗ۔ لہٰذا جَاءَ زَيْدٌ كُلُّه نہیں کہا جا سکتا۔

(۱) زید میرے پاس بذاتِ خود آیا۔ (۲) سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

(۳)جب لفظ نَفسٌ-یا- عَینٌ سے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لانی ہوتو پہلے ضمیر منفصل سے اس ضمیر کی تاکید لائیں پھر نَفسٌ-یا عَینٌ کا استعمال کریں۔جیسے ضَربتَ أنتَ نفسُكَ۔

❹ **بدل**: وہ تابع ہے کہ اس کے متبوع کی طرف جونسبت ہے وہ نسبت اسی تابع کی طرف کرنا مقصود ہو۔ جیسے وَاضِعُ النَّحوِ الإمامُ عَلِيٌّ[1]—— اس کے متبوع کو''مبدل منہ'' کہا جاتا ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں:(۱)بدل الکل (۲)بدل البعض (۳)بدل الاشتمال (۴)بدل الغلط ۔

بدل الکل: وہ تابع ہے جس کا مدلول وہی ہو جو متبوع کا مدلول ہے۔جیسے هَبَطَ أَبُونَا اٰدَمُ فِي الْهِندِ[2]—— اس کو **بدل المطابق** بھی کہتے ہیں۔

بدل البعض: وہ تابع ہے جس کا مدلول متبوع کے مدلول کا جز ہو۔جیسے قُطِعَتْ شَجَرَةٌ أَغْصَانُهَا[3]۔

بدل الاشتمال: وہ تابع ہے جس کا مدلول متبوع کا ایسا متعلق ہو کہ متبوع کے ذکر کے باوجود اس کا انتظار رہے۔جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوبُهُ۔

بدل الغلط: وہ تابع ہے جس کا متبوع غلطی سے ذکر کردیا گیا ہو اور اسے اُس غلطی کا ازالہ کرنے کے لیے لایا جائے۔جیسے جَاءَ المُعَلِّمُ، التِّلْمِيذُ—— اس کو **بدل المبائن** بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: (۱)بدل البعض اور بدل الاشتمال میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹے۔ جیسا کہ مثالوں میں گزرا۔

(۲)اگر مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے۔جیسے لَنَسْفَعًا بالناصِيَةِ ناصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ[4]۔

(۳)اگر مبدل منہ اور بدل دونوں معرفہ ہوں، یا دونوں نکرہ ہوں، یا مبدل منہ نکرہ ہو اور بدل معرفہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری نہیں ہے۔جیسے نَجا مِنَ النَّارِ الخليلُ إبراهيمُ • جَاءَ نِي رجلٌ غلامٌ لَكَ • جَاءَ رجُلٌ غلامُ زَيْدٍ۔

❺ **عطف بیان**: وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو، لیکن اس سے متبوع کی وضاحت ہوتی ہو۔جیسے قَالَ عَلِيٌّ زَيْنُ العابِدِيْنَ[5] • جاء أبوحفصٍ عُمَرُ • نَظَرَ الكليمُ مُوسى • عَلَّمَ زَيْدٌ أبوعمرو۔ وغیرہ

تمرین - ۱۵

(۱) تابع کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسموں کو ایک ایک مثال کی روشنی میں بیان کیجیے۔

(۲) صفت کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ وہ کتنی چیزوں میں موصوف کے موافق ہوگی؟ ساتھ ہی صفت کے فوائد پر بھی روشنی ڈالیے۔

---

(۱) نحو کے واضع امام علی ہیں۔(۲) ہمارے باپ آدم ہند میں اترے۔(۳) درخت، اس کی شاخیں کاٹی گئیں۔(۴) ہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے، کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار۔(۵) علی زین العابدین نے کہا۔

(۳) عطف بیان وعطف بحرف کی تعریف کیجیے۔ اور مثالوں کی روشنی میں عطف کا ضابطہ بھی بتائیے۔
(۴) تاکید کی تعریف کیجیے اور اس کی دونوں قسموں کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے، ساتھ ہی تاکید معنوی کے الفاظ کی تشریح بھی کیجیے۔
(۵) بدل کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسمیں مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔
(۶) مندرجہ ذیل جملوں میں توابع کو پہچان کر الگ کیجیے۔ اور یہ بتائیے کہ وہ تابع کی کون سی قسم ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ● اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ ● قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ ● لَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ● اجْتَبَيْنَاهُمْ وَ هَدَيْنَاهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ● اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ● يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ● وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ● قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة ● لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ● صُنْ يَدَيْكَ كِلْتَيْهِمَا عَنِ الْاَذٰى ● أعط السائل قَلَمًا، كِتَابًا ● قال الإمام أبوحنيفة نعمان بن ثابت ﷺ: إن الوتر واجبة ● جاء رجل أبوه كريمٌ ● أكرم الرجل المهذب خلقُه ● جاء أبوعبد الله محمّدٌ ● ذهب خالد نفسه إلى الحديقة ● انصرفت المدرسةُ تلاميذُها ● تولّى الفاروق عمر الخلافة بعد الصديق أبيبكر، وبعده ذو النورين عثمان، و بعده أسد الله علي بن أبي طالب ﷺ ● رَأيتُ زَيْدًا رأسه ● أخذت الكتابَ، القلم ●

درس ⓰

اسم مبنی: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ اس طرح ملا ہوا نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کا عامل بھی ہو، یا مبنی اصل (فعل ماضی، امر حاضر معروف اور حروف) کے مشابہ ہو۔ جیسے واحد ● اثنان ● ثلاث- یا- زُهَيْر ● بكر ● خالد وغیرہ۔ اس کو **اسم غیر متمکن** بھی کہتے ہیں۔

مبنی اصل سے مشابہت: مبنی اصل سے مشابہت کی کئی صورتیں ہیں مثلاً (۱) اسم میں مبنی اصل کا معنیٰ ہو۔ جیسے أَيْنَ ● مَتىٰ ● كَيْفَ وغیرہ۔ کہ ان میں ہمزہ استفہام کا معنیٰ ہے۔ (۲) اسم اپنا معنیٰ بتانے میں حرف کی طرح دوسرے کا محتاج ہو۔ جیسے اسم اشارہ ● اسم موصول ● اسم ضمیر۔ (۳) اسم مبنی اصل کی جگہ بولا جائے۔ جیسے هَيْهَاتَ فعل ماضی بَعُدَ کی جگہ۔ یا نَزَالِ فعل امر اِنْزِلْ کی جگہ۔ (۴) اسم مبنی اصل کی جگہ بولے جانے والے کلمہ کے مشابہ ہو۔ جیسے فَجَارِ۔ (۵) اسم مشابہ مبنی اصل کی جگہ بولا جائے۔ جیسے یَا زَيْدُ میں زید کہ وہ کاف ضمیر کی جگہ بولا گیا ہے جو أدْعُوكَ میں ہے۔ اور کاف ضمیر اس کاف خطاب کے مشابہ ہے جو إيَّاكَ میں ہے۔ اور وہ حرف ہے۔ (۶) اسم کے حروف اصلیہ تین سے کم ہوں۔ جیسے مَنْ کہ حرف جار عَنْ کے مشابہ ہے۔ (۷) اسم حرف کے معنیٰ کو متضمن ہو۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ کہ اس میں واو حرف عطف کا معنیٰ بھی پایا جاتا ہے۔ وغیرہا۔

اسم مبنی کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ مختلف عمل کرنے والے عاملوں کے یکے بعد دیگرے آنے کی وجہ سے اس کے آخر میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔ جیسے جَاء هٰؤلآء ● رأيتُ هٰؤلآء ● مَرَرْتُ بهٰؤلآء۔

اقسام اسم غیر متمکن: اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول (۴) اسم فعل (۵) اسم صوت (۶) مرکبات (۷) اسم کنایہ (۸) اسم ظرف۔

۱ ضمیر: وہ اسم ہے جس کی وضع متکلم، یا مخاطب، یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لیے ہوئی ہے جس کا ذکر حقیقۃً یا حکماً پہلے ہو چکا ہو۔ اسے **مُضْمَر** بھی کہتے ہیں۔ اور ضمیر غائب جس کی طرف لوٹتی ہے اس کو **مَرْجِع** کہتے ہیں۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیر ہے جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ کل چودہ ہیں۔ جیسے ضَرَبْتُ• ضَرَبْنَا• ضَرَبْتَ• ضَرَبْتُمَا• ضَرَبْتُمْ• ضَرَبْتِ• ضَرَبْتُمَا• ضَرَبْتُنَّ• ضَرَبَ• ضَرَبَا• ضَرَبُوْا• ضَرَبَتْ• ضَرَبَتَا• ضَرَبْنَ•

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ بھی چودہ ہیں۔ جیسے أَنَا• نَحْنُ• أَنْتَ• أَنْتُمَا• أَنْتُمْ• أَنْتِ• أَنْتُمَا• أَنْتُنَّ• هُوَ• هُمَا• هُمْ• هِيَ• هُمَا• هُنَّ•

ضمیر منصوب متصل: وہ ضمیر ہے جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ کل چودہ ہیں۔ جیسے ضَرَبَنِي• ضَرَبَنَا• ضَرَبَكَ• ضَرَبَكُمَا• ضَرَبَكُمْ• ضَرَبَكِ• ضَرَبَكُمَا• ضَرَبَكُنَّ• ضَرَبَهُ• ضَرَبَهُمَا• ضَرَبَهُمْ• ضَرَبَهَا• ضَرَبَهُمَا• ضَرَبَهُنَّ•

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ بھی چودہ ہیں۔ جیسے إِيَّايَ• إِيَّانَا• إِيَّاكَ• إِيَّاكُمَا• إِيَّاكُمْ• إِيَّاكِ• إِيَّاكُمَا• إِيَّاكُنَّ• إِيَّاهُ• إِيَّاهُمَا• إِيَّاهُمْ• إِيَّاهَا• إِيَّاهُمَا• إِيَّاهُنَّ۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ضمیر ہے جو محل جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو۔ یہ بھی چودہ ہیں۔ جیسے لِي• لَنَا• لَكَ• لَكُمَا• لَكُمْ• لَكِ• لَكُمَا• لَكُنَّ• لَهُ• لَهُمَا• لَهُمْ• لَهَا• لَهُمَا• لَهُنَّ۔

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: (۱) بارز (۲) مستتر۔

ضمیر بارز: وہ ضمیر ہے جو ظاہر ہو اور بولنے میں آئے۔ جیسے ضَرَبْتُ میں "تُ"۔

ضمیر مستتر: وہ ضمیر ہے جو عامل میں پوشیدہ ہو اور بولنے میں نہ آئے۔ جیسے ضَرَبَ میں "هُوَ"۔

فعل ماضی کے دو صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے جب کہ اسم ظاہر فاعل، یا نائب فاعل نہ ہو۔ (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مونث غائب۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ ضمیر مستتر ہے۔ باقی بارہ صیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔

فعل مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے جب کہ اسم ظاہر فاعل، یا نائب فاعل نہ ہو۔ (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مونث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) متکلم مع الغیر۔ جیسے يَضْرِبُ میں هُوَ•

تَضْرِبُ میں هِيَ • (ان دونوں صیغوں میں اسم ظاہر فاعل، یا نائب فاعل ہوسکتا ہے)تَضْرِبُ میں أَنْتَ • أَضْرِبُ میں أنَا• نَضْرِبُ میں نَحْنُ ضمیر مستتر ہے۔ باقی نوصیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔

اور صفت یعنی اسم فاعل • اسم مفعول • اسم تفضیل • صفت مشبہ وغیرہ کے تمام صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

فائدہ: (۱) عربی میں کبھی ضمیر جملہ خبریہ سے پہلے آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے۔اگر یہ ضمیر مذکر کی ہوتو اسے **ضمیر شان** کہتے ہیں۔اور اگر مونث کی ہوتو اسے **ضمیر قصّہ** کہتے ہیں۔ جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ • إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ۔ (۲) کبھی مبتدااور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل لاتے ہیں جب کہ خبر معرفہ ہو، یا اسم تفضیل ہو اور مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے زَيْدٌ هُوَ الْقَائِمُ • كَانَ زُهَيْرٌ هُوَ أَفْضَلَ مِنْ سَعِيْدٍ ــــ اس کو "**صیغۂ فصل**" کہتے ہیں۔کیوں کہ اس سے خبر اور صفت کے درمیان امتیاز ہوجاتا ہے اور یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ جو اس کے بعد واقع ہے وہ خبر ہے، صفت نہیں ہے۔اس کا لفظ تو ضمیر کا ہوتا ہے مگر درحقیقت یہ ضمیر نہیں بلکہ ضمیر جیسا ایک حرف ہے جو فصل وامتیاز کے لیے لایا جاتا ہے۔

(۳) ضمیر منفصل کا استعمال اسی جگہ ہوسکتا ہے جہاں ضمیر متصل لانا متعذر ہو۔ جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ • مَا ضَرَبَكَ إِلَّا أنَا • مَا أَنْتَ إِلَّا قَائِمٌ • أَنَا مُتَعَلِّمٌ۔

تمرین - ١٦

(۱)اسم مبنی کی تعریف کیجیے،اس کا حکم بتائیے اور مبنی اصل سے مشابہت کی صورتیں مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۲)ضمیر کی تعریف کیجیے اور اس کی قسموں کی وضاحت کرتے ہوئے تمام ضمیریں بھی سنائیے۔

(۳)ضمیر بارز ومستتر کی تعریف کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ کہاں ضمیر بارز ہوتی ہے اور کہاں مستتر ہوتی ہے۔

(۴)ضمیر شان، ضمیر قصہ اور صیغۂ فصل کی وضاحت کیجیے۔اور یہ بھی بتائیے کہ ضمیر منفصل کا استعمال کہاں ہوتا ہے؟

(۵) درج ذیل جملوں میں مضمرات کو پہچانیے اور یہ بتائیے کہ وہ کون سی ضمیر ہے؟ اگر مرفوع متصل ہے تو یہ بھی بتائیے کہ بارز ہے یا مستتر؟ اور اگر ضمیر شان، یا قصہ، یا فصل ہے تو اس کی بھی نشان دہی کیجیے۔

لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ • رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا • فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا • اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ • فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ • اِنْ تَرَنِ أنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا • اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ •

درس ١٧

(۲) **اسم اشارہ**: وہ اسم ہے جس کے ذریعہ کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو **مُشَارٌ إليه** کہتے ہیں۔اسمائے اشارہ یہ ہیں:

ذَا • ذَانِ • ذَيْنِ۔تَا • تِيْ • ذِيْ • تِهٖ • ذِهٖ • تِهِيْ • ذِهِيْ • تَانِ • تَيْنِ۔ أُوْلَآءِ • أُولٰی۔

ذَا واحد مذکر کے لیے۔ذَانِ • ذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لیے۔

تَا • تِيْ • ذِيْ • تِهْ • ذِهْ • تِهِيْ • ذِهِيْ واحد مونث کے لیے۔تَانِ • تَيْنِ تثنیہ مونث کے لیے۔أُوْلَاءِ (الف ممدودہ کے ساتھ) اور أولیٰ (الف مقصورہ کے ساتھ) جمع مذکر ومونث کے لیے۔

عام طور پر اسم اشارہ کے شروع میں مخاطب کو متوجہ کرنے کے لیے حرفِ تنبیہ "هَا" لگا دیتے ہیں۔جیسے هٰذَا • هٰذَانِ • هٰؤُلَاءِ وغیرہ۔کبھی اسم اشارہ کے آخر میں حرف خطاب لگا دیتے ہیں۔جیسے ذَاكَ • ذَاكُمَا • ذَاكُمْ • ذَاكِ • ذَاكُمَا • ذَاكُنَّ۔اس سے مخاطب کا مذکر ومونث اور واحد،تثنیہ وجمع ہونا معلوم ہوتا ہے۔اور کبھی حرف خطاب سے پہلے لام بھی لگا دیتے ہیں جیسے ذَالِكَ • تِلْكَ۔

ذَا۔یا۔هٰذَا کا استعمال مُشَارٌ إليه قریب کے لیے ہوتا ہے۔ذٰلِكَ کا بعید کے لیے اور ذاك کا متوسط کے لیے۔اسم اشارہ،مشارٌ الیہ ترکیب میں موصوف،صفت بنتے ہیں۔

۳ اسم موصول: وہ اسم ہے جس کا معنیٰ کسی جملۂ خبریہ کے ملائے بغیر مکمل نہ ہو۔اس میں جملۂ خبریہ کو **صِلَه** کہتے ہیں۔اور صلہ میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹے۔جیسے جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ قَائِمٌ۔ یا۔ قَامَ أَبُوْهُ۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں: اَلَّذِيْ • اَلَّذَانِ • اَلَّذَيْنِ • اَلَّذِيْنَ • أُلیٰ • اَلَّتِيْ • اَللَّتَانِ • اَللَّتَيْنِ • اَللَّاتِيْ • اَللَّوَاتِيْ • اَللَّاءِ • اَللَّائِيْ • مَا • مَنْ • اَيٌّ • اَيَّةٌ • ذُوْ • الف لام

اَلَّذِيْ واحد مذکر کے لیے۔اَلَّذَانِ • اَلَّذَيْنِ تثنیہ مذکر کے لیے۔اَلَّذِيْنَ • أُلیٰ جمع مذکر کے لیے۔اَلَّتِيْ واحد مونث کے لیے۔اَللَّتَانِ • اَللَّتَيْنِ تثنیہ مونث کے لیے۔اَللَّاتِيْ • اَللَّوَاتِيْ • اَللَّاءِ • اَللَّائِيْ جمع مونث کے لیے۔ ذُوْ بمعنیٰ اَلَّذِيْ اور الف لام بمعنیٰ اَلَّذِيْ۔

فائدہ: مَا اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے اور مَنْ اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے،خواہ مذکر ہوں یا مونث۔

أَيٌّ مذکر ومونث دونوں کے لیے ہے اور أَيَّةٌ صرف مونث کے لیے ہے۔یہ واحد،تثنیہ،جمع سب کے لیے آتے ہیں۔ان کی چار حالتیں ہیں: (۱) مضاف الیہ مذکور ہو اور صدرِ صلہ محذوف ہو۔جیسے اِضرِبْ أَيُّهُمْ قَائِمٌ۔ (۲) مضاف الیہ محذوف ہو اور صدر صلہ مذکور ہو۔جیسے أَيٌّ هُوَ قَائِمٌ۔ (۳) مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں مذکور ہوں۔ جیسے أَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ۔ (۴) دونوں محذوف ہوں۔جیسے أَيٌّ قَائِمٌ ـــــ پہلی حالت میں مبنی برضم ہوتے ہیں اور باقی تین حالتوں میں معرب ہوتے ہیں۔

ذُو قبیلۂ بنی طے کی زبان میں اَلَّذِيْ کے معنیٰ میں آتا ہے۔جیسے بِيرِيْ ذُوْ حَفَرْتُ یعنی اَلَّذِيْ حَفَرْتُ۔

الف لام بمعنیٰ الَّذِيْ کا صلہ اسم فاعل، یا اسم مفعول ہوتا ہے کیوں کہ اسم فاعل ماضی معروف، یا مضارع معروف کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔اور اسم مفعول ماضی مجہول، یا مضارع مجہول کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔لہٰذا الضَّارِبُ کا معنیٰ الَّذِيْ ضَرَبَ -یا- الَّذِيْ يَضْرِبُ ہوگا،اور الْمَضْرُوْبُ کا معنیٰ الَّذِيْ ضُرِبَ -یا-الَّذِيْ يُضْرَبُ ہوگا۔

تمرین -۱۷

(۱) اسم اشارہ اور اسم موصول کی تعریف کیجئے اور مثال بھی دیجیے۔

(۲) اسماے اشارہ اور اسماے موصولہ کو بیان کیجیے اور یہ بھی بتایئے کہ کون سا اسم کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

(۳) أيٌّ اور أيَّةٌ کب معرب ہوتے ہیں اور کب مبنی؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) نیچے لکھے گئے جملوں میں اسماے اشارہ اور اسماے موصولہ کو الگ الگ کیجیے۔اور یہ بھی بتایئے کہ صلہ جملہ فعلیہ ہے، یا جملہ اسمیہ؟ اور اس میں کون سی ضمیر ہے جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہے؟

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ • اِنَّ هٰذا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أَقْوَمُ • أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ • فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ • فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ • مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ • مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ • قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ • وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ • اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ • قُلْ أَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً • وَ اُمَّهٰتُكُمُ الَّتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ •

درس ۱۸

④ اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے ــــ اس کی دو قسمیں ہیں:

(**۱**) وہ اسم جو فعل ماضی کے معنیٰ میں استعمال ہو۔ جیسے هَيْهَاتَ (وہ دور ہوا) • شَتَّانَ (وہ جدا ہوا) سَرْعَانَ (اس نے جلدی کی)۔

(**۲**) وہ اسم جو امر حاضر کے معنیٰ میں استعمال ہو۔ جیسے نَزَالِ (اتر) • رُوَيْدَ (چھوڑ) • بَلْهَ (چھوڑ) • حَيَّهَلْ (آ) • هَلُمَّ (لا) • عَلَيْكَ (لازم کرلے) • إِلَيْكَ (ہٹ) • دُوْنَكَ (پکڑ) • عَلَيَّ بِهٖ (اس کو لا) هَاتِ (لا) • هَيْتَ لَكَ (آ) • تَرَاكِ (چھوڑ) • صَهْ (ابھی چپ رہ) • صَهٍ (کبھی چپ رہ) • مَهْ (ابھی رک) • مَهٍ (کبھی رک) •

⑤ اسم صوت : وہ اسم ہے جو کسی امر عارض کے وقت انسان کے منہ سے طبعی طور پر صادر ہو، یا وہ اسم جس سے کسی جانور کو آواز دی جائے، یا کسی آواز کی نقل کی جائے۔ جیسے اُحْ اُحْ شدید کھانسی کے وقت • اُفْ ناپسندیدگی کے وقت • بَخَّ، بَخٍّ، بَخٍّ بَخٍّ خوشی کے وقت • نَخْ، نَخَّ، نَخٍّ، نَخٍّ اونٹ کو بٹھانے کے لیے • غَاقِ کوّے کی آواز کی نقل کے لیے۔

⑥ مرکبات: اس سے مراد مرکب بنائی اور مرکب منع صرف ہے ــــ ان کی تفصیل **درس نمبر ۳** میں گزر چکی ہے۔

⑦ **اسم کنایه**: وہ اسم ہے جس سے کوئی مبہم عدد، یا مبہم بات معلوم ہو۔ جیسے کَمْ • کَذَا • کَیْتَ • ذَیْتَ •
کَمْ عدد مبہم کے لیے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔

کَمْ استفهاميه: وہ ہے جس سے کسی عدد کے بارے میں پوچھا جائے۔ یہ مضاف نہیں ہوتا اور اس کے بعد والا اسم تمیز ہونے کی وجہ سے مفرد منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ[۱]؟

کَمْ خبريه: وہ ہے جس کے ذریعہ کسی عدد کی خبر دی جائے (اس سے کثرت بتانا مقصود ہوتا ہے) یہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے چاہے مفرد ہو۔ جیسے کَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ[۲]• یا جمع ہو۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ۔

کبھی دونوں کی تمیز پر مِنْ جارہ آتا ہے تو تمیز مجرور ہوتی ہے اور اس صورت میں قرینہ سے کم استفہامیہ اور کَمْ خبریہ میں امتیاز ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ مِنْ رَجُلٍ لَقِيْتَهُ[۳]• کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ[۴]۔

کبھی قرینہ ہونے کے وقت ان کی تمیز کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کَمْ مَالُكَ؟ یعنی کَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ؟• کَمْ ضَرَبْتُ یعنی کَمْ ضَرْبَةٍ ضَرَبْتُ۔

کذا: یہ اسم مبہم عدد کے لیے وضع کیا گیا ہے اور خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد والا اسم تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے عِنْدِيْ کَذَا رُوْبِيَّةً[۵]۔ اور کبھی غیر عدد سے کنایہ ہوتا ہے۔ جیسے حدیث شریف میں ہے: يُقَال للعبد يومَ القيامةِ أ تذكرُ يومَ كذا و كذا؟ فعلتَ كذا و كذا[۶]؟۔

کَیْتَ، ذَیْتَ: یہ دونوں مبہم بات کے لیے ہیں۔ البتہ ذَیْتَ کبھی مبہم فعل کے لیے بھی آتا ہے۔ یہ ہمیشہ مبنی بر فتح ہوتے ہیں اور تکرار چاہتے ہیں۔ جیسے قُلْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ • قُلْتُ ذَیْتَ وَذَیْتَ[۷]• فَعَلْتُ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ[۸]۔

تمرین - ۱۸

(۱) اسم فعل کی تعریف کیجیے اور اس کی دونوں قسموں کے تمام کلمات کو ان کے معانی کے ساتھ سنائیے۔
(۲) اسم صوت کی تعریف کیجیے اور مثال بھی دیجیے۔
(۳) مرکب بنائی اور مرکب منع صرف کی تعریف کیجیے اور ان کے مبنی ہونے کی وضاحت بھی کیجیے۔
(۴) اسمائے کنایہ کی تشریح کیجیے اور مثالوں کے ساتھ ان کی تمیز کے احکام بھی بتائیے۔
(۵) مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے افعال، اسمائے کنایہ اور مرکبات مبنیہ کو پہچانیے اور عبارت پڑھ کر ترجمہ بھی کیجیے۔

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُم مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ • بله الإسراف في الطعام • هيهات للنجم الرفيع قرار • إذا قلت لصاحبك والإمام يخطب يوم الجمعة صه فقد لغوت • رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا • قال سِيْبَوَيْهِ: العلَم المختوم

---

(۱) تیرے پاس کتنے مرد ہیں؟ (۲) کتنا ہی مال میں نے خرچ کر دیا۔ (۳) تو نے کتنے مَردوں سے ملاقات کی؟ (۴) کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں۔ (۵) میرے پاس اتنے روپے ہیں۔ (۶) روزِ قیامت بندے سے پوچھا جائے گا: کیا تجھے فلاں اور فلاں دن یاد ہے؟ تو نے ایسا اور ایسا کیا؟ (۷) دونوں کا معنی ایک ہے۔ یعنی میں نے ایسا، ایسا کہا۔ (۸) میں نے ایسا، ایسا کیا۔

بوَيهِ مبني على الكسر كعَمروَيْهِ ونِفطَويهِ وَ رَاهَوَيْهِ ونحو ذلك ●اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَاعَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ● كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰـهَا ●كم روبية عندك ●قال كيت كيت ●فَلَا تَقُل لَّهُمَا اُفٍّ ●غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ●يقال للعبد يوم القيمة أتذكر يوم كذا وكذا●

درس ۱۹

۸ اسم ظرف : وہ اسم ہے جس سے فعل کے واقع ہونے کی جگہ، یا وقت معلوم ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں:(**۱**) وہ اسم ظرف جس سے کسی خاص فعل کی جگہ، یا وقت معلوم ہو۔جیسے مَضرِبٌ مارنے کی جگہ، یا وقت۔یہ قسم معرب ہے۔ (**۲**) وہ اسم ظرف جس سے کسی خاص فعل کی جگہ، یا وقت نہ معلوم ہو بلکہ مطلق فعل کی جگہ، یا وقت معلوم ہو۔یہاں اسی قسم کا بیان مقصود ہے ــــــ ظروف مبنیہ یہ ہیں:

قَبْلُ● بَعْدُ● تَحْتُ● فَوْقُ● قُدَّامُ● خَلْفُ● حيث● إذا● إذْ● أَيْنَ● أَنّٰى● مَتىٰ● كَيْفَ● أَيَّانَ● مُذْ● مُنْذُ● لَدىٰ● لَدُنْ● قَطُّ● عَوْضُ● أَمْسِ

☆ قَبْلُ● بَعْدُ● تَحْتُ● فَوْقُ● قُدَّامُ● خَلْفُ۔یہ سب مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ محذوف ہو اور دل میں معتبر ہو۔جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ[۱] ــــــ اور اگر ان کا مضاف الیہ لفظ میں موجود ہو، یا محذوف ہو اور نیت میں بھی معتبر نہ ہو تو معرب ہوں گے۔جیسے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ[۲]● رُبَّ بَعْدٍ خَيْرٌ مِنْ قَبْلٍ[۳] ــــــ ان ظروف کو نحویوں کی اصطلاح میں **غایات** کہتے ہیں۔

☆ **حیث** : یہ ظرف مکان مبنی بر ضم ہے اس کی اضافت لازم ہے۔اس کا مضاف الیہ اکثر جملہ ہوتا ہے۔جیسے اُصَلِّي حَيْثُ صَلَّيْتَ[۴]۔ اور کبھی مفرد ہوتا ہے۔جیسے أَمَا تَرىٰ حَيْثُ سُهَيْلٍ طَالِعًا[۵]؟ یعنی مَكَانَ سُهَيْلٍ۔

☆ **إذا**: یہ مبنی بر سکون ہے۔مستقبل کے لیے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو کبھی اس میں شرط کا معنیٰ بھی ہوتا ہے۔جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ[۶] ــــــ اس کے بعد جملۂ اسمیہ بھی آ سکتا ہے۔جیسے اٰتِيْكَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ[۷]، لیکن جملہ فعلیہ ہونا بہتر ہے۔جیسے اٰتِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ[۷]۔

اور کبھی إذَا مفاجات کا معنیٰ دیتا ہے، اس وقت اس کے بعد مبتدا ہونا بہتر ہے۔جیسے خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ[۸]۔

(۱) حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے۔(۲) ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔(۳) بہت سا بعد، قبل سے بہتر ہوتا ہے۔(۴) میں نماز پڑھوں گا جہاں تو نے نماز پڑھی۔(۵) کیا تو سہیل ستارہ کے طلوع ہونے کی جگہ نہیں دیکھ رہا ہے؟ (۶) جب اللہ کی مدد آئے۔(۷) میں تیرے پاس آؤں گا جب سورج طلوع ہوگا۔(۸) میں نکلا تو اچانک (دیکھا کہ) درندہ کھڑا ہے۔

☆ **إِذْ**: یہ مبنی بر سکون ہے۔ ماضی کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد جملۂ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں آتے ہیں۔ جیسے جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ● قَدِمَ سَعِيْدٌ إِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ۔

☆ **أَيْنَ، أَنّٰى**: یہ دونوں ظرف مکان ہیں، چاہے استفہامیہ ہوں۔ جیسے أَيْنَ الْمَفَرُّ[۱]؟● أَنّٰى لَكِ هٰذَا[۲]۔ یا شرطیہ ہوں۔ جیسے أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ[۳]● أَنّٰى تَقُمْ أَقُمْ ــــ لیکن أَنّٰى کبھی كَيْفَ کا معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے أَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ[۴]؟ اور کبھی مَتٰى کا۔ جیسے أَنّٰى الْقِتَالُ یعنی مَتَى الْقِتَالُ؟

☆ **مَتٰى**: ظرف زمان مبنی بر سکون ہے۔ کبھی استفہام کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَتَى السَّاعَةُ[۵]؟ اور کبھی شرط کے لیے۔ جیسے مَتٰى تَصُمْ أَصُمْ۔

☆ **كَيْفَ**: یہ مبنی بر فتح، مجازاً اسم ظرف ہے اور حالت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے كَيْفَ اَنْتَ یعنی فِيْ أَيِّ حَالٍ أَنْتَ؟

☆ **أَيَّانَ**: یہ مبنی بر فتح ہے، زمانہ مستقبل میں کسی عظیم چیز کے دریافت کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ[۶]؟

☆ **مُذْ، مُنْذُ**: ان میں پہلا مبنی بر سکون اور دوسرا مبنی بر ضم ہے۔ ان دونوں سے فعل مقدم کی مدت کی ابتدا معلوم ہوتی ہے اگر ان کا مدخول زمانۂ گزشتہ ہو۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ یا۔ مُنْذُ يَوْمُ الجمعةِ ــــ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتدا جمعہ کا دن ہے۔ اور اگر ان کا مدخول زمانۂ حاضر ہو تو پوری مدت معلوم ہوتی ہے۔ جیسے مَا رأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَانِ۔ یا۔ مُنْذُ يَوْمَانِ۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہے۔

☆ **لَدٰى، لَدُنْ**: یہ دونوں عِنْدَ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدٰى زَيْدٍ۔ ان کا مدخول مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے ــــ ان میں اور عِنْدَ میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں شے کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے، برخلاف لَدٰى اور لَدُنْ کے۔ لہذا اگر مال زید کے پاس نہ ہو، بلکہ اس کے گھر ہو تو عِنْدَ زَيْدٍ کہنا صحیح ہوگا لیکن لَدٰى زَيْدٍ کہنا صحیح نہیں ہوگا۔

ان دونوں کو اس طرح بھی پڑھا جاتا ہے لَدُنِ ● لُدُنَ ● لُدُنِ ● لَدَنُ ● لَدُ ● لُدُ ● اور لِدُ۔

☆ **قَطُّ**: یہ مبنی بر ضم ہے اور فعل ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ۔

☆ **عَوْضُ**: یہ مبنی بر ضم ہے اور فعل مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ۔

---

(۱) کہاں فرار کی جگہ ہے؟ (۲) یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ (۳) جہاں تو بیٹھے گا، میں بیٹھوں گا۔ (۴) میرے بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ نہ لگایا۔ (۵) قیامت کب آئے گی؟ (۶) انصاف کا دن کب ہوگا؟

☆ **أَمْسِ**: یہ مبنی بر کسر،ظرف زمان ہے۔معنیٰ ہے کل (گزرا ہوا)۔

فائدہ: ظروف غیر مبنیہ جب جملہ، یالفظ إذْ کی طرف مضاف ہوں تو مبنی بر فتح ہو سکتے ہیں۔جیسے هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ[1]● یَوْمَئِذٍ● حِیْنَئِذٍ۔ اسی طرح لفظ مثل اور غیر مبنی بر فتح ہو سکتے ہیں جب کہ لفظ مَا -یا- أنْ -یا- أَنَّ سے پہلے آئیں۔جیسے ضَرَبْتُهُ مثلَ مَا ضَرَبَ زَیْدٌ[2]● قِیَامِي مِثْلَ أَنْ تَقُوْمَ● قِیَامِي مِثْلَ أَنَّكَ تَقُوْمُ● أَعْطَیْتُهٗ غَیْرَ مَا أَعْطَاهُ زُهَیْرٌ وغیرہ ــــ اوران سب کومعرب پڑھنا بھی جائز ہے۔جیسے وَ مِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ وغیرہ۔

تمرین - ۱۹

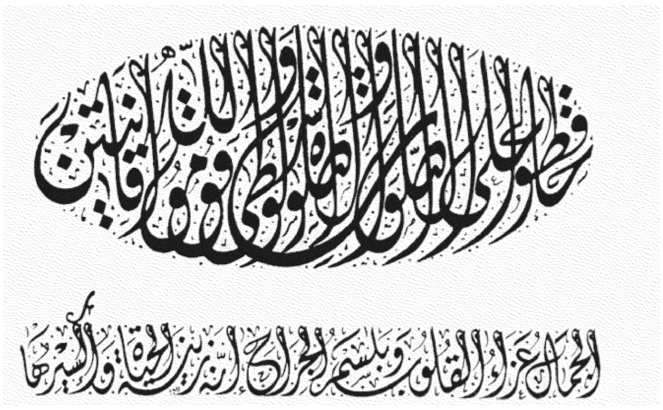
(۱) اسم ظرف کی تعریف کیجیے اوراس کی دونوں قسمیں مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے، پھر یہ بتائیے کہ کون سی قسم مبنی ہے؟

(۲) ظروف مبنیہ کوان کے معانی واحکام کے ساتھ بیان کیجیےاور مثالوں سے واضح کیجیے۔

(۳) قَبْلُ ، بَعْدُ اوراس جیسے اسما کب معرب ہوتے ہیں اور کب مبنی؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) نیچے لکھے گئے جملوں میں ظروف مبنیہ کو پہچانیے اوراس کے لحاظ سے ترجمہ کیجیے۔

لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا● فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ● قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ● وَ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ● ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ● كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ● وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ● یَسْئَلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ● اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ● قَالُوْۤا اَنّٰی یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ● وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثَّرَكُمْ● وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ● مَا رَأَیْتُهٗ مُنْذُ یَوْمُ الْخَمِیْسِ● وَ مَا زِلْتُ أَبْغِي الْمَالَ مُذْ أَنَا یَافِعٌ● لَاأَقْتُلُهٗ عَوْضُ● مَا رَأَیْتُه قَطُّ● أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَیْثُ أَخْرَجُوْكُمْ●



---

(۱) یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کا سچ کام آئے گا۔ (۲) میں نے اسے زید کے مارنے کی طرح مارا۔

درس ●

معرفہ: وہ اسم ہے جس سے معین چیز سمجھی جائے۔ جیسے عمر • مکہ • أنتَ وغیرہ۔
اس کی سات قسمیں ہیں: (۱) ضمیر (۲) علم (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول (۵) معرفہ بالف ولام (٦) مضاف بمعرفہ (۷) معرفہ بندا۔

عَلَم: وہ معرفہ ہے جس سے معین چیز سمجھی جائے اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کے مراد لینے کی گنجائش نہ ہو۔ جیسے: حسین • عثمان • فاطمہ • زینب • مکۃ • مدینۃ۔

معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس کے شروع میں الف لام لاکر معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے الرجل • الفرس۔

مضاف بمعرفہ: اس سے مراد ہر وہ اسم ہے جو ضمیر، یا علَم، یا اسم اشارہ، یا اسم موصول، یا مُعَرَّف باللّام کی طرف مضاف ہو اور اضافت معنوی ہو۔ جیسے غُلَامُهٗ • غُلَامُ زُهَيْرٍ • غُلَامُ هٰذَا • غُلَامُ الَّذِيْ عِنْدِيْ • غُلَامُ الرَّجُلِ۔

معرفہ بندا: وہ اسم ہے جس کے شروع میں حروف ندا میں سے کوئی حرف ہو اور اس ندا سے تعیین مقصود ہو۔ جیسے یا رجل ـــــ اور اگر ندا سے تعیین مقصود نہ ہو مثلا اندھا پکارے یا رجُلًا خُذْ بِيَدِيْ[1] تو معرفہ نہ ہوگا۔

فائدہ: ضمیر، اسم اشارہ اور اسم موصول کا بیان مبنیات میں گزر چکا ہے۔ نحوی اسماے اشارہ اور اسماے موصولہ کو **مبہمات** کہتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک سب سے کامل معرفہ ضمیر متکلم ہے، پھر ضمیر مخاطب، پھر ضمیر غائب، پھر علَم، پھر مبہمات، پھر معرّف باللام، پھر معرفہ بندا، اور مضاف بمعرفہ مضاف الیہ کی قوت میں ہے یعنی جیسا مضاف الیہ ہوگا، اسی لحاظ سے مضاف میں معرفہ کی قوت ہوگی۔

نکرہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی معین چیز نہ سمجھی جائے۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد)• فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)۔

اسم عدد: وہ اسم ہے جس سے کسی شے کے اجزا، یا افراد کی تعداد معلوم ہو۔ جیسے وَاحِد • اِثْنَان وغیرہ۔ جس شے کی تعداد معلوم ہوتی ہے اس کو **معدود** کہتے ہیں ـــ اور نحوی اصطلاح میں عدد کو "مُمَيِّز" اور معدود کو "تمیز" بھی کہتے ہیں۔

اصول عدد: وَاحِد • اِثْنَان • ثَلٰثَةٌ • أَرْبَعَةٌ • خَمْسَةٌ • سِتَّةٌ • سَبْعَةٌ • ثَمَانِيَةٌ • تِسْعَةٌ • عَشَرَةٌ • مِأَةٌ • أَلْفٌ ـــ یہ بارہ عدد "اصول" کہلاتے ہیں اور باقی اعداد انھیں سے بنتے ہیں۔

اعداد کی تذکیر وتانیث: (۱) واحد اور اثنان کا استعمال قیاس کے موافق ہوتا ہے۔ یعنی مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث۔ جیسے ایک مذکر کے لیے واحِدٌ اور دو کے لیے اثْنَان۔ اسی طرح ایک مؤنث

(۱) اے کوئی مرد! میرا ہاتھ پکڑ لے۔

کے لیے وَاحِدَةٌ اور دو کے لیے اِثْنَتَانِ۔ یا۔ ثِنْتَانِ ــــ یہ دونوں مرکب بنائی ہوں، یا معطوف علیہ و معطوف ہوں بہر صورت ان کا استعمال قیاس کے موافق ہی ہوتا ہے۔ البتہ واحدٌ اور واحدةٌ جب کسی دوسرے کلمہ کے ساتھ مرکب ہوں تو واحد کو اَحَد اور وَاحِدَةٌ کو إِحدیٰ سے بدل کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے أَحَدَ عَشَرَ • إِحدیٰ عَشَرَةَ وغیرہ۔

(۲) ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک کا استعمال قیاس کے خلاف ہوتا ہے۔ یعنی مذکر کے لیے مؤنث اور مؤنث کے لیے مذکر کا استعمال ہوتا ہے، خواہ یہ اعداد مفرد ہوں، یا مرکب ہوں، یا معطوف علیہ و معطوف ہوں۔

(۳) عَشَرَةٌ مفرد ہو تو معدود کے خلاف ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق ہوتا ہے۔

(۴) عَشَرَةٌ کے علاوہ باقی دہائیاں مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں ہوتی ہیں۔

(۵) اسی طرح مِائَةٌ اور أَلفٌ بھی مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں ہوتے ہیں۔

اعداد کی تمیز: (ا) واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی ہے۔ کیوں کہ لفظ معدود ذکر کر دینے کے بعد عدد کے ذکر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)• رَجُلَانِ (دو مرد)• اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)• اِمْرَأَتَانِ (دو عورتیں)۔

(۲) ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور ہوتی ہے۔ لیکن اگر ان کی تمیز لفظ مِائَةٌ ہو تو مفرد مجرور ہوگی۔

(۳) أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے۔

(۴) مِائَةٌ اور أَلفٌ کی تمیز واحد اور مجرور ہوتی ہے۔

مثالیں

مذکر	ترجمہ	مونث	ترجمہ
بَيْتٌ	ایک گھر	غُرْفَةٌ	ایک کمرہ
بَيْتَانِ	دو گھر	غُرْفَتَانِ	دو کمرے
ثَلٰثَةُ بُيُوْتٍ	تین گھر	ثَلٰثُ غُرُفَاتٍ	تین کمرے
أَرْبَعَةُ بُيُوْتٍ	چار گھر	أَرْبَعُ غُرُفَاتٍ	چار کمرے
خَمْسَةُ بُيُوْتٍ	پانچ گھر	خَمْسُ غُرُفَاتٍ	پانچ کمرے
سِتَّةُ بُيُوْتٍ	چھ گھر	سِتُّ غُرُفَاتٍ	چھ کمرے
سَبْعَةُ بُيُوْتٍ	سات گھر	سَبْعُ غُرُفَاتٍ	سات کمرے
ثَمَانِيَةُ بُيُوْتٍ	آٹھ گھر	ثَمَانِي غُرُفَاتٍ	آٹھ کمرے
تِسْعَةُ بُيُوْتٍ	نو گھر	تِسْعُ غُرُفَاتٍ	نو کمرے
عَشَرَةُ بُيُوْتٍ	دس گھر	عَشْرُ غُرُفَاتٍ	دس کمرے

مذکر	ترجمہ	مونث	ترجمہ
أَحَدَ عَشَرَ قَلَمًا	گیارہ قلم	إِحْدىٰ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	گیارہ کاپیاں
اِثْنَا عَشَرَ قَلَمًا	بارہ قلم	اِثْنَتَا عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	بارہ کاپیاں
ثَلٰثَةَ عَشَرَ قَلَمًا	تیرہ قلم	ثَلٰثَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	تیرہ کاپیاں
أَرْبَعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	چودہ قلم	أَرْبَعَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	چودہ کاپیاں
خَمْسَةَ عَشَرَ قَلَمًا	پندرہ قلم	خَمْسَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	پندرہ کاپیاں
سِتَّةَ عَشَرَ قَلَمًا	سولہ قلم	سِتَّ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	سولہ کاپیاں
سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سترہ قلم	سَبْعَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	سترہ کاپیاں
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قَلَمًا	اٹھارہ قلم	ثَمَانِي عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	اٹھارہ کاپیاں
تِسْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	انیس قلم	تِسْعَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً	انیس کاپیاں
عِشْرُوْنَ قَلَمًا	بیس قلم	عِشْرُوْنَ كُرَّاسَةً	بیس کاپیاں
أَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	اکیس پودے	إِحْدىٰ وَعِشْرُوْنَ شَجَرَةً	اکیس درخت
اِثْنَانِ وَ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	بائیس پودے	اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	بائیس درخت
ثَلٰثَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	تیئیس پودے	ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	تیئیس درخت
أَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	چوبیس پودے	أَرْبَعٌ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	چوبیس درخت
خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ غِرْسًا	پچیس پودے	خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ شَجَرَةً	پچیس درخت
سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	چھبیس پودے	سِتٌّ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	چھبیس درخت
سَبْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	ستائیس پودے	سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	ستائیس درخت
ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ غِرْسًا	اٹھائیس پودے	ثَمَانٍ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	اٹھائیس درخت
تِسْعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ غِرْسًا	انتیس پودے	تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ شَجَرَةً	انتیس درخت
ثَلٰثُوْنَ غِرْسًا	تیس پودے	ثَلٰثُوْنَ شَجَرَةً	تیس درخت
أَحَدٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	اکتیس بیل	إِحْدىٰ وَ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	اکتیس گائیں
اِثْنَانِ وَ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	بتیس بیل	اِثْنَتَانِ وَ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	بتیس گائیں
ثَلٰثَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	تینتیس بیل	ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	تینتیس گائیں
أَرْبَعَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	چونتیس بیل	أَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	چونتیس گائیں
خَمْسَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	پینتیس بیل	خَمْسٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	پینتیس گائیں

مذکر	ترجمہ	مونث	ترجمہ
سِتَّةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	چھتیس بیل	سِتٌّ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	چھتیس گائیں
سَبْعَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	سینتیس بیل	سَبْعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	سینتیس گائیں
ثَمَانِيَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	اڑتیس بیل	ثَمَانٍ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	اڑتیس گائیں
تِسْعَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَوْرًا	انتالیس بیل	تِسْعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ بَقَرَةً	انتالیس گائیں
أَرْبَعُوْنَ ثَوْرًا	چالیس بیل	أَرْبَعُوْنَ بَقَرَةً	چالیس گائیں
أَحَدٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	اکتالیس اونٹ	إِحْدٰى وَأَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	اکتالیس اونٹنیاں
اِثْنَانِ وَ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	بیالیس اونٹ	اِثْنَتَانِ وَ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	بیالیس اونٹنیاں
ثَلٰثَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	تینتالیس اونٹ	ثَلٰثٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	تینتالیس اونٹنیاں
أَرْبَعَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	چوالیس اونٹ	أَرْبَعٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	چوالیس اونٹنیاں
خَمْسَةٌ وَّأَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	پینتالیس اونٹ	خَمْسٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	پینتالیس اونٹنیاں
سِتَّةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	چھیالیس اونٹ	سِتٌّ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	چھیالیس اونٹنیاں
سَبْعَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	سینتالیس اونٹ	سَبْعٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	سینتالیس اونٹنیاں
ثَمَانِيَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	اڑتالیس اونٹ	ثَمَانٍ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	اڑتالیس اونٹنیاں
تِسْعَةٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ جَمَلًا	انچاس اونٹ	تِسْعٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ نَاقَةً	انچاس اونٹنیاں
خَمْسُوْنَ جَمَلًا	پچاس اونٹ	خَمْسُوْنَ نَاقَةً	پچاس اونٹنیاں
أَحَدٌ وَّ خَمْسُوْنَ رَجُلًا	اِکاون مرد	إِحْدٰى وَخَمْسُوْنَ امْرَأَةً	اکاون عورتیں
اِثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ رَجُلًا	باون مرد	اِثْنَتَانِ وَ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	باون عورتیں
ثَلٰثَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	ترپن مرد	ثَلٰثٌ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	ترپن عورتیں
أَرْبَعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	چوّن مرد	أَرْبَعٌ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	چوّن عورتیں
خَمْسَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	پچپن مرد	خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ امْرَأَةً	پچپن عورتیں
سِتَّةٌ وَّ خَمْسُوْنَ رَجُلًا	چھپن مرد	سِتٌّ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	چھپن عورتیں
سَبْعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	ستّاون مرد	سَبْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	ستّاون عورتیں
ثَمَانِيَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	اٹھاون مرد	ثَمَانٍ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	اٹھاون عورتیں
تِسْعَةٌ وَّخَمْسُوْنَ رَجُلًا	انسٹھ مرد	تِسْعٌ وَّ خَمْسُوْنَ امْرَأَةً	انسٹھ عورتیں
سِتُّوْنَ رَجُلًا	ساٹھ مرد	سِتُّوْنَ امْرَأَةً	ساٹھ عورتیں

مذکر	ترجمہ	مونث	ترجمہ
أَحَدٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	اکسٹھ شیر	إِحْدىٰ وَ سِتُّوْنَ شَاةً	اکسٹھ بکریاں
اِثْنَانِ وَ سِتُّوْنَ أَسَدًا	باسٹھ شیر	اِثْنَتَانِ وَ سِتُّوْنَ شَاةً	باسٹھ بکریاں
ثَلٰثَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	ترسٹھ شیر	ثَلٰثٌ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	ترسٹھ بکریاں
أَرْبَعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	چوسٹھ شیر	أَرْبَعٌ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	چوسٹھ بکریاں
خَمْسَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	پینسٹھ شیر	خَمْسٌ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	پینسٹھ بکریاں
سِتَّةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	چھیاسٹھ شیر	سِتٌّ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	چھیاسٹھ بکریاں
سَبْعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	سڑسٹھ شیر	سَبْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	سڑسٹھ بکریاں
ثَمَانِيَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	اڑسٹھ شیر	ثَمَانٍ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	اڑسٹھ بکریاں
تِسْعَةٌ وَّ سِتُّوْنَ أَسَدًا	انہتر شیر	تِسْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شَاةً	انہتر بکریاں
سَبْعُوْنَ أَسَدًا	ستّر شیر	سَبْعُوْنَ شَاةً	ستّر بکریاں
أَحَدٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	اکہتر چٹائیاں	إِحْدىٰ وَسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	اکہتر جانمازیں
اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	بہتر چٹائیاں	اِثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	بہتر جانمازیں
ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	تہتر چٹائیاں	ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	تہتر جانمازیں
أَرْبَعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	چوہتر چٹائیاں	أَرْبَعٌ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	چوہتر جانمازیں
خَمْسَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	پچہتر چٹائیاں	خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	پچہتر جانمازیں
سِتَّةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	چھہتر چٹائیاں	سِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	چھہتر جانمازیں
سَبْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	ستہتر چٹائیاں	سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	ستہتر جانمازیں
ثَمَانِيَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	اٹھہتر چٹائیاں	ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	اٹھہتر جانمازیں
تِسْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَصِيْرًا	اناسی چٹائیاں	تِسْعٌ وَّسَبْعُوْنَ سَجَّادَةً	اناسی جانمازیں
ثَمَانُوْنَ حَصِيْرًا	اسّی چٹائیاں	ثَمَانُوْنَ سَجَّادَةً	اسّی جانمازیں
أَحَدٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	اکیاسی مسجدیں	إِحْدىٰ وَثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	اکیاسی مدرسے
اِثْنَانِ وَثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	بیاسی مسجدیں	اِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	بیاسی مدرسے
ثَلٰثَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	تراسی مسجدیں	ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	تراسی مدرسے
أَرْبَعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	چوراسی مسجدیں	أَرْبَعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	چوراسی مدرسے
خَمْسَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	پچاسی مسجدیں	خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	پچاسی مدرسے

مذکر	ترجمہ	مونث	ترجمہ
سِتَّةٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	چھیاسی مسجدیں	سِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	چھیاسی مدرسے
سَبْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	ستاسی مسجدیں	سَبْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	ستاسی مدرسے
ثَمَانِيَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	اٹھاسی مسجدیں	ثَمَانٍ وَّ ثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	اٹھاسی مدرسے
تِسْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ مَسْجِدًا	نواسی مسجدیں	تِسْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ مَدْرَسَةً	نواسی مدرسے
تِسْعُوْنَ مَسْجِدًا	نوّے مسجدیں	تِسْعُوْنَ مَدْرَسَةً	نوّے مدرسے
أَحَدٌ وَّ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	اکیانوے کرسیاں	إِحْدٰى وَ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	اکیانوے میزیں
اِثْنَانِ وَ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	بانوے کرسیاں	اِثْنَتَانِ وَ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	بانوے میزیں
ثَلٰثَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	ترانوے کرسیاں	ثَلٰثٌ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	ترانوے میزیں
أَرْبَعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	چورانوے کرسیاں	أَرْبَعٌ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	چورانوے میزیں
خَمْسَةٌ وَّتِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	پچانوے کرسیاں	خَمْسٌ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	پچانوے میزیں
سِتَّةٌ وَّ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	چھیانوے کرسیاں	سِتٌّ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	چھیانوے میزیں
سَبْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	ستانوے کرسیاں	سَبْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	ستانوے میزیں
ثَمَانِيَةٌ وَّتِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	اٹھانوے کرسیاں	ثَمَانٍ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	اٹھانوے میزیں
تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ كُرْسِيًّا	ننانوے کرسیاں	تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ طَاوِلَةً	ننانوے میزیں
مِائَةُ كُرْسِيٍّ	سوکرسیاں	مِائَةُ طَاوِلَةٍ	سومیزیں
مِائَتَا كُرْسِيٍّ	دوسوکرسیاں	مِائَتَا طَاوِلَةٍ	دوسومیزیں
أَلْفُ كُرْسِيٍّ	ایک ہزار کرسیاں	أَلْفُ طَاوِلَةٍ	ایک ہزار میزیں
أَلْفَا كُرْسِيٍّ	دوہزار کرسیاں	أَلْفَا طَاوِلَةٍ	دوہزار میزیں
ثَلٰثَةُ اٰلَافِ كُرْسِيٍّ	تین ہزار کرسیاں	ثَلٰثَةُ اٰلَافِ طَاوِلَةٍ	تین ہزار میزیں

فائدہ: اگر عدد مِائَة اور أَلْف سے زیادہ ہو تو بھی اس کا استعمال مذکورہ قواعد کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں پہلے أَلْف پھر مِائَة پھر آحاد پھر عَشرات لاتے ہیں۔ جیسے عِنْدِيْ أَلْفٌ وَّ مِائَةٌ وَّ أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ كِتَابًا • میرے پاس ایک ہزار، ایک سو، اکیس کتابیں ہیں۔ عِنْدِيْ أَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَّ تِسْعُ مِائَةٍ وَّ خَمْسٌ وَّ أَرْبَعُوْنَ كُرَّاسَةً • میرے پاس چار ہزار، نوسو، پینتالیس کاپیاں ہیں۔

تمرین - ۲۰

(۱) معرفہ اور نکرہ کی تعریف کیجیے، پھر معرفہ کی تمام قسمیں مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۲)اسم عدد کی تعریف کیجیےاوراصول عدد بیان کیجیے۔
(۳)اعداد کی تذکیروتانیث کے احکام مثالوں کی روشنی میں بیان کیجیے۔
(۴)اعداد کی تمیز کے احکام بیان کیجیےاورمثالیں بھی پیش کیجیے۔
(۵)ایک سے سوتک عربی اعداد سنائیے۔
(۶)اگرعدد ہزار سے زیادہ ہوتواس کوکس طرح لکھا جائے گا؟
(۷)درج ذیل جملوں میں معرفہ،نکرہ،عدداورمعدودکوالگ الگ کر کے بتائیے۔اگرمعرفہ ہوتو یہ بھی واضح کیجیے کہ وہ معرفہ کی کون سی قسم ہے؟ پھرتمام جملوں کاترجمہ کیجیے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ●قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ● كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ●اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ●السَّنَةُ اثنا عشر شهرًا، والشهرُ القمري بعضُه ثلاثون يومًا و بعضُه تسعة و عشرون يومًا، و اليومُ أربع و عشرون ساعة، والساعةُ ستون دقيقة ●فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ●

درس ۲۱

اسم مذکر: وہ اسم ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مؤنث ہو۔یا۔اس کی طرف لفظ ”هذا“ سے اشارہ کرنا صحیح ہو۔جیسے رَجُلٌ • حِصَانٌ • قَمَرٌ • كِتَابٌ۔

اس کی دوقسمیں ہیں:(۱)مذکرحقیقی (۲)مذکرمجازی۔

مذکر حقیقی: وہ ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مؤنث ہواورلفظ ”هذا“ سے اشارہ کرنا بھی صحیح ہو۔جیسےرَجُلٌ • أَسَدٌ • جَمَلٌ۔

مذکر مجازی: وہ ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مؤنث نہ ہولیکن اس کی طرف لفظ ”هذا“ سے اشارہ کرنا صحیح ہو۔جیسے بَدْرٌ • بَابٌ • قَلَمٌ۔

اسم مؤنث: وہ اسم ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مذکر ہو-یا-اس کی طرف لفظ ”هذه“ سے اشارہ کرنا صحیح ہو۔جیسے امرأة • ناقةٌ • شمسٌ • عينٌ۔

اس کی چارقسمیں ہیں:(۱)لفظی (۲)معنوی (۳)حقیقی (۴)مجازی۔

مونث لفظی : وہ ہے جس میں علامت تانیث ہو، خواہ اس کا مدلول مونث ہو۔جیسے فاطِمَةُ • خَدِيْجَةُ • سَلْمٰى • حَسْنَاءُ، یااس کامدلول مذکرہو۔جیسے طَلْحَةُ • حَمْزَةُ • زَكَرِيَّا • مُوْسٰى۔

علامت تانیث: علامات تانیث تین ہیں:(۱) تاے ملفوظ،یعنی وہ تا جو بولنے میں آئے اور وقف کی حالت میں ھ بن جائے۔جیسے مُسْلِمَةٌ • عَالِمَةٌ ۔(۲) الف مقصورہ،یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ نہ ہو۔جیسے طُوْبٰى • صُغْرٰى۔ (۳)الف ممدودہ،یعنی وہ الف جس کے بعدہمزہ ہو،جیسے حَمْرَاءُ • زَرْقَاءُ۔

مونث معنوی: وہ ہے جس کی دلالت مونث پر ہو اور اس میں علامت تانیث نہ ہو۔ جیسے زَیْنَبُ • مَرْیَمُ • سُعَادُ۔

مونث حقیقی: وہ ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مذکر ہو۔ جیسے أَتَانٌ • شَاةٌ • غُلَامَةٌ • امْرَأَةٌ • نَاقَةٌ۔

مونث مجازی: وہ ہے جس کے مقابل انسان، یا حیوان مذکر نہ ہو لیکن اس کی طرف "هذه" سے اشارہ کیا جاتا ہو۔ جیسے شَمْسٌ • دَارٌ • یَدٌ • رِجْلٌ۔

فائدہ: (۱) اگر کوئی اسم ایسا ہو جس کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ مذکر ہے یا مونث، تو ایسی صورت میں اس اسم کا مذکر استعمال کرنا مونث استعمال کرنے سے بہتر ہے، کیوں کہ اسما میں تذکیر اصل ہے۔ (۲) تاے تانیث میں اصل یہ ہے کہ وہ صیغۂ صفت پر داخل ہو، تاکہ مذکر و مونث میں فرق ظاہر ہو۔ جیسے بَائِعٌ • بَائِعَةٌ • مَطْلُوْبٌ • مَطْلُوْبَةٌ۔ لیکن صفت کے پانچ صیغے ایسے ہیں جن میں تاے تانیث نہیں لاتے ہیں اور ان کا استعمال مذکر و مونث کے لیے یکساں ہوتا ہے:

☆فَعُوْلٌ بمعنیٰ فَاعِلٌ۔ جیسے صَبُوْر • شَکُوْر۔ ☆فَعِیْلٌ بمعنیٰ مَفْعُوْلٌ۔ جیسے جَرِیْحٌ • قَتِیْلٌ۔ ☆مِفْعَالٌ۔ جیسے مِقْوَالٌ[۱] • مِبْسَامٌ[۲]۔ ☆مِفْعِیْلٌ جیسے مِنْطِیْقٌ[۳] • مِعْطِیْرٌ[۴]۔ ☆مِفْعَلٌ جیسے مِقْوَلٌ • مِغْشَمٌ[۵]۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جس سے ایک طرح کی دو چیزیں سمجھ میں آئیں اس وجہ سے کہ اس کے مفرد میں علامت تثنیہ لگی ہوئی ہے۔

علامت تثنیہ: اسم کے آخر میں الف اور نون مکسور- یا- یاے ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہونا ہے۔ جیسے قَلَمَانِ • قَلَمَیْنِ۔

تثنیہ کے قواعد: اسم صحیح، قائم مقام صحیح اور اسم منقوص کا تثنیہ بنانے کے لیے اس کے آخر میں صرف علامت تثنیہ بڑھا دیں گے اور کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے رَجُلٌ • امْرأةٌ • دَلْوٌ • ظَبْيٌ • قَاضِيُ • دَاعِيُ • سے رَجُلَانِ • امْرَأَتَانِ • دَلْوَانِ • ظَبْیَانِ • قَاضِیَانِ • دَاعِیَانِ۔

اسم مقصور ثلاثی کا تثنیہ بنانے کے لیے اس الف کو واو کر دیں گے اگر اس کی اصل واو ہو، اور یا کر دیں گے اگر اس کی اصل یا ہو، پھر علامت تثنیہ بڑھا دیں گے۔ جیسے عَصَا • فَتَی سے عَصَوَانِ • فَتَیَانِ۔

اسم مقصور رباعی، یا خماسی وغیرہ ہو تو اس کے الف کو یا کر دیں گے اور علامت تثنیہ بڑھا دیں گے۔ جیسے حُسْنیٰ • مُصْطَفیٰ • مُسْتَشْفیٰ سے حُسْنَیَانِ • مُصْطَفَیَانِ • مُسْتَشْفَیَانِ۔

اسم ممدود کا تثنیہ بنانے کے لیے اس کے ہمزہ کو باقی رکھیں گے اگر اصلی ہو اور اگر تانیث کے لیے لایا گیا ہو تو اس

(۱) اچھی گفتگو کرنے والا، تیز زبان۔ (۲) بہت مسکرانے والا۔ (۳) بلیغ۔ (۴) بہت خوش بو والا۔ (۵) دلیر، ظالم۔

کو واو کر دیں گے اور علامت تثنیہ بڑھا دیں گے۔ جیسے قُرَّاءٌ[1]• وُضَّاءٌ[2] سے قُرَّاءَانِ• وُضَّاءَانِ اور حَسْنَاءُ• صَحْرَاءُ سے حَسْنَاوَانِ• صَحْرَاوَانِ۔

اور اگر ہمزہ واو یا یا سے بدل کر آیا ہو، یا زائدہ ہو اور تانیث کے لیے نہ ہو تو اس کو باقی رکھنا افصح ہے اور واو کر دینا بھی جائز ہے۔ جیسے کِسَاءٌ[3]• غِطَاءٌ[4] سے کِسَاءَانِ• غِطَاءَانِ -اور- کِسَاوَانِ• غِطَاوَانِ ـــــ اور حِرْبَاءٌ[5]• قُوْبَاءٌ[6] سے حِرْبَاءَانِ• قُوْبَاءَانِ -اور- حِرْبَاوَانِ• قُوْبَاوَانِ۔

اگر کوئی اسم ایسا ہو جس کے آخر سے کوئی لفظ حذف ہو تو تثنیہ بنانے کے وقت اس لفظِ محذوف کو لائیں گے اگر اضافت کے وقت لاتے ہیں۔ جیسے أَبٌ• أَخٌ• قَاضٍ• دَاعٍ سے أَبَوَانِ• أَخَوَانِ• قَاضِيَانِ• دَاعِيَانِ ـــــ اور اگر اضافت کے وقت لفظ محذوف کو نہیں لاتے ہیں تو تثنیہ بنانے کے وقت بھی نہیں لائیں گے۔ جیسے يَدٌ• دَمٌ• فَمٌ• اِسْمٌ• اِبْنٌ سے يَدَانِ• دَمَانِ• فَمَانِ• اِسْمَانِ• اِبْنَانِ۔

تمرین - ۲۱

(۱) اسم مذکر کی تعریف کیجیے اور اس کی دونوں قسموں کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۲) اسم مونث کی تمام قسموں کی تعریف مثالوں کے ساتھ سنایئے اور علامات تانیث کی وضاحت بھی کیجیے۔

(۳) تثنیہ کی تعریف کیجیے اور علامت تثنیہ بتایئے۔

(۴) تثنیہ بنانے کے قواعد مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۵) نیچے لکھے گئے جملوں میں خبر، یا صفت کو تاے تانیث کے ساتھ کیوں نہیں لائے جب کہ مبتدا، یا موصوف مونث ہے؟

سُعَادُ عَجُوْلٌ •زَيْنَبُ جَهُوْلٌ لِلْعَوَاقِبِ •رَأَيْتُ نَاقَةً ذَبِيْحًا •مَرْيَمُ مِقْدَامٌ •جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ مِعْطِيْرٌ •حَسْنَاءُ مِقْوَلٌ •لَيْلٰى خَضِيْبُ الْكَفَّيْنِ۔

(۶) مندرجہ ذیل اسما کا تثنیہ بتایئے۔

ضِيَاء •قَارِئٌ •رَاعٍ • خَضْرَاء •رِدَاءٌ •دُعَاءٌ • مَعْنىٰ •مَسْعىٰ •سَمَاء • حَمٌ •غَد •مُسْتَصْفىٰ • كُبْرىٰ • الرَّاضِي •نَعْجَةٌ •قَوْلٌ۔

درس ۲۲

جمع: وہ اسم ہے جس سے ایک طرح کی دو سے زیادہ چیزیں سمجھ میں آئیں اس وجہ سے کہ اس کے مفرد میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے۔ لفظاً جیسے رِجَالٌ• یا تقدیراً جیسے فُلْكٌ، أُسُدٌ کے وزن پر۔ کہ اس کا مفرد بھی فُلْكٌ ہے لیکن وہ قُفْلٌ کے وزن پر ہے۔ لفظ کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) سَالِمٌ (۲) مُكَسَّر۔

(۱) عبادت گزار۔ اس کا ہمزہ اصلی ہے۔ (۲) پاکیزہ وخوب صورت۔ اس کا ہمزہ اصلی ہے۔ (۳) کپڑا، کمبل۔ اس کا ہمزہ واو سے بدل کر آیا ہے۔ (۴) پردہ، سرپوش۔ اس کا ہمزہ یا سے بدل کر آیا ہے۔ (۵) گرگٹ۔ (۶) داد کی بیماری۔

جمع سالم: وہ ہے جس میں اس کے واحد کا وزن سلامت ہو۔ اس کو **جمع تصحیح** اور **جمع مُصَحَّح** بھی کہتے ہیں ـــــ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) مذکر سالم (۲) مونث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ ہے جس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح -یا- یاے ماقبل مکسور اور نون مفتوح لگا دیا گیا ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ • مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مذکر سالم کے قواعد: اسم صحیح اور قائم مقام صحیح کی جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ وہی ہے جو اوپر ذکر کیا گیا۔

اسم منقوص کی جمع مذکر سالم بنانے میں اس کی یا کو حذف کر دیا جائے گا اور آخر میں علامت جمع (واو، نون) کو بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے قَاضِی • دَاعِی سے قَاضُوْنَ • دَاعُوْنَ۔

اسم مقصور کی جمع مذکر سالم بنانے میں اس کے الف کو حذف کر دیں گے اور اس سے پہلے والا فتحہ باقی رکھیں گے تاکہ الف کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ اور آخر میں علامت جمع بڑھا دیں گے۔ جیسے مُصْطَفیٰ سے مُصْطَفَوْنَ۔

اسم ممدود کی جمع مذکر سالم بنانے میں وہ تمام صورتیں ہوں گی جو اس کا تثنیہ بنانے میں ہیں۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ وہاں علامت تثنیہ لگاتے ہیں اور یہاں علامت جمع لگائیں گے۔ جیسے زکریاوُوْنَ • وُضَّاءُوْنَ • رَجَاءُوْنَ[1] • رَجَاوُوْنَ • عَطَاءُوْنَ[2] • عَطَاوُوْنَ • حِرْبَاءُوْنَ • حِرْبَاوُوْنَ۔ جب کہ مذکر عاقل کا نام ہو۔

جمع مذکر سالم کی شرط: اس جمع کے لیے شرط یہ ہے کہ واحد مذکرِ عاقل کا عَلَم ہو، تاے تانیث سے خالی ہو اور مرکب نہ ہو -یا- مذکر عاقل کی صفت ہو، تاے تانیث سے خالی ہو لیکن اس پر تاے تانیث آسکتی ہو، یا اس کی دلالت تفضیل پر ہوتی ہو۔ جیسے احمد • سعید • خالد اور عالم • کاتب • افضل ـــــ لہذا حمزہ • علامہ • سیبویہ • سکران • احمر • صبور • جریح وغیرہ کی جمع مذکر سالم نہیں لاسکتے۔ اس لیے کہ اول، دوم میں تاے تانیث ہے، سوم مرکب ہے۔ باقی میں تاے تانیث نہیں آسکتی۔

جمع مونث سالم: وہ ہے جس کے واحد کے آخر میں الف اور لمبی تا بڑھا دی گئی ہو۔ جیسے ہِنْدَاتٌ • فَاضِلَاتٌ • طَلْحَاتٌ۔

جمع مونث سالم کے قواعد: اگر واحد کے آخر میں تاے تانیث ہو تو اس کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے فَاطِمَةُ • شَجَرَةٌ سے فَاطِمَاتٌ • شَجَرَاتٌ۔

اگر اسم ممدود، یا اسم مقصور ہو تو اس کے ھمزہ، یا الف کا حکم وہی ہے جو تثنیہ کے بیان میں گزرا۔ جیسے عَذْرَاءُ • صَحْرَاءُ سے عَذْرَاوَاتٌ • صَحْرَاوَاتٌ • اور حُسْنیٰ • فُضْلیٰ سے حُسْنَیَاتٌ • فُضْلَیَاتٌ وغیرہ۔

جمع مونث سالم کی شرط: اگر یہ صیغہ صفت ہو اور اس کا مذکر ہو تو شرط یہ ہے کہ اس کے مذکر کی

(۱) اس کا ہمزہ واو سے بدل کر آیا ہے۔ (۲) اس کا ہمزہ یا سے بدل کر آیا ہے۔

جمع واو اور نون کے ساتھ لائی گئی ہو۔جیسے مُسْلِمَةٌ • مُسْلِمٌ • مُسْلِمَاتٌ • مُسْلِمُوْنَ۔
اور اگر اس کا مذکر نہ ہو تو شرط یہ ہے کہ وہ مونث تاے تانیث سے خالی نہ ہو۔جیسے حَائِضٌ☆ • حَامِلٌ۔
اور اگر وہ اسم غیرِ صفت ہو تو بغیر کسی شرط کے اس کی جمع الف اور تا کے ساتھ آئے گی۔جیسے ہِنْدَاتٌ • زَيْنَبَاتٌ۔

جمع مُكَسَّر: وہ جمع ہے جس میں اس کے واحد کا وزن سلامت نہ ہو۔اس کو **جمع تکسیر** بھی کہتے ہیں۔
ثلاثی میں اس کے صیغے بہت ہیں اور سب سماعی ہیں۔جیسے رِجَالٌ • أَفْرَاسٌ • فُلُوْسٌ[1] وغیرہ ـــ رباعی اور خماسی میں جمع مُکَسَّر فَعَالِلُ اور فَعَالِيْلُ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے دَرَاهِمُ[2] • دَنَانِيْرُ[3] • جَعَافِرُ[4] • جَحَامِرُ[5] • يَوَاقِيْتُ[6]۔
معنیٰ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: (۱) قِلَّت (۲) کثرت۔

جمع قلّت: وہ جمع ہے جس کا استعمال تین سے دس افراد تک ہوتا ہے ـــ اس کے چھ اوزان ہیں:
(۱) اَفْعُلٌ۔جیسے أَنْفُسٌ • أَكْلُبٌ۔(۲) أَفْعَالٌ۔جیسے أَقْوَالٌ • أَجْدَادٌ۔(۳) أَفْعِلَةٌ۔ جیسے أَعْمِدَةٌ[7] • أَعْوِنَةٌ[8]۔ (۴) فِعْلَةٌ جیسے فِتْيَةٌ[9] • غِلْمَةٌ[10]۔ (۵) جمع مذکر سالم جب کہ اس پر الف لام نہ ہو۔جیسے مُسْلِمُوْنَ • عَالِمُوْنَ۔ (۶) جمع مونث سالم جب کہ اس پر الف لام نہ ہو۔جیسے مُسْلِمَاتٌ • عَالِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جس کا استعمال تین سے زیادہ افراد پر ہو اور اس میں زیادہ کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے ـــ جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ جو جمع کے اوزان ہیں وہ سب جمع کثرت کے ہیں۔

تمرین - ۲۲

(۱) جمع کی تعریف کیجیے اور لفظ کے اعتبار سے اس کی دونوں قسموں کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔
(۲) جمع مذکر سالم کی تعریف کیجیے اور اس کے بنانے کا قاعدہ اور اس کی شرط مثالوں سے واضح کیجیے۔
(۳) جمع مونث سالم کی تعریف کیجیے اور اس کے بنانے کا قاعدہ نیز اس کی شرط مثالوں کی روشنی میں بیان کیجیے۔
(۴) جمع قِلَّت وجمع کثرت کی تعریف کیجیے اور ان کے اوزان بتائیے۔
(۵) درج ذیل اسما کی جمع مذکر سالم بتائیے۔
هادٍ • الراضي • مُجْتَبىٰ • زكريا • مَشَّاء • مُعتدل • مُرتجىٰ۔
(۶) مندرجہ ذیل اسما کی جمع مذکر سالم کیوں نہیں آتی ہے؟
مُرْضِعٌ • زَيْنَبُ • طَلْحَةُ • مَعْدِيْ كَرِبُ • عَبْدُ اللهِ • لَدِيْغٌ • أَسْوَدُ • فَخُوْرٌ۔

(۱) اُلْفَلْسُ کی جمع۔معنی: پیسہ۔(۲) الدِّرْهَمُ کی جمع۔معنی: چاندی کا سکہ جو پہلے رائج تھا۔(۳) الدِّيْنار کی جمع۔معنی: سونے کا سکہ جو پہلے رائج تھا۔(۴) جَعْفَرٌ کی جمع۔چھوٹی نہر۔اس کا معنی خربوزہ بھی ہے۔اور علم بھی ہوتا ہے۔(۵) جَحْمَرِشٌ کی جمع۔معنی: زیادہ عمر والی بوڑھی عورت۔(۶) يَاقُوْتَةٌ کی جمع۔معنی: ایک بیش قیمت پتھر۔(۷) اَلْعَمُود کی جمع۔معنی: ستون، سہارا۔(۸) عَوَانٌ کی جمع۔معنی: درمیانی عمر والا۔(۹) الفَتىٰ کی جمع۔معنی: نوجوان، سخی۔(۱۰) غلام کی جمع۔معنی مملوک۔اور وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئیں۔

☆ "حَائِضٌ" کی جمع "حَوَائِضُ" آتی ہے۔اور "حَائِضَاتٌ" حَائِضَةٌ کی جمع ہے۔دونوں میں فرق یہ ہے کہ حائض وہ عورت ہے جو حیض آنے کی عمر کو پہنچ چکی ہو اور حائضہ وہ عورت ہے جو حالتِ حیض میں ہو۔یہی حال "حَامِلٌ" کا بھی ہے۔

(۷)درج ذیل اسما کی جمع مونث سالم بتائیے۔
خَدِيْجَة • عائشة • حَسْناء • ذِكرىٰ • بُشرى • صلاة • زكاة • نوبة • علياء۔
(۸)مندرجہ ذیل اسما کا واحد بتائیے؟
صُغْرَيَات • فِئات • هفوات • ظلمات • قُلَيمات • رحمات • زهرات۔

درس ۲۳

مصدر: وہ اسم ہے جس سے ایسا معنیٰ سمجھ میں آئے جو دوسرے کے ساتھ قائم ہو اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہوں۔ جیسے الضَّرْبُ • الطُّوْلُ • الْمَشْيُ • الْقَصْرُ۔

مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع دے گا۔ جیسے أعجبني قِيَامُ عَلِيٍّ ـــ اور اگر متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دے گا۔ جیسے أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زُهَيْرٌ سَلِيْمًا[1] • أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ[2]۔

مصدر کے معمول کا مصدر سے پہلے لانا صحیح نہیں ہے۔ لہذا أَعْجَبَنِيْ زُهَيْرٌ ضَربُ سَلِيْمًا -یا- أَعْجَبَنِيْ سَلِيْمًا ضَرْبُ زُهَيْرٌ نہیں کہا جائے گا۔

مصدر عام طور پر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ[3] • كَرِهْتُ ضَرْبَ زَيْدٍ عَمْرًا ـــ اور کبھی اپنے مفعول کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے۔ جیسے كَرِهْت ضَرْبَ عَمرٍو زَيْدٌ۔

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس سے معنیٰ مصدری صادر ہو۔ جیسے قَائِمٌ • ضَارِبٌ۔

یہ دو شرطوں کے ساتھ اپنے فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے: (۱) زمانۂ حال، یا استقبال پر دلالت کرے۔ (۲) چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں:

- ✸ مبتدا ـــ یعنی اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ • زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًا۔
- ✸ ذوالحال ـــ یعنی اسم فاعل اس سے حال واقع ہو۔ جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ ضارِبًا أبُوه عمرًا۔
- ✸ موصول ـــ یعنی اسم فاعل اس کا صلہ واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ أَبُوْهُ عَمْرًا۔
- ✸ موصوف ـــ یعنی اسم فاعل اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے عِنْدِيْ رَجُلٌ ضَارِبٌ أَبُوْه عَمرًا۔
- ✸ ہمزۂ استفہام ـــ یعنی اسم فاعل اس کے بعد واقع ہو۔ جیسے أَ قَائِمٌ زَيْدٌ؟

(۱) زُہیر کا سلیم کو مارنا- اس کام نے- مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ (۲) یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو، یا خاک نشیں مسکین کو۔ (۳) اور اگر اللہ لوگوں میں بعض کو بعض سے دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے۔

✸ حرف نفی — یعنی اسم فاعل حرف نفی کے بعد واقع ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔

فائدہ: (۱) زمانۂ حال، یا استقبال پر دلالت کی شرط مفعول بہ میں عمل کرنے کے لیے ہے، فاعل میں عمل کرنے کے لیے صرف اعتماد مذکور کافی ہے۔ اسم فاعل پر جب الف لام بمعنیٰ الَّذِيْ داخل ہو تو اس کے عمل کے لیے زمانہ شرط نہیں، ماضی کے معنیٰ میں ہو تو بھی عمل کرے گا۔ جیسے الضَّارِبُ أَبُوْہ بکرًا أَمْسِ بَغْدَادِيٌّ[۱]۔

اسم مفعول: وہ اسم ہے جو فعل متعدی سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ • مُخْبَرٌ • مُعْطًی۔

یہ اپنے فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کے لیے بھی وہی دونوں شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے لیے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ مضْرُوبٌ أَبُوہ۔

اس پر بھی جب الف لام بمعنیِ الَّذِيْ داخل ہو تو عمل کے لیے زمانہ کی شرط نہیں ہے۔ جیسے المُعْطیٰ أَبُوْہ دِرْهَمًا أَمْسِ مُسْلِمٌ[۲]۔

تمرین -۲۳

(۱) مصدر کی تعریف کیجیے اور مثالوں کی روشنی میں اس کا عمل بتائیے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ اس کے معمول کو اس سے پہلے لا سکتے ہیں، یا نہیں؟

(۲) اسم فاعل کی تعریف کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ اس کے عمل کے لیے کیا شرطیں ہیں؟

(۳) اسم مفعول کی تعریف کیجیے اور ان چھ چیزوں کی نشان دہی کیجیے جن میں سے کسی ایک پر اعتماد شرط ہے۔ اور اعتماد کا مطلب بھی بتائیے۔

(۴) مندرجہ ذیل جملوں میں عامل اور اس کے معمول کی نشان دہی کیجیے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ عامل کا کس چیز پر اعتماد ہے کہ وہ عمل کر رہا ہے؟

ما طالبٌ صَدِيْقُكَ رفعَ الخلاف • أَ مُسَمًّى أَخُوكَ صَالحًا • الحق قاطعٌ سيفُه الباطل • الأرض مَحُوط سطحها بالهواء • اركن إلى عملٍ زائنٍ أثرُه العاملَ • ما مُعْطًى صاحبُك شيئًا • أ عارفٌ أخوك قدرَ الإنصاف؟ • مررتُ بالمعطىٰ ابنُه روبيةً • رأيتُ ولدا مُعطًى أخُوه جائزةً • جاءني الضاربُ أخُوه خالدًا • جَاءنِي زَيدٌ رَاكِبًا غلامُه فَرَسًا • جَاءنِي خَالِدٌ مُخبَرًا أخُوه عَمرًا فَاضلًا •

درس ۲۴

صفت مشبّہ: وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور ثبوت قائم ہے۔ جیسے حَسَنٌ • کَرِیْمٌ • صَعْبٌ • أَسْوَدُ • ثبوت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص زمانہ (ماضی، یا حال، یا مستقبل) معتبر نہیں ہے۔

صفت مشبہ اپنے فعل معروف کا عمل کرتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہو۔

(۱) جس کے باپ نے کل بکر کو مارا وہ بغدادی ہے۔ (۲) جس کے باپ کو کل درہم دیا گیا وہ مسلمان ہے۔

وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: مبتداء موصوف • ذوالحال • ہمزۂ استفہام اور حرف نفی ـــ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ غلامُه • جَاءنِي رَجُلٌ أَحْمَرُ وَجْهُه • جَاءنِي زَيْدٌ أَحمَرُ وَجْهُه • أ حَسَنٌ زَيْدٌ؟ • مَا حَسَنٌ زَيْدٌ۔ اس میں موصول پر اعتماد اس لیے نہیں ہوتا کہ الف لام بمعنیِ اَلَّذِيْ صفت مشبہ پر نہیں آتا ہے۔

صفت مشبہ اپنے بعد آنے والے اسم کو رفع دیتی ہے، اس بنیاد پر کہ وہ اس کا فاعل ہے۔ جیسے عَلِيٌّ حَسَنٌ خُلُقُه ـــ یا اس کو نصب دیتی ہے، اس بنیاد پر کہ وہ مفعول بہٖ کے مشابہ ہے اگر معرفہ ہو۔ جیسے هُوَ حَسَنُ الخُلُقَ -یا- هُوَ حَسَنٌ خُلُقَه ـــ یا اس کو نصب دیتی ہے، اس بنیاد پر کہ وہ تمیز ہے اگر نکرہ ہو۔ جیسے هُوَ حَسَنٌ خُلُقًا ـــ یا اس کو جر دیتی ہے، اس بنیاد پر کہ وہ اس کا مضاف الیہ ہے۔ جیسے هُوَ حَسَنُ الْخُلُقِ۔

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جسے کسی کی بہ نسبت معنیٰ مصدری میں زیادتی حاصل ہو ـــ اس کا صیغہ مذکر کے لیے أَفْعَلُ اور مونث کے لیے فُعْلیٰ آتا ہے۔ اس صیغے کے لیے دو شرطیں ہیں: (۱) فعل ثلاثی مجرد ہو۔ (۲) رنگ اور عیب کے معنیٰ سے خالی ہو ـــ کثرت استعمال کی وجہ سے تین کلمات میں أَفْعَلُ کا ہمزہ عموماً محذوف ہوتا ہے اور کبھی کبھی لفظ میں آتا ہے۔ وہ تین کلمات یہ ہیں: خَيْرٌ • شَرٌّ • حَبٌّ۔ جیسے خَيْرُ النَّاسِ مَن يَّنْفَعُ النَّاسَ[۱] • شَرُّ الناسِ المُفْسِدُ[۲] • ع – وَ حَبُّ شَيْءٍ إِلَى الإِنْسَانِ مَا مُنِعَا[۳] ـــ ان کی اصل ہے أَخْيَرُ • أَشَرُّ • أَحَبُّ۔

اسم تفضیل عموماً ضمیر میں عمل کرتا ہے جو اس میں پوشیدہ اور فاعل ہوتی ہے۔ اس کے عمل کے لیے تین چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد شرط ہے۔ یا تو مبتدا پر ہو۔ جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ بَكْرٍ۔ یا موصوف پر ہو۔ جیسے جَاءَ نِي زَيْدٌ الْأَفْضَلُ۔ یا ذوالحال پر ہو۔ جیسے جَاءَنِي زيْدٌ أَسْرَعَ مِنْ عَمْرٍو۔

اسم تفضیل کا استعمال: اسم تفضیل کا استعمال چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر ہوتا ہے۔ وہ چار طریقے یہ ہیں:

(۱) مِنْ کے ساتھ۔ اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ واحد اور مذکر ہوگا۔ جیسے خَالِدٌ أَفْضَلُ مِنْ سَعِيْدٍ • فَاطِمَةُ أَعْلَمُ مِنْ خَالِدٍ • هٰذَانِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا • هَاتَانِ أَنْفَعُ مِنْ هٰذَيْنِ • الْمُجَاهِدُوْنَ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ • الفاطِمَاتُ أَكْمَلُ مِنَ الهِنْداتِ • اور کبھی مِنْ مقدر ہوتا ہے۔ جیسے اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا[۴] • یعنی اَعَزُّ مِنْكَ۔

(۲) نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ اس صورت میں بھی اسم تفضیل ہمیشہ واحد اور مذکر ہی ہوگا۔ جیسے خَالِدٌ أَفْضَلُ

(۱) لوگوں میں زیادہ اچھا وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ (۲) لوگوں میں زیادہ برا وہ ہے جو بگاڑنے والا ہے۔ (۳) اس کا پہلا مصرع یہ ہے: مُنِعْتَ شَيْئًا فَأَكْثَرْتَ الْوُلُوْعَ بِهٖ۔ تجھے ایک چیز سے روکا گیا تو تو اس کا اور گرویدہ ہوگیا اور انسان کو جس چیز سے روکا جائے وہ اسے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔
(۴) میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں۔

رَجُلٍ • فَاطِمَةُ أَفْضَلُ امرَأَةٍ • هٰذَانِ أَفْضَلُ رَجُلَيْنِ • هَاتَانِ أَفْضَلُ امرَأَتَيْنِ • هٰؤُلَآءِ أَفْضَلُ رِجَالٍ • هٰؤلَآءِ أَفْضَلُ نِسَاءٍ۔

(۳) معرفہ کی طرف مضاف ہو۔اس صورت میں اسمِ تفضیل کا ہر حال میں واحد اور مذکر لانا -یا- موصوف کے مطابق لانا دونوں صحیح ہے۔ جیسے عليٌّ أَفْضَلُ الْقَوْمِ • فَاطِمَةُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ • فَاطِمَةُ فُضْلىٰ النِّسَاءِ • هٰذَانِ أَفْضَلُ الْقَوْمِ • هٰذَانِ أَفْضَلَا الْقَوْمِ • هَاتَانِ أَفْضَلُ النِّسَاءِ • هَاتَانِ فُضْلَيَا النِّسَاءِ • هٰؤلَاءِ أَفْضَلُ الْقَوْمِ • هٰؤلَاءِ أَفْضَلُوْ الْقَوْمِ -یا- أَفَاضِلُهُم • هُنَّ أفضَلُ النِّسَاءِ • هُنَّ فُضْلَيَاتُ النِّسَاءِ۔

(۴) الف لام کے ساتھ-اس صورت میں اسمِ تفضیل واحد،تثنیہ،جمع اور مذکر ومونث ہونے میں اپنے سے پہلے والے اسم کے مطابق ہوگا۔جیسے هُوَ الْأَفْضَلُ • هِيَ الْفُضْلىٰ • هُمَا الْأَفْضَلَانِ • الْفَاطِمَتَانِ هُمَا الْفُضْلَيَانِ • هُمُ الْأَفْضَلُوْنَ • هُنَّ الْفُضْلَيَاتُ۔

اس میں جس کو فضیلت دی جاتی ہے اسے **مُفَضَّل** اور جس پر فضیلت دی جاتی ہے اسے **مُفَضَّل علیہ** کہتے ہیں۔اور جب مُفَضَّل علیہ معلوم ہوتو اسے حذف بھی کر سکتے ہیں۔جیسے قَدْ يَكُوْنُ السُّكُوْتُ أَفْضَلَ یعنی مِنَ التَّكَلُّمِ۔

تمرین -۲۴

(۱) صفت مشبہ کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

(۲) صفت مشبہ اپنے بعد آنے والے اسم میں کیا عمل کرتی ہے اور اس کے لیے کیا شرط ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) اسم تفضیل کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس کا معمول اسم ظاہر ہوتا ہے، یا ضمیر؟ اور اس کے عمل کے لیے کیا شرط ہے؟

(۴) اسم تفضیل کا استعمال کتنے طریقے سے ہوتا ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔

(۵) مندرجہ ذیل جملوں میں صفت مشبہ کی نشان دہی کیجیے، اس کا عمل بتائیے اور یہ بھی واضح کیجیے کہ کس چیز پر اس کا اعتماد ہے؟

لَا تُصَاحِبْ مَنْ كَانَ قَبِيْحًا فِعْلُهُ • البَحْرُ بَعِيْدٌ غورًا والنهرُ قَرِيبٌ قَعْرًا • لَا تَغْتَرَّ برجلٍ جَمِيْلٍ مَنْظَرًا، قَبِيْحٍ مَخْبَرًا • سعيدٌ طَوِيْلٌ الْقَامَةَ • هُوَ عَظِيْمُ الهامَةِ • هُوَ فصيحٌ لِسَانًا • هٰذَا الكِتَابُ سَهْلٌ عَلَيَّ فَهْمُه • ذٰلِكَ رجلٌ صَعْبٌ عليه نُزُوْلُ الْأَضْيَافِ • مَا لَيِّنٌ طبعُكَ يَا زُهَيْرُ • إِنَّا نَرَى السَّمَاءَ أَزْرَقَ لَوْنُهَا • أ حَسَنَةٌ أَعْمَالُكَ يَا خَالِدُ؟ •

(۶) نیچے لکھے گئے جملوں میں اَسمِ تفضیل کو پہچانیے اور یہ بتایئے کہ کس طریقے پر اس کا استعمال ہوا ہے اور کس چیز پر اس کا اعتماد ہے؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ • إِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ • العِلْمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَالِ • القُرْاٰنُ أَفْضَلُ الْكُتُبِ • وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقىٰ • خَطَبَ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ • أولٰئِكَ التَّلَامِيْذُ أَصْلَحُ مِنْ خَالِدٍ • الطَّائِرَةُ أَسْرَعُ مِنَ القِطَارِ • هٰذَانِ أَكْمَلُ رَجُلَيْنِ • عَائِشَةُ فُضْلَى النِّسَاءِ • جَاءَتِ النِّسَاءُ الْفُضْلَيَاتُ۔

درس ۲۵

فعل: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنیٰ اور اس کے وقوع کا زمانہ سمجھ میں آئے، اس کی علامتیں **درس نمبر ۲** میں دیکھیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر۔

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا معلوم ہو۔ جیسے قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ـــــــ اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک اور واو نہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے فَعَلَ • فَعَلَا • فَعَلَتْ • فَعَلَتَا ـــ اور اگر اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متحرک ہو تو سکون پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے فَعَلْنَ • فَعَلْتَ • فَعَلْتُمَا • فَعَلْتُمْ • فَعَلْتِ • فَعَلْتُمَا • فَعَلْتُنَّ • فَعَلْتُ • فَعَلْنَا ـــ اور اگر اس کے ساتھ واو ہو تو ضمہ پر مبنی ہوگا۔ جیسے فَعَلُوْا۔

فعل مضارع: وہ فعل ہے جس سے زمانۂ حال، یا زمانۂ مستقبل میں کسی کام کا ہونا، یا کرنا معلوم ہو۔ جیسے یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ[۱]۔

فعل مضارع چار چیزوں میں اسم کے مشابہ ہوتا ہے: (۱) عددِ حرکات وسکنات میں۔ جیسے یَضْرِبُ • یَسْتَنْصِرُ، مشابہ ہے ضَارِبٌ • مُسْتَنْصِرٌ کے۔ (۲) لام تاکید کے داخل ہونے میں۔ جیسے إِنَّ زَيْدًا لَيَقُوْمُ، مشابہ ہے إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ کے۔ (۳) عدد حروف میں۔ یعنی جس طرح اسم چار حرفی اور پانچ حرفی ہوتا ہے اسی طرح فعل مضارع بھی چار حرفی اور پانچ حرفی ہوتا ہے۔ جیسے حِصَانٌ • مِصْبَاحٌ • يَفْعَلُ • يُبَعْثِرُ۔ (۴) مشترک ہونے میں یعنی جس طرح اسم دو معنوں میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے عَيْنٌ • جَارِيَةٌ۔ اسی طرح فعل مضارع بھی دو زمانوں (حال، مستقبل) میں مشترک ہوتا ہے ـــ اور اسی مشابہت کی بنیاد پر اس کا نام فعل مضارع رکھا گیا کیوں کہ مُضارِع کا معنیٰ ''مشابہ'' ہے۔

فعل مضارع پر جب سین، یا سَوْفَ داخل ہو تو وہ زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ اسی طرح جب اس کے شروع میں لام تاکید اور آخر میں نون تاکید ہو۔ جیسے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ[۲]• لَنَسْفَعَنْ۔ اور جب صرف لام مفتوح داخل ہو تو زمانۂ حال کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ جیسے إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ[۳]۔

حروف مضارع (الف، تا، یا، نون) رباعی میں مضموم ہوتے ہیں۔ جیسے یُکْرِمُ • یُبَعْثِرُ۔ اور اس کے علاوہ میں مفتوح ہوتے ہیں۔ جیسے یَکْتُبُ • یَسْتَخْرِجُ۔

فعل مضارع مبنی: اگر فعل مضارع کے ساتھ جمع مونث غائب، یا حاضر کا نون ہو تو فعل مضارع سکون پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے یَفْعَلْنَ • تَفْعَلْنَ ـــ اور اگر اس کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ، یا خفیفہ ہو تو بھی مبنی ہوگا۔

(۱) اللہ سود کو ہلاک کرتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ (۲) بے شک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے۔ (۳) یقیناً آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔

جیسے يَفۡعَلۡنَّ • يَفۡعَلۡنَ۔

فعل مضارع معرب: ان کے علاوہ باقی صورتوں میں فعل مضارع معرب ہوتا ہے۔

اس کے اعراب کی تین قسمیں: (۱)رفع (۲)نصب (۳)جزم ــــ جزم سے مراد آخری حرف کا حذف ہونا، یا وہ سکون ہے جو عامل کی وجہ سے آئے۔

اقسام فعل مضارع: اقسامِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں:

❶ فعل مضارع صحیح جو ضمیر مرفوعِ متصل بارز سے خالی ہو۔ یہ پانچ صیغے ہیں: (۱) واحد مذکر غائب (۲) واحد مونث غائب (۳) واحد مذکر حاضر (۴) واحد متکلم (۵) جمع متکلم ــــ صحیح کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو ــــ اس قسم کا اعراب حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب میں فتحہ اور حالتِ جزم میں سکون ہوگا۔ جیسے هُوَ يَضۡرِبُ • لَن يَّضۡرِبَ • لَمۡ يَضۡرِبۡ۔

❷ فعل مضارع صحیح، یا معتل جو ضمیر مرفوع متصل بارز کے ساتھ ہو۔ یہ سات صیغے ہیں: (۱) تثنیہ مذکر غائب (۲) تثنیہ مونث غائب (۳) تثنیہ مذکر حاضر (۴) تثنیہ مونث حاضر (۵) جمع مذکر غائب (۶) جمع مذکر حاضر (۷) واحد مونث حاضر ــــ معتل کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے آخر میں حرف علت ہو ــــ اس قسم کا اعراب حالتِ رفع میں نون اعرابی کے ساتھ ہوگا اور حالتِ نصب و جزم میں نون اعرابی کو حذف کر دیں گے۔ جیسے هُمَا يَضۡرِبَانِ، يَغۡزُوَانِ، يَرۡمِيَانِ، يَرۡضَيَانِ • هُمۡ يَضۡرِبُوۡنَ، يَغۡزُوۡنَ، يَرۡمُوۡنَ، يَرۡضَوۡنَ • أَنۡتِ تَضۡرِبِيۡنَ، تَغۡزِيۡنَ، تَرۡمِيۡنَ، تَرۡضَيۡنَ • (حالت نصب کی مثال) لَن يَّضۡرِبَا، لَن يَّغۡزُوَا، لَن يَّرۡمِيَا، لَن يَرۡضَيَا • لَن يَّضۡرِبُوۡا، لَن يَّغۡزُوۡا، لن يَّرۡمُوۡا، لَن يَّرۡضَوۡا • لَنۡ تَضۡرِبِي، لَن تَغۡزِيۡ، لَنۡ تَرۡمِي، لَنۡ تَرۡضَيۡ • (حالت جزم کی مثال) لَمۡ يَضۡرِبَا، لَمۡ يَغۡزُوَا، لَمۡ يَرۡمِيَا، لَمۡ يَرۡضَيَا • لَمۡ يَضۡرِبُوۡا، لَمۡ يَغۡزُوۡا، لَمۡ يَرۡمُوۡا، لَمۡ يَرۡضَوۡا • لَمۡ تَضۡرِبِيۡ، لَمۡ تَغۡزِيۡ، لَمۡ تَرۡمِيۡ، لَمۡ تَرۡضَيۡ۔

❸ مضارع معتلِ واوی اور یائی جو ضمیر مرفوع متصل بارز سے خالی ہو۔ یعنی وہی پانچ صیغے جن کا بیان پہلی قسم میں ہوا ــــ معتل واوی کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے آخر میں واو حرف علت ہو۔ اور یائی کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے آخر میں، یا حرف علت ہو ــــ اس قسم کا اعراب حالتِ رفع میں تقدیری ضمہ، حالت نصب میں لفظی فتحہ اور حالتِ جزم میں حرف علت کا حذف ہوگا۔ جیسے هُوَ يَغۡزُوۡ و يَرۡمِيۡ • لَن يَغۡزُوَ و يَرۡمِيَ • لَمۡ يَغۡزُ و يَرۡمِ۔

❹ مضارع معتل الفی جو ضمیر مرفوع متصل بارز سے خالی ہو۔ یعنی وہی پانچ صیغے جن کا بیان پہلی قسم میں ہوا ــــ معتل الفی کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے آخر میں الف حرف علت ہو ــــ اس قسم کا اعراب حالتِ رفع میں تقدیری ضمہ، حالتِ نصب میں تقدیری فتحہ اور حالتِ جزم میں حرف علت کا حذف ہوگا۔ جیسے هُوَ يَسۡعىٰ • لَن يَّسۡعىٰ • لَمۡ يَسۡعَ۔

نمبر شمار	اقسام مضارع باعتبارِ وجوہِ اعراب	اعراب: رفع	اعراب: نصب	اعراب: جزم	مثال: رفع	مثال: نصب	مثال: جزم
	اقسام مضارع	رفع	نصب	جزم	رفع	نصب	جزم
۱	فعل مضارع صحیح خالی از ضمیر بارز (۵ صیغے)	ضمہ	فتحہ	سکون	زَیۡدٌ یَنۡصُرُ	لَن یَّنۡصُرَ	لَمۡ یَنۡصُرۡ
۲	مفرد معتل واوی ویائی	تقدیری ضمہ	لفظی فتحہ	حذف آخر	زَیۡدٌ یَغۡزُوۡ وَ یَرۡمِيۡ	لَن یغۡزُوَ ویَرۡمِيَ	لَمۡ یَغۡزُ وَیَرۡمِ
۳	مفرد معتل الفی	تقدیری ضمہ	تقدیری فتحہ	حذف آخر	زَیۡدٌ یَرۡضیٰ	لَن یَّرۡضیٰ	لَمۡ یَرۡضَ
۴	صحیح یا معتل باضمائر	اثبات نون اعرابی	حذف نون اعرابی		هُمَا یَنۡصُرَانِ	لَن یَّنۡصُرَا	لَمۡ یَنۡصُرَا

فعل مضارع کے صیغے خالی از ضمیر بارز

یَنۡصُرُ (واحد مذکر غائب) — تَنۡصُرُ (واحد مونث غائب) — تَنۡصُرُ (واحد مذکر حاضر) — أَنۡصُرُ (واحد متکلم) — نَنۡصُرُ (تثنیہ وجمع متکلم)

فعل مضارع باضمائر بارزہ

یَنۡصُرَانِ — تَنۡصُرَانِ — یَنۡصُرُوۡنَ — تَنۡصُرُوۡنَ — تَنۡصُرِیۡنَ

نوٹ: ینصُرۡن تَنۡصُرۡنَ جمع مونث کے دونوں صیغے مبنی ہیں۔ تثنیہ مذکر غائب تین صیغوں کی جگہ جمع مذکر غائب جمع مذکر حاضر واحد مونث حاضر

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُنۡصُرۡ أَخَاكَ ــــ یہ علامتِ جزم پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے اُکۡتُبۡ ● اُغۡزُ ● اِرۡمِ ● اِسۡعَ ــ (علامتِ جزم کی تفصیل اوپر اعرابِ مضارع میں گزر چکی)۔

تمرین - ۲۵

(۱) فعل ماضی کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ وہ کس حال پر مبنی ہوتا ہے؟
(۲) فعل مضارع کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ کب وہ مبنی ہوتا ہے اور کب معرب ہوتا ہے؟
(۳) فعل مضارع کس چیز میں اسم کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
(۴) اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کو مثال سے خوب واضح کیجیے۔
(۵) فعل امر کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ وہ کس حال پر مبنی ہوتا ہے؟
(۶) مندرجہ ذیل جملوں میں خط کشیدہ افعال کے بارے میں بتائیے کہ فعل مضارع کی کون سی قسم ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟

یَبۡحَثُ فِي الۡاَرۡضِ ● یَمۡشُوۡنَ فِي الۡاَسۡوَاقِ ● لَنۡ تُغۡنِيَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ ● یَمۡشِيۡ عَلیٰ بَطۡنِه ● یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ● اُحِبُّ أَنۡ أُهۡدیٰ طَرِیۡقَ الۡهُدیٰ ● یَخۡشَی الۡمُتَّقُوۡنَ اللّٰهَ ● قَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡ اَقۡتُلۡ مُوۡسیٰ وَ لۡیَدۡعُ رَبَّهٗ ● لَن یَّرۡضَى اللّٰهُ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ ● الۡمُسۡلِمُوۡنَ لَن یَّرۡضَوۡا بِالۡحَضَارَةِ الۡوَثۡنِیَّةِ ● اَخَوَايَ لَمۡ یَذۡهَبَا إِلی دِهۡلِی ● یَا فَاطِمَةُ! لَمۡ تَحۡفَظِي الدرس ● وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَأۡتُوۡا بِأَرۡبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَةً ●

درس ۲۶

مضارع مرفوع : اس کا عامل معنوی ہے اور وہ فعل مضارع کا نصب اور جزم دینے والے عوامل سے خالی ہونا ہے۔جیسے ھُوَ یَضْرِبُ، یَغْزُوْ، یَرْمِیْ، یَسْعَیٰ۔

مضارع منصوب : اس کا عامل لفظی ہے۔اور وہ پانچ حروف ہیں:اَنْ • لَنْ • کَیْ • اِذَنْ • اور اَنْ مقدرہ۔جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ • لَنْ اَضْرِبَكَ • اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ[1] • اِذَنْ یَغْفِرَ اللّٰهُ لَكَ[2]۔

أَنْ مُقَدَّرہ: أَنْ سات جگہ مقدر ہوتا ہے: (۱)حتّٰی کے بعد۔جیسے أَسْلَمْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔(۲) لام کَیْ کے بعد۔جیسے قَامَ زَیْدٌ لِیَذْهَبَ۔ (۳)لام جَحد کے بعد۔جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ[3]۔ (۴)اس فا کے بعد جو امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی یا عرض کے جواب میں واقع ہو۔جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَكَ • لَا تَعْصِ فَتُعَذَّبَ[4] • أَیْنَ بَیْتُكَ فَأَزُوْرَكَ • مَا تَأْتِیْنَا فَتُکْرِمَكَ • لَیْتَ لِیْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ • أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا • (۵)اس واو کے بعد جو مذکورہ چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔جیسے أَسْلِمْ وَ تَسْلَمَ • لَاتَأْکُلِ السَّمَكَ وَ تَشْرَبَ اللَّبَنَ[5]۔ وغیرہ۔(۶)أَوْ کے بعد جو إِلَیٰ أَنْ -یا- إِلَّا أَنْ کے معنیٰ میں ہو۔جیسے لَأَحْبِسَنَّكَ أَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ[6]۔ (۷) واو عطف کے بعد جب کہ معطوب علیہ اسم صریح ہو۔جیسے أَعْجَبَنِیْ قِیَامُكَ وَ تَخْرُجَ[7]۔

فائدہ: (۱) أَنْ فعل مضارع کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے،اسی لیے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔اور لَنْ فعل مستقبل کی نفی میں تاکید پیدا کرتا ہے۔ لام کَیْ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہے جیسا کہ ان کی مثالوں سے ظاہر ہے۔اور إِذَنْ کسی کے جواب میں استعمال ہوتا ہے۔مثلاً کوئی کہے اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا تو جواب میں کہا جائے إِذَنْ أُکْرِمَكَ۔

(۲) لام کَیْ اور واوِ عطف کے بعد أَنْ کا ظاہر کرنا جائز ہے۔جیسے أَسْلَمْتُ لِأَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ • أَعْجَبَنِیْ قِیَامُكَ وَ أَنْ تَخْرُجَ ـــ اور لام کَیْ کے ساتھ جب لَا نافیہ ہو تو أَنْ کا ظاہر کرنا واجب ہے۔جیسے لِئَلَّا یَعْلَمَ۔ (لِأَنْ لَا یَعْلَمَ)۔

(۳)جو أَنْ عِلم کے بعد آتا ہے وہ أَنَّ مثقلہ کا مخفف ہوتا ہے،اس لیے فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا ہے۔جیسے عَلِمَ أَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضَیٰ[8] ـــ اور جو أَنْ ظن کے بعد آتا ہے اس میں دو صورتیں جائز ہیں:(۱) أَنْ مصدریہ ہو تو فعل مضارع کو نصب دے گا۔(۲)أَنْ مخففہ ہو تو کچھ عمل نہیں کرے گا۔جیسے ظَنَنْتُ أَنْ تَرْجِعَ اور ظَنَنْتُ أَنْ سَتَذْهَبُ۔

---

(۱) میں اسلام لایا تاکہ جنت میں جاؤں۔(۲) جب تو اللہ تجھے بخش دے گا۔(۳) اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے، جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔(۴) نافرمانی مت کر، کہ تجھے عذاب دیا جائے۔(۵) مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ نہ پیو۔(۶) میں ضرور تجھے قید کروں گا یہاں تک کہ تو میرا حق مجھے دے دے۔(۷) تیرے ٹھہرنے اور نکلنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔(۸) اسے معلوم ہے کہ عن قریب تم میں کچھ بیمار ہوں گے۔

مضارع مجزوم: اس کا عامل لفظی ہے اور وہ پانچ ہیں: لَمْ • لَمَّا • لامِ امر • لائے نہی • کلماتِ مجازات (کلماتِ شرط وجزا)۔ جیسے لَمْ يَكْتُبْ • لَمَّا يَكْتُبْ • لِيَكْتُبْ • لَاتَكْتُبْ • إِنْ تَكْتُبْ أَكْتُبْ۔

کلماتِ مجازات: اس سے مراد وہ حروف اور اسما ہیں جو دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پہلا جملہ دوسرے جملہ کے لیے سبب ہے ـــــ پہلے جملہ کو **شرط** اور دوسرے جملہ کو **جزا** کہتے ہیں۔

کلماتِ مُجازات یہ ہیں: إِنْ • مَهْمَا • إِذْمَا • حَيْثُمَا • أَيْنَ • مَتَىٰ • مَا • مَنْ • أَيٌّ • أَنّىٰ اور إِنْ مقدرہ۔ جیسے إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ(۱) • مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ • إِذْمَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ • حَيْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ • أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ • مَتَىٰ تَقُمْ أَقُمْ • مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ • مَنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ • اَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ اٰكُلْ • أَنّٰى تَكْتُبْ أَكْتُبْ •

إِنْ مُقدّرہ: إِنْ پانچ جگہ مقدر ہوتا ہے: (۱) امر کے بعد۔ جیسے تَعَلَّمْ تَنْجَحْ(۲)۔ (۲) نہی کے بعد۔ جیسے لَاتَكْذِبْ يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ۔ (۳) استفہام کے بعد۔ جیسے هَلْ تَزُوْرُنَا نُكْرِمْكَ۔ (۴) تمنی کے بعد۔ جیسے لَيْتَكَ عِنْدِيْ أَخْدِمْكَ۔ (۵) عرض کے بعد۔ جیسے أَلَا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَيْرًا۔

فائدہ: لَمْ اور لَمَّا فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔ اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو نفی لمّا کے ذریعہ ہوتی ہے وہ ماضی کے پورے زمانہ کو گھیرے ہوتی ہے، اس کے حصول کی توقع ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے۔ جیسے قَامَ الْأَمِيْرُ وَ لَمَّا يَرْكَبْ • نَدِمَ زَيْدٌ وَ لَمَّا يعنی لَمَّا يَنْفَعْهُ النَّدَمُ۔ اور لَمْ میں یہ سب نہیں ہوتا ہے۔ اسی لیے نَدِمَ زَيْدٌ وَ لَمْ نہیں کہہ سکتے۔

شرط و جزا کے احکام: (۱) اگر شرط و جزا فعل مضارع ہوں تو دونوں میں جزم لفظاً واجب ہے۔ جیسے إِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ۔ (۲) اگر دونوں فعل ماضی ہوں تو ان میں لفظاً کوئی عمل نہیں ہوگا۔ جیسے إِنْ جِئْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ۔ (۳) اگر جزا فعل ماضی ہو اور شرط فعل مضارع ہو تو شرط میں جزم واجب ہے۔ جیسے إِنْ تَضْرِبْنِيْ ضَرَبْتُكَ۔ (۴) اگر شرط فعل ماضی ہو اور جزا فعل مضارع ہو تو جزا میں رفع اور جزم دونوں جائز ہے۔ جیسے إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرْكَ۔

فا جوابیہ کے احکام: (۱) اگر جزا فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو تو اس پر فا لانا جائز نہیں ہے۔ جیسے إِنْ أَكْرَمْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ۔ (۲) اگر جزا فعل مضارع مثبت، یا منفی بہ لَا ہو تو اس پر فا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے۔ جیسے إِنْ تَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْكَ، فَأَضْرِبُكَ • إِنْ تَقْرَأْ لَا أَضْرِبْكَ، فَلَا أَضْرِبُكَ۔ (۳) ان دونوں قسموں کے علاوہ میں جزا پر فا لانا واجب ہے اور یہ کل چار صورتیں ہیں:

★ جزا فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو۔ خواہ قَدْ لفظ میں ہو، یا مقدر ہو۔ جیسے إِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ

(۱) اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔ (اسی طرح باقی جملوں کا بھی ترجمہ ہوگا)۔ (۲) یہ اصل میں ہے: تَعَلَّمْ، فَإِنْ تَتَعَلَّمْ تَنْجَحْ۔ تو علم حاصل کر۔ اگر تو علم حاصل کرے گا تو کامیاب ہوگا۔ (اسی طرح باقی جملوں میں بھی إِنْ کے ساتھ فعل شرط بھی محذوف ہے)۔

قَبلُ[1]• إِنْ كَانَ قَمِيصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ[2]۔

★ جزا فعل مضارع منفی بغیر لَا ہو۔ جیسے مَن يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَن يُّقبَلَ مِنْهُ۔

★ جزا جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

★ جزا جملہ انشائیہ ہو، خواہ فعل امر ہو۔ جیسے إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَأَكْرِمْهُ• یا فعل نہی ہو۔ جیسے إِنْ رَأَيْتَ خَالِدًا فَلَا تُهِنْهُ• یا دعا ہو۔ جیسے إِنْ نَصَرْتَنِي فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا•

تمرین - ۲۶

(۱) فعل مضارع مرفوع، منصوب اور مجزوم کے عوامل مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲) أَنْ کہاں کہاں مقدر ہوتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۳) کلماتِ مجازات سے کیا مراد ہے اور وہ کتنے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) إِنْ کہاں کہاں مقدر ہوتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۵) شرط و جزا کے احکام مثالوں کی روشنی میں بیان کیجیے۔

(۶) فا جوابیہ کے احکام مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۷) أَنْ مصدریہ و أَنْ مخففہ اور لَمْ و لَمَّا کے باہمی فرق کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۸) مندرجہ ذیل جملوں میں غور کیجیے اور یہ بتائیے کہ کون فعل مرفوع ہے اور کون فعل منصوب، یا مجزوم ہے؟ ساتھ ہی ان کے عوامل کی نشان دہی بھی کیجیے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ • يُرِيْدُ اللّٰهُ أَن يُخَفِّف عَنكُم • أَطِعِ اللّٰهَ كَيْ تُفْلِح • لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِر لَهُمْ • وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلّ عَلَيْكُمْ غَضَبِى • مَهْمَا تَفْعَل تُسْئَل عَنه • لَمْ يَلِد وَلَم يُوْلَد و لَمْ يَكُن لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ • لِيُنْفِق ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِه • وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِه • مَن يَّبْحَث يَجِد • و إِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْه يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ • وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمه اللّٰهُ • مَتى يَصْلُحْ قَلْبك تَصلح أعمالك • إِذْ ما دخلتَ عَلى الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَهُ حقًّا • أَيُّ امرِئٍ يَخْدِم أَمَّتَه تَخْدِمه • حَيْثُمَا تُقِم يُقَدِّر لَكَ اللّٰهُ نَجَاحًا • تَعَلَّم تفُز، وَلَا تَكْسَل تنل •

درس ۲۷

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور ہو۔ جیسے خَطَبَ الْعَالِمُ• التِّلْمِيْذُ قَرَأَ۔ اس میں ضمیر غائب (راجع بجانبِ مبتدا) فاعل ہے۔ فعل معروف لازم بھی ہوتا ہے، متعدی بھی۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جس کا معنیٰ فاعل سے مل کر پورا ہو جائے اور مفعول بہ کی حاجت نہ ہو۔ یہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ سَعِيْدٌ• مَاتَ خَالِدٌ۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جس کا معنیٰ فاعل کے علاوہ مفعول بہ کو بھی چاہے۔ یہ اپنے فاعل کو رفع اور مفعول

---

(۱) اگر یہ چوری کرے تو بے شک اس سے پہلے اس کا ایک بھائی چوری کر چکا ہے۔ (۲) اگر ان کا کرتا آگے سے چاک ہوا ہے تو عورت سچی ہے۔

یہ کو نصب دیتا ہے۔ جیسے فَتَحَ طَارِقٌ الأندلُسَ ● درج ذیل اسما کو فعل لازم و فعل متعدی دونوں ہی نصب دیتے ہیں:

(۱) مفعول مطلق ۔ جیسے جَلستُ جُلُوسًا ● دَعوْتُكَ دَعْوَةً ● (۲) مفعول فیہ۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الجُمُعَةِ ● جَلَسْتُ فَوْقَكَ ● فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيمَةِ وَزْنًا[1] ● وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ[2] ● (۳) مفعول لہ۔ جیسے أتَيتُ الْمَدْرَسَةَ رَغْبَةً فِي الْعِلْمِ[3] ● لَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ[4] ● (۴) مفعول معہ۔ جیسے اذْهَبْ وَ الْكُتُبَ الْجَدِيْدَةَ[5] ● رَأَيْتُ وَ خَالِدًا الجَامِعَةَ الْأَشْرَفِيَّةَ[6] ● (۵) حال۔ جیسے رَجَعَ الْمتعلِّمُ نَاجِحًا ● اَدِّبْ وَلَدَكَ صَغِيْرًا ● (۶) تمیز۔ جیسے طَابَ زُهَيْرٌ نَفْسًا ● رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ●

فعل مجهول : وہ فعل ہے جس کے فاعل کو حذف کر دیا گیا ہو اور مفعول کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا ہو۔ یہ اس مفعول کو رفع دیتا ہے اور اسے **نائب فاعل** کہتے ہیں۔ جیسے يُكْرَمُ الْمُجْتَهِدُ ـــــ فعل مجہول نائب فاعل کے علاوہ باقی اسموں کو فعل معروف کی طرح نصب دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زُهَيْرٌ يَوْمَ السَّبْتِ أَمَامَ الْأُسْتَاذِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِي الْمَدْرَسَةِ تَادِيْباً[7] ● ذُبِحَ الثّورُ مَشْدُوْدًا وَ مَا ظُلِمَ فَتِيْلاً[8] ●

فعل مجہول صرف فعل متعدی سے بنتا ہے ـــ اس کو "**فعل مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه**" اور **مبني للمفعول** بھی کہتے ہیں۔

اقسام فعل متعدی: فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں: (۱) متعدی بہ یک مفعول ۔ جیسے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ـــــ یہ افعال بہت ہیں مثلاً نَصَرَ ● كَتَبَ ● أَخَذَ ● أَكَلَ ● شَرِبَ ● عَظَّمَ ● أَبْعَدَ ● أَعَانَ ● اسْتَغْفَرَ وغیرہ۔

(۲) متعدی بدو مفعول، جس کا ایک مفعول چھوڑ دینا بھی جائز ہو۔ جیسے أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا ● کہ یہاں أَعْطَيْتُ زَيْدًا -یا- أَعْطَيْتُ دِرْهَمًا کہنا بھی جائز ہے۔

فائدہ: جب دونوں مفعول اصل کے لحاظ سے مبتدا و خبر نہ ہوں تو ایک مفعول کو ترک کر دینا جائز ہوتا ہے۔ جیسے مَنَحْتُ الْمُجْتَهِدَ جَائِزَةً ● مَنَعْتُ الْكَسُوْلَ التَّنَزُّهَ ● كَسَوْتُ الْفَقِيْرَ ثَوْبًا ● عَلَّمْتُ زُهَيْرًا النَّحوَ ● اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ● أَلْبَسْتُ الْوَلَدَ سِرْوَالًا ● وغیرہ۔

(۳) متعدی بہ دو مفعول، جس کا ایک مفعول چھوڑ دینا جائز نہ ہو۔ یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا۔

(۴) متعدی بہ سہ مفعول ۔ جیسے أَعْلَمَ ● أَرَى ● أَنْبَأَ ● نَبَّأَ ● أَخْبَرَ ● خَبَّرَ ● حَدَّثَ۔ جیسے أَعْلَمَ عليٌّ زَيْدًا خَالِدًا عَالِمًا[9]۔

---

(۱) تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔(۲) اور ہم نے ان پر طور کو اونچا کیا۔(۳) میں علم کی رغبت کی وجہ سے مدرسہ آیا۔(۴) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔(۵) تو نئی کتابوں کے ساتھ جا۔(۶) میں نے خالد کے ساتھ الجامعہ الاشرفیہ دیکھا۔(۷) زہیر کو شنبہ کے روز، مدرسہ میں، استاذ کے سامنے، ادب سکھانے کے لیے، سخت ضرب لگائی گئی۔(۸) بیل کو باندھ کر ذبح کیا گیا اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا گیا۔(۹) علی نے زید کو خالد کا عالم ہونا بتایا۔

اس کے تینوں مفعولوں میں سے صرف پہلے کوذکر کرنا اور باقی کو چھوڑ دینا جائز ہے۔جیسے أَعْلَمَ عليٌّ زَيْدًا۔ لیکن آخر کے دونوں میں سے ایک کوذکر کرنا اوردوسرے کوچھوڑ دینانا جائز ہے۔لہذا أَعْلَمْتُ زَيْدًا خَيْرَ النَّاسِ نہیں کہہ سکتے، بلکہ أَعْلَمْتُ زَيْدًا خَالِدًا خَيْرَ النَّاسِ کہنا ہوگا۔

افعال قلوب: ان سے مرادوہ افعال ہیں جن کاتعلق دل سے ہوتا ہےاوران کےصدورمیں ہاتھ پاؤں جیسے اعضا کا کچھ دخل نہیں ہوتا۔ جیسے حَسِبْتُ • ظَنَنْتُ • خِلْتُ • (یہ تینوں شک کے لیے ہیں) عَلِمْتُ • رَأَيْتُ (بمعنیٰ اعتقدتُ -یا- تيقَّنْتُ) • وَجَدتُّ • (یہ تینوں یقین کے لیے ہیں) زَعَمْتُ۔یہ شک ویقین دونوں میں مشترک ہے۔

ان افعال میں شک اوریقین کےمعانی پائے جاتے ہیں اس لیےانھیں **افعال شک و یقین** بھی کہتے ہیں۔

یہ افعال مبتداوخبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کومفعولیت کی بنا پرنصب دیتے ہیں۔جیسے عَلِمْتُ زُهَيْرًا شَاعِرًا ــــ یہ دونوں مفعول چوں کہ اصل کے لحاظ سے مبتدااورخبر ہوتے ہیں اس لیےان میں سے کسی ایک کوترک کرنا جائزنہیں ہوتا ہے۔ہاں! قرینہ موجود ہوتو دونوں مفعول حذف ہوسکتے ہیں۔

فائدہ: (۱)افعال قلوب کےدونوں مفعول افعال سے پہلے آجائیں، یا ایک مفعول پہلے آجائےتو دونوں مفعول پررفع بھی جائز ہوگااورنصب بھی۔جیسےزَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ • زَيْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ • زَيْدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ • زَيْدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا۔

(۲) افعال قلوب کے بعد استفہام، یا نفی، یا لام ابتدا ہوتو دونوں مفعول پر رفع واجب ہے۔اس صورت کو **تعلیق** کہتے ہیں۔یعنی مفعولوں سے معنًی ربط باقی رکھنا اورلفظًا عمل سے روک دینا۔جیسے عَلِمْتُ أ زَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ خَالِدٌ • عَلِمْتُ مَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ • عَلِمْتُ لَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔

(۳) جب ظَنَنْتُ بمعنیٰ اتهَمْتُ • عَلِمْتُ بمعنیٰ عَرَفْتُ • رَأَيْتُ بمعنیٰ أَبْصَرْتُ اور وَجَدتُّ بمعنیٰ أَصَبْتُ ہوتو اس وقت یہ افعال قلوب سے نہیں ہوں گے اور صرف ایک مفعول کونصب دیں گے۔جیسے رَأَيْتُ الْهِلَالَ • وَجَدتُّ الضَّالَّةَ وغیرہ۔

تمرین - ۲۷

(۱) فعل لازم وفعل مجہول کی تعریف کیجیے اورمثال بھی دیجیے۔

(۲)فعل متعدی کی تعریف کیجیےاوراس کی چاروں قسموں کومثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۳)افعال شک ویقین سے کیا سمجھتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کیجیےاور یہ بھی بتائیے کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں اورکب ان کا عمل باطل ہوتا ہے؟

(۴) درج ذیل جملوں میں فعل لازم ومتعدی کوالگ الگ کرکے بتائیے۔اور جوفعل متعدی ہواس کے بارے میں یہ بھی واضح کیجیے کہ وہ متعدی کی کون سی قسم ہے؟

اتّخذَ اللّٰه إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلًا • أُنْبِئْتُ خَالِدًا شُجَاعًا • أَفْهَمْتُ التِّلْمِيْذَ الدرس • وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبٰطِلُ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا • حُمِّلُوا التَّوْرَاة • جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا • زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَواتِ • يَزْعمُوْنَ الْحَقَّ بَاطِلًا • أَلفيتُ الفضيلة خلُقًا كريمًا • إذَا مات الإنسانُ انقطع عملُه إلّا من ثلاث • كلوا واشربوا ولاتُسرفوا • رأيت أخاك •

درس ۲۸

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جوصرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے، بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔فاعل کوان افعال کا اسم اورصفت کوان کی خبر کہتے ہیں ــــ تمام افعال ناقصہ اوران کے مشتقات اسم کورفع اورخبرکونصب دیتے ہیں۔جیسے کَانَ الدرسُ سَھلًا ــــ یہ سترہ افعال ہیں جن کا بیان **درس نمبر ۸** میں گزر چکا۔

افعال ناقصہ کا استعمال: کَانَ کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:(۱)**ناقصہ**۔یہ زمانہ ماضی میں اسم کے لیے خبر کے ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔خواہ وہ خبر دائمی ہو۔جیسے کَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا[۱]۔ یا منقطع ہو۔جیسے کَانَ زَيْدٌ شَابًّا[۲]۔ (۲)**تامہ**۔یہ ثَبَتَ اور حَصَلَ کے معنیٰ میں ہوتا ہے اورصرف فاعل سے مل کر پورا ہو جاتا ہے۔جیسے کَانَ مَطَرٌ(بارش ہوئی)۔(۳)**زائدہ**۔اس کے حذف کرنے سے معنیٔ مقصود میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوتا۔یہ ہمیشہ کلام کے درمیان آتا ہے۔جیسے كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا[۳]۔

صَارَ-یہ حالت کی تبدیلی بتانے کے لیے آتا ہے۔جیسے صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مال دار ہو گیا)۔

أَصبَحَ• أَمسىٰ• أَضحىٰ- یہ تینوں ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا اسم اپنی خبر سے ان ہی اوقات (صبح، شام، چاشت) میں متصف ہے۔جیسے أَضحىٰ زَيْدٌ جَرِيْحًا(زید چاشت کے وقت زخمی ہوا)۔

کبھی یہ صَارَ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔جیسے أَصبَحَ سَعِيْدٌ عَالِمًا (سعید عالم ہو گیا)۔اور کبھی یہ تامّہ ہوتے ہیں،اس وقت خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔جیسے أَمسىٰ بَكرٌ (بکر نے شام کی)۔

ظَلَّ• بَاتَ- یہ دونوں ظاہر کرتے ہیں کہ ان کا اسم اپنی خبر سے ان ہی اوقات (دن،رات) میں متصف ہے۔جیسے ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا (زید دن بھر روزہ رہا)۔

کبھی یہ صَارَ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔جیسے بَاتَ المريضُ سَلِيمًا (مریض ٹھیک ہو گیا)۔

عَادَ- یہ دو طرح استعمال ہوتا ہے۔(۱)**ناقصہ**-اس وقت صَارَ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔جیسے عَادَ الْوَلَدُ شَابًّا (لڑکا جوان ہو گیا)۔(۲)**تامہ**- اس وقت رَجَعَ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔جیسے عَادَ خَالِدٌ (خالد لوٹ گیا)۔

آضَ• غَدَا• رَاحَ- یہ تینوں صَارَ کے معنیٰ میں ہوتے ہیں۔جیسے آضَ عَمروٌ فَقِيرًا (عمرو فقیر ہو گیا)• غدَا الشابُّ شَيْخًا (جوان بوڑھا ہو گیا)• رَاحَ الشَّيْطَانُ رَجِيمًا (شیطان مردود ہو گیا)۔

مَازَالَ• مَا بَرِحَ• مَا فَتِئَ• مَا انْفَكَّ -یہ افعال ثبوتِ خبر کا استمرار ودوام ظاہر کرتے ہیں۔جیسے مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید ہمیشہ مالدار رہا)• مَا انْفَكَّ سَعِيْدٌ يَجْتَهِدُ (سعید برابر محنت کرتا رہا)۔

(۱)اللہ علم وحکمت والا ہے۔(۲)زید جوان تھا۔(۳)ہم کیسے بات کریں اس سے جو گہوارے میں بچہ ہے۔

مَا دَامَ- یہ کسی کام کے وقت کو معین کرنے کے لیے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانہ کے برابر ہو۔اور یہ ہمیشہ اپنے سے پہلے والے جملہ کا محتاج ہوتا ہے۔جیسے اِجلِسْ مَا دَامَ زُهَيْرٌ جَالِسًا (تو بیٹھ جب تک زُہیر بیٹھا رہے)۔

لَيْسَ- یہ معنیٍ جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے۔جیسے لَيْسَ بَكْرٌ عَالِمًا (بکر عالم نہیں ہے)۔جب اس کی خبر پر با آئے تو خبر مجرور ہوتی ہے۔جیسے أَلَيْسَ اللّٰه بِكَافٍ عَبْدَہ۔(کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے؟)۔

افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسم کے لیے خبر کا حصول قریب ہے۔یہ بھی افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

حصولِ خبر کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) قرب خبر کی صرف امید ہو ــــ اس کے لیے عَسَىٰ آتا ہے۔یہ فعل جامد ہے،اس سے ماضی کے علاوہ کوئی صیغہ نہیں آتا۔اس کی خبر اکثر أَنْ کے ساتھ ہوتی ہے۔جیسے عَسَىٰ اللّٰهُ أَن يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا[۱]۔ اور کبھی بغیر أَنْ کے ہوتی ہے۔جیسے عَسَىٰ زَيْدٌ يَقُوْمُ۔کبھی فعل مضارع أَنْ کے ساتھ عَسَى کا فاعل ہوجاتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں رہتی۔جیسے عَسَىٰ أَن يَّخْرُجَ زَيْدٌ۔

(۲) قُربِ خبر کے اسباب وآثار رونما ہوچکے ہوں۔اس کے لیے كَادَ آتا ہے۔اس کی خبر اکثر بغیر أَنْ کے ہوتی ہے۔جیسے كَادَ زُهَيْرٌ يَقُوْمُ• اور کبھی أَنْ کے ساتھ آتی ہے۔جیسے كَادَ الفَقْرُ أَن يَّكُوْنَ كُفْرًا[۲]۔

(۳) خبر کا حصول شروع ہو چکا ہو اس کے لیے كَرَبَ• أَوْشَكَ• طَفِقَ• جَعَلَ• أَخَذَ وغیرہ آتے ہیں۔ان کا استعمال كَادَ کی طرح ہوتا ہے۔جیسے كَرَبَ الْقَلْبُ يَذُوْبُ (دل پگھلنے لگا)۔

افعال تعجب: وہ افعال ہیں جو انشائے تعجب کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ان کے صرف دو اوزان ہیں:

(۱) مَا أَفْعَلَهُ۔ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا اچھا ہے)۔اس میں مَا بمعنیٰ أَيُّ شَيْءٍ مبتدا ہے اور أَحْسَنَ میں هُوَ کی ضمیر مستتر اس کا فاعل اور زیدًا مفعول بہ، پھر پورا جملہ مبتدا کی خبر ہے۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ انشائیہ۔

(۲) أَفْعِلْ بِهٖ۔ جیسے أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کتنا اچھا ہے)۔اس میں أَحْسِنْ صیغۂ امر بمعنیٍ أَحْسَنَ ماضی ہے زید فاعل اور با زائدہ ہے۔

ان دونوں اوزان کے لیے شرط یہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد ہو اور اس میں رنگ،یا عیب کا معنیٰ نہ پایا جاتا ہو۔

افعال مدح و ذم : وہ افعال ہیں جو انشائے مدح وذم کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔جیسے نِعْمَ• حَبَّذَا• یہ دونوں مدح کے لیے ہیں۔اور بِئْسَ • سَاءَ یہ دونوں ذم کے لیے ہیں۔

نِعْمَ• بِئْسَ اور **سَاءَ**- کا فاعل اکثر معرّف باللام ہوتا ہے،یا معرّف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔جیسے نِعْمَ الرجُلُ زَيْدٌ[۳]• بِئْسَ الرجُلُ خَالِدٌ• نِعْمَ غُلامُ الرجل زَيْدٌ• بِئْسَ غُلامُ الرجُلِ خَالِدٌ[۴]۔

---

(۱) قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے۔(۲) محتاجی کفر ہونے کے قریب ہوگئی۔(۳) زید کیا ہی اچھا مرد ہے۔(۴) اس مرد کا غلام خالد کتنا برا ہے۔

کبھی ان کا فاعل مُضمر ہوتا ہے، اس وقت نکرۂ منصوبہ سے فاعل کی تمیز لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ• بِئْسَ رَجُلًا خَالِدٌ ـــ ان تمام مثالوں میں زید مخصوص بالمدح اور خالد مخصوص بالذم ہے۔

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعلِ ماضی اور ذَا اسم اشارہ سے۔ اور یہی ذَا، حَبَّ کا فاعل ہے۔ اور اس کے بعد عموماً مخصوص بالمدح آتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ[1]۔

اس فعل کے مخصوص بالمدح سے پہلے، یا اس کے بعد تمیز، یا حال کا لانا جائز ہے۔ جیسے حَبَّذَا رَجُلًا زَیْدٌ[2]• حَبَّذَا زَیْدٌ رَجُلًا• حال کی مثال۔ جیسے حَبَّذَا رَاکِبًا زَیْدٌ• حَبَّذَا زَیْدٌ رَاکِبًا[3]۔

تمرین - ۲۸

(۱) افعال ناقصہ کی تعریف کیجیے اور ان کا عمل بتائیے۔ پھر تمام افعال ترتیب وار سنائیے۔

(۲) کَانَ • أَمْسیٰ • بَاتَ اور عَادَ کے استعمال کے طریقے تفصیل سے بیان کیجیے۔

(۳) اض • مَا فَتِیءَ • مَادَامَ اور لَیْسَ کے معانی کی وضاحت کیجیے اور مثال بھی دیجیے۔

(۴) افعال مقاربہ کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسمیں مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۵) فعل تعجب کی تعریف کیجیے اور اس کے اوزان مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۶) افعال مدح وذم کی تعریف کیجیے اور ان کا طریقۂ استعمال مثالوں کی روشنی میں خوب واضح کیجیے۔

(۷) مندرجہ ذیل جملوں میں افعال ناقصہ، افعال مقاربہ، افعال تعجب اور افعال مدح وذم کو الگ الگ کر کے بتائیے، پھر اسی لحاظ سے تمام جملوں کا ترجمہ بھی کیجیے۔

اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ • كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ • وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا • اَنْتَ مُصْبِحٌ سَلِيْمًا • وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ • لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا • عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ • أحبب إِلَيْنَا أَن يَّكُوْنَ رِجَالُ الْأُمَّةِ عَامِلِيْنَ مُخلصين • بِئسَ الشرابُ الخمر • بِئْسَ فَتَاةً مَنْ تعصي اللّٰهَ • حَبَّذَا الصَّادِقونَ • نِعْمَت الكلمة الطيبة تُصلح بين المتخاصمِيْن • مَا اَغْضَبَنِيْ عَلَى الْخَائِنِ • كرب القلبُ من هواه يذوب • سَاءَ مَا يَعْمَلُ الْجَاهِلُ •

درس ۲۹

حرف: وہ کلمہ ہے جس سے کوئی معنیٰ سمجھ میں نہ آئے جب تک کہ اسے کسی دوسرے کلمہ سے نہ ملایا جائے۔

اس کی سترہ قسمیں ہیں: (۱) حروف جر (۲) حروف مشبہ بفعل (۳) حروف عطف (۴) حروف تنبیہ (۵) حروف ندا (۶) حروف ایجاب (۷) حروف زیادت (۸) حروف تفسیر (۹) حروف مصدر (۱۰) حروف تحضیض وتندیم (۱۱) حرف توقع (۱۲) حروف استفہام (۱۳) حروف شرط (۱۴) حرف ردع (۱۵) تاے تانیث ساکنہ (۱۶) تنوین (۱۷) نون تاکید۔

(۱) اچھا ہے یہ زید۔ (۲) اچھا ہے یہ زید مرد ہونے کے لحاظ سے۔ (۳) اچھا ہے یہ زید سوار ہونے کی حالت میں۔

❶ **حروف جر**: وہ حروف ہیں جو فعل، یا شِبہ فعل کا معنیٰ اسم تک پہنچاتے ہیں اور اس اسم کو جر دیتے ہیں۔ یہ سترہ حروف ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں:

بَا و تَا و کاف و لام و واو و مُنْذُ و مُذْ خَلَا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلَىٰ، حَتّٰى، إِلىٰ

با: یہ دس معانی کے لیے آتا ہے: (۱) الصاق- یعنی ایک شے کو دوسری شے سے ملانے کے لیے، چاہے حقیقۃً ہو۔ جیسے بِهٖ داءٌ۔ یا مجازاً ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِدَارِكَ۔ (۲) استعانت- یعنی مدد طلب کرنے کے لیے۔ جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ (۳) تعلیل- یعنی علت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ[۱]۔ (۴) مصاحبت- یعنی معیت کے لیے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ بِعَشِيْرَتِهٖ[۲]۔ (۵) تعدیہ کے لیے۔ جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ[۳]۔ (۶) مقابلہ یعنی تبادلہ کے لیے۔ جیسے بِعْتُ هٰذَا بِذَاكَ۔ (۷) قسم کے لیے۔ جیسے بِاللّٰهِ لأجْتَهِدَنَّ۔ (۸) استعطاف- یعنی رحم طلب کرنے کے لیے۔ جیسے ارْحَمْ بِزَيْدٍ۔ (۹) ظرفیت کے لیے۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ۔ (۱۰) زیادت کے لیے- یعنی کبھی زائدہ ہوتا ہے اور اس کے حذف کردینے سے معنیٰ میں کچھ خلل پیدا نہیں ہوتا ہے۔ جیسے وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ[۴]• كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا[۵]۔

تا: یہ قسم کے لیے آتا ہے اور صرف اسم جلالت پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ[۶]۔

کاف: یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے عَلِيٌّ كَالْاَسَدِ۔ اور کبھی زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ[۷]۔

لام: یہ چھ معانی کے لیے آتا ہے: (۱) مِلک کے لیے۔ جیسے الدَّارُ لِسَعِيْدٍ۔ (۲) تخصیص کے لیے۔ جیسے الجنَّةُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ (۳) تعلیل کے لیے۔ جیسے وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ (۴) معاقبت- یعنی انجام بتانے کے لیے۔ جیسے لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ[۸]۔ (۵) قسم کے لیے۔ جیسے لِلّٰهِ لَا يُؤَخَّرُ الْاَجَلُ۔ (۶) زیادت کے لیے۔ جیسے رَدِفَ لَكُمْ یعنی رَدِفَكُمْ۔

واو: یہ قسم کے لیے آتا ہے اور ہمیشہ اسم ظاہر پر ہی داخل ہوتا ہے۔ جیسے وَالْفَجْرِ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ[۹]۔

مُذْ، مُنْذُ: یہ دونوں ابتداے غایت کے لیے آتے ہیں زمانہ ماضی میں۔ جیسے مَارَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ یا۔ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَة ـــــ اور کبھی پوری مدت بیان کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمَيْنِ۔ یا۔ مُنْذُ يَوْمَيْنِ۔

رُبَّ: یہ تقلیل کے لیے آتا ہے اور اس کا مدخول نکرۂ موصوفہ ہوتا ہے۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ[۱۰] ـــــ اور کبھی ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے اور اس کی تمیز نکرۂ موصوفہ ہوتی ہے۔ جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا • رُبَّهٗ امرَأَةً۔

(۱) تم نے بچھڑا بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ (۲) زید اپنے قبیلے کے ساتھ گیا۔ (۳) اللہ ان کا نور لے گیا۔ (۴) اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ (۵) اللہ کافی ہے گواہ۔ (۶) اللہ کی قسم! میں ضرور تمھارے بتوں کا برا چاہوں گا۔ (۷) اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ (۸) وہ بدبختی کے لیے شر سے جڑا رہا۔ (۹) اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔ (۱۰) بعض شریف مردوں سے میں نے ملاقات کی۔

مِنْ: یہ چار معانی کے لیے آتا ہے: (۱) ابتداے غایت کے لیے۔ جیسے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا[۱]۔ (۲) تبعیض کے لیے۔ جیسے أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ یعنی بَعْضَ الدَّرَاهِمِ۔ (۳) بیان کے لیے۔ جیسے فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ[۲]۔ (۴) زیادت کے لیے۔ جیسے مَا جَاءَ نِيْ مِنْ أَحَدٍ[۳]۔

فِي: یہ ظرفیت کے لیے آتا ہے۔ چاہے حقیقۃً ہو۔ جیسے الْمَاءُ فِي الْكُوْزِ۔ یا مجازاً ہو جیسے لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ[۴] ـــــ اور کبھی عَلٰی کے معنیٰ میں آتا ہے۔ جیسے وَ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ[۵]۔

عَنْ: یہ بُعد بتانے کے لیے آتا ہے۔ جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ ـــــ اور کبھی عَلٰی کے معنیٰ میں آتا ہے۔ جیسے وَ مَنۡ یَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا یَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِہٖ[۶]۔ یعنی عَلٰی نَفْسِہٖ۔

عَلٰی: یہ استعلا کے لیے آتا ہے۔ چاہے حقیقۃً ہو۔ جیسے زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ۔ یا مجازاً ہو۔ جیسے لِفُلَانٍ عَلَيَّ دَيْنٌ ـــــ اور کبھی فِي کے معنیٰ میں آتا ہے۔ جیسے اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ یعنی فِيْ سَفَرٍ۔

حَتّٰی: یہ دو معانی کے لیے آتا ہے: (۱) انتہاے غایت بتانے کے لیے، خواہ غایتِ زمان ہو۔ جیسے سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ[۷]۔ یا غایتِ مکان ہو۔ جیسے سِرْتُ الْبَلَدَ حَتَّى السُّوْقِ۔ (۲) مصاحبت کے لیے۔ جیسے قَرَأْتُ وِرْدِيْ حَتَّى الدُّعَاءِ یعنی مع الدُّعَاءِ ـــــ کبھی حَتّٰی کا مابعد حَتّٰی کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا۔ اور کبھی داخل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ ـــــ حَتّٰی اسم ظاہر پر ہی داخل ہوتا ہے، ضمیر پر نہیں۔ لہذا حَتَّاهُ نہیں کہہ سکتے۔

إلٰی- یہ تین معانی کے لیے آتا ہے: (۱) انتہاے غایت کے لیے۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ۔ (۲) مصاحبت کے لیے۔ جیسے لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِكُمۡ یعنی مَعَ اَمۡوَالِكُمۡ۔ (۳) عِنْدَ کے معنیٰ میں۔ جیسے السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ[۸]۔ یعنی أَحَبُّ عِنْدِيْ ـــــ کبھی إلی کا مابعد إلی کے ماقبل کے حکم میں شامل ہوتا ہے جب کہ إلی کا مابعد اس کے ماقبل کی جنس سے ہو۔ جیسے فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَ اَیۡدِیَكُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ۔ اور کبھی شامل نہیں ہوتا جب کہ إلی کا مابعد ماقبل کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیۡلِ ـــــ لفظ إلی جب ضمیر سے متصل ہو تو اس کا الف، یا سے بدل جاتا ہے۔ جیسے إِلَيَّ • إِلَيْكَ • إِلَيْهِ۔

خَلَا• حَاشَا• عَدَا: یہ تینوں استثنا کے لیے آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا سَلِيْمٍ، حَاشَا سَلِيْمٍ، عَدَا سَلِيْمٍ ـــــ کبھی یہ تینوں فعل ہوتے ہیں، اس وقت اپنے مابعد کو مفعولیت کی بنا پر نصب دیتے ہیں اور ان

---

(۱) پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصا لے گیا۔ (۲) تو دور ہو بتوں کی گندگی سے۔ (۳) میرے پاس کوئی نہیں آیا۔ (۴) بے شک تمھارے لیے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ (۵) اور مجھے قسم ہے، ضرور میں تمھیں کھجور کے خشک تنے پر سولی چڑھاؤں گا۔ (۶) اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے۔ (۷) وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (۸) مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔

کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا، حَاشَا زَيْدًا، عَدَا زَيْدًا۔

فائدہ: اگر خَلَا اور عَدَا سے پہلے مَا ہو۔ جیسے مَا خَلَا زَيْدًا • مَا عَدَا زَيْدًا۔ یا یہ دونوں صدرِ کلام میں ہوں۔ جیسے خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا • عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا۔ تو فعل ہی کے لیے متعین ہوں گے۔

تمرین - ۲۹

(۱) حرف کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسمیں بیان کیجیے۔

(۲) حروفِ جر کتنے ہیں؟ ہر ایک کو ایک مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) بَا • لَام • مِنْ • حَتّٰى اور اِلٰى کے تمام معانی مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) باقی حروفِ جر کے معانی مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۵) درج ذیل عبارت میں حروفِ جر کے معانی متعین کیجیے، پھر عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ • هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ • لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالاَرْضِ • لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ • تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا • وَ الضُّحٰى وَ اللَّيْلِ اِذَا سَجٰى • وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ • رُبَّ إِشَارَةٍ أَبْلَغُ مِنْ عِبَارَةٍ • كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا • اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ • وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ • تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ • وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ • مَا كَلَّمْتُهُ مُذْ سَنَةٍ وَ لَا قَابَلْتُهُ مُنْذُ شَهْرٍ • مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ •

درس ۳۰

۲ حروفِ مشبہ بہ فعل: وہ حروف ہیں جو فعل سے مشابہت رکھتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں: إِنَّ • أَنَّ • كَأَنَّ • لٰكِنَّ • لَيْتَ • لَعَلَّ۔ جیسے إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ـــــ کبھی ان حروف کے بعد ما کافّہ آ جاتا ہے تو اس وقت یہ کچھ عمل نہیں کرتے اور فعل پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ[1]۔

فعل سے مشابہت: یہ حروف کئی طرح فعل سے مشابہت رکھتے ہیں، مثلاً: (۱) حروف کی تعداد میں فعل کے مشابہ ہیں کہ ان میں بھی کبھی تین حروف ہوتے ہیں۔ جیسے إِنَّ • أَنَّ • لَيْتَ۔ اور کبھی چار حروف ہوتے ہیں۔ جیسے كَأَنَّ • لَعَلَّ • اور کبھی پانچ حروف ہوتے ہیں۔ جیسے لٰكِنَّ۔ (۲) فعل کے ہم وزن ہوتے ہیں۔ جیسے إِنَّ • أَنَّ بروزن فِرَّ • فَرَّ۔ اور كَأَنَّ • لَعَلَّ بروزن فَعَلَنَ۔ اور لٰكِنَّ بروزن ضَارِبُنَ ہے۔ (۳) فعل کے ہم معنیٰ ہوتے ہیں۔ جیسے إِنَّ • أَنَّ، حَقَّقْتُ کی طرح تحقیق پر • كَأَنَّ، شَبَّهْتُ کی طرح تشبیہ پر • لٰكِنَّ، اِسْتَدْرَكْتُ کی طرح استدراک پر • لَيْتَ، تَمَنَّيْتُ کی طرح آرزو پر • اور لَعَلَّ، تَرَجَّيْتُ کی طرح توقع پر دلالت کرتا ہے۔ (۴) فعل کی طرح مبنی بر فتح ہوتے ہیں۔

(۱) تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک اللہ ہے۔

إِنَّ، أَنَّ: إِنَّ جملہ کی (بحیثیت جملہ) تاکید کے لیے آتا ہے اور أَنَّ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے، لہٰذا جملہ کے مقام میں إِنَّ اور مفرد کے مقام میں أَنَّ آئے گا۔

مَواضع إِنّ: چودہ جگہ إِنَّ ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے: (۱) ابتدائے کلام میں۔ جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (۲) قول کے بعد۔ جیسے يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ۔ (۳) موصول کے بعد۔ جیسے مَا رَأَيْتُ الَّذِىْ اِنَّهٗ فِى الْمَسَاجِدِ[۱]۔ (۴) جواب قسم میں۔ جیسے وَ اللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔(۵) واو حالیہ کے بعد۔ جیسے جُدْ وَ اِنَّكَ لَمَسْرُوْرٌ۔ (۶) ندا کے بعد۔ جیسے يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ[۲]۔(۷) فعل ندا کے بعد۔ جیسے نَادَيْتُ زَيْدًا اِنَّ غُلَامَكَ قَدْ ذَهَبَ۔ (۸) حَتّٰى ابتدائیہ کے بعد۔ جیسے مَرِضَ سَعِيْدٌ حَتّٰى اِنَّهُمْ لَا يَرْجُوْنَهٗ۔(۹) حَيْثُ کے بعد۔ جیسے اِجْلِسْ حَيْثُ اِنَّكَ تُحْتَرَمُ۔ (۱۰) إِذْ کے بعد۔ جیسے جِئْتُكَ اِذْ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ۔(۱۱) حرف استفتاح کے بعد۔ جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ۔ (۱۲) حرف تصدیق کے بعد۔ جیسے نَعَمْ اِنَّهٗ فَاضِلٌ۔(۱۳) مبتدا اسم عین ہو اس کی خبر میں۔ جیسے زُهَيْرٌ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ۔ (۱۴) جب اس کی خبر پر لام تاکید ہو۔ جیسے عَلِمْتُ اِنَّكَ لَمُجْتَهِدٌ۔

مواضعِ أَنَّ: گیارہ جگہ أَنَّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے: (۱) فاعل کی جگہ۔ جیسے يَسُرُّنِيْ أَنَّكَ مُجْتَهِدٌ۔(۲) نائب فاعل کی جگہ۔ جیسے يُرْجٰى أَنَّكَ تَفُوْزُ۔ (۳) مفعول کی جگہ۔ جیسے عَرَفْتُ أَنَّكَ كَرِيْمٌ۔ (۴) مبتدا کی جگہ۔ جیسے عِنْدِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ۔(۵) خبر کی جگہ۔ جیسے فَخْرُكَ أَنَّكَ مُخْلِصٌ۔ (۶) مضاف الیہ کی جگہ۔ جیسے فَعَلْتُ هٰذَا كَرَاهَةَ أَنَّكَ قَائِمٌ۔(۷) حرف جر کے بعد۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ أَنَّهٗ مُهْمِلٌ۔ (۸) لَوْ شرطیہ کے بعد۔ جیسے لَوْ أَنَّكَ عِنْدَنَا لَأَكْرَمْتُكَ۔(۹) لَوْلَا کے بعد۔ جیسے لَوْلَا أَنَّهٗ حَاضِرٌ لَغَابَ زَيْدٌ۔ (۱۰) إِلَّا کے بعد۔ جیسے زَيْدٌ غَنِيٌّ إِلَّا أَنَّهٗ شَقِيٌّ۔(۱۱) ما توقیتیہ کے بعد۔ جیسے اِجْلِسْ مَا أَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

فائدہ: (۱) إِنَّ کے اسم پر لام تاکید لانا صحیح ہے جب کہ خبر اس سے پہلے ہو۔ جیسے إِنَّ عِنْدَكَ لَخَيْرًا عَظِيْمًا۔ اور اس کی خبر پر بھی لام تاکید لانا صحیح ہے جب کہ اسم اس سے پہلے ہو۔ جیسے وَ إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ[۳]۔

(۲) کبھی إِنَّ تخفیف کے سبب اِنْ ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی خبر پر لام لانا ضروری ہوتا ہے جیسے إِنْ زَيْدًا لَقَائِمٌ۔ اور اس کو عمل نہ دلانا بھی جائز ہوتا ہے۔ جیسے وَ إِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ[۴]۔ اور اس کا فعل پر داخل ہونا بھی جائز ہوتا ہے۔ جیسے وَ إِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ[۵]۔ وَ إِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ[۶]۔

(۳) اسی طرح کبھی أَنَّ تخفیف کے سبب أَنْ ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں وہ "ضمیر شان مقدر" میں عمل کرتا ہے اور وہی ضمیر اس کا اسم ہوتی ہے اور جملہ خبر واقع ہوتا ہے۔ جیسے بَلَغَنِيْ أَنْ زَيْدٌ قَائِمٌ ـــــ اور اگر جملہ فعلیہ

(۱) میں نے اسے نہیں دیکھا جو مسجدوں میں ہے۔ (۲) اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمھارے لیے چن لیا۔ (۳) بے شک تمھاری خو، بو بڑی شان کی ہے۔ (۴) اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے۔ (۵) اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمھیں خبر نہ تھی۔ (۶) اور بے شک ہم تمھیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

ہوتواس پر قَدْ یاسین یا سَوفَ یا حرف نفی لانا واجب ہے۔جیسے عَلِمَ أَنْ سَيَكُوْنُ مِنكُمْ مَرْضَىٰ• بَلَغَنِي أَنْ قَدْ قَامَ زَيْدٌ وغیرہ۔

كَأَنَّ: یہ تشبیہ کے لیے ہے۔جیسے كَأَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ ــــ یہ کاف تشبیہ اور إِنَّ مکسورہ سے مرکب ہے لیکن کاف کے پہلے آنے کی وجہ سے ہمزہ کا کسرہ فتحہ سے بدل گیا۔اس کی اصل ہے إِنَّ زَيْدًا كَالأَسَدِ ــــ کبھی اس میں بھی تخفیف ہوجاتی ہے تو اس وقت عمل نہیں کرتا ہے۔جیسے كَأَنْ زَيْدٌ أَسَدٌ۔

لٰكِنَّ: یہ استدراک یعنی کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے ہے۔یہ معنیٰ کے لحاظ سے دو متغائر کلام کے درمیان آتا ہے۔جیسے مَا جَاءَ نِيُ الْقَوْمُ لٰكِنَّ عَمْرًا جَآءَ• غَابَ زَيْدٌ لٰكِنَّ أَخَاهُ حَاضِرٌ ــــ اس سے پہلے واو لانا بھی جائز ہے۔جیسے قَامَ زَيْدٌ وَ لٰكِنَّ عمرًا قَاعِدٌ ــــ کبھی اس میں بھی تخفیف ہوجاتی ہے تو اس وقت عمل نہیں کرتا ہے۔جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ لٰكِنْ بَكْرٌ عِنْدَنَا۔

لَيْتَ: یہ تمنی یعنی کسی چیز کے حصول کی آرزو پر دلالت کرتا ہے،خواہ اس کا حصول ممکن ہو۔جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ• یا ناممکن ہو۔جیسے لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ۔

لَعَلَّ: یہ ترجی،یعنی کسی چیز کے حصول کی توقع پر دلالت کرتا ہے اور اس کا تعلق صرف ممکن سے ہوتا ہے۔جیسے لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْحَمُنَا۔

تمرین - ۳۰

(۱)حروف مشبہ بہ فعل کی تعریف کیجیے اور فعل سے ان کی مشابہت واضح کیجیے۔
(۲)کتنی جگہ إِنَّ (ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ) ہوتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۳)کتنی جگہ أَنَّ (ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ) ہوتا ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۴)كَأَنَّ • لٰكِنَّ • لَيْتَ اور لَعَلَّ کے معانی مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔
(۵) إِنّ • أَنَّ -یا- كَأَنّ • لٰكِنَّ جب مخففہ ہوتے ہیں تو ان کا حکم کیا ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔
(۶)مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیے اور إِنَّ -یا-أَنَّ پڑھنے کی وجہ بتائیے۔اور اگر حروف مشبہ بہ فعل عمل نہیں کررہے ہیں تو ان کے عمل نہ کرنے کا سبب بھی بیان کیجیے۔

أَلا انَّ زُهيرًا يجتهد في القراءة•عندي انّ سعيدًا افضل من خليل•بلغني انك منصرف•يقيني ان العلم سعادة الدارين•يختار انك تقيم•اجلس حيث انك تُحمد، لا حيث انك تُذمّ•علمت ان اللّٰه على كل شيء قدير•خير لك انك تجتهد•سعادتك انك تخدمُ أمتك•افعل ما انك تُحمد عليه•نعلم ان هذا لحقٌّ•لولا انك مجتهد لم تفز•لو انك كسلتَ لأخفقت•انما المحسن إبراهيم•ليتما البخيل يجُود•أَلَا انهم هم السفهاء و لكن لا يعلمون•اسمع بهم و ابصر يوم يأتوننا لكن الظلمون اليوم فى ضلل مبين•و اذا تتلى عليه ايتنا ولّٰى مستكبرا كأن لم يسمعها•كأنما يساقُون الى الموت۔

درس ۳۱

۳ حروف عطف: وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو اعراب و حکم میں اپنے ماقبل کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ یہ کل دس حروف ہیں: (جن کا بیان **درس نمبر ۱۵** میں گزر چکا) ـــ یہ حصول حکم کے اعتبار سے تین قسم کے ہیں:

(۱) وہ حروف جن سے معطوف علیہ اور معطوف دونوں کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے۔ یہ چار ہیں: واو • فَا • ثُمَّ • حَتّٰی۔

واو مطلقاً جمع کے لیے ہے۔اس سے ترتیب، یا مہلت نہیں معلوم ہوتی۔ جیسے جَاءَ نِي سَعِيْدٌ و خَالِدٌ۔ یہ عام ہے چاہے دونوں ایک ساتھ آئے ہوں، یا ایک دوسرے کے فوراً بعد آیا ہو، یا کچھ دیر سے آیا ہو۔

فا ترتیب کے لیے ہے اور اس میں مہلت نہیں ہوتی ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ فَعَمْرٌو یہ اس وقت کہیں گے جب کہ عمرو، زید کے فوراً بعد کھڑا ہوا ہو۔

ثُمَّ بھی ترتیب کے لیے ہے لیکن اس میں مہلت ہوتی ہے۔ جیسے دَخَلَ زَيْدٌ ثُمَّ بَكْرٌ۔ یہ اس وقت کہیں گے جب کہ بکر، زید سے کچھ دیر بعد داخل ہوا ہو۔

حَتّٰی یہ ترتیب اور مہلت میں ثُمَّ ہی کی طرح ہے، لیکن اس کی مہلت ثُمَّ کی مہلت سے کم ہوتی ہے اور اس کے لیے شرط ہے کہ معطوف، معطوف علیہ میں داخل ہو۔ یہ کبھی معطوف کی قوت ظاہر کرتا ہے۔ جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتّٰی الْأَنْبِيَاءُ۔ اور کبھی معطوف کا ضعف ظاہر کرتا ہے۔ جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتّٰی الْمُشَاةُ۔

(۲) وہ حروف جن سے معطوف علیہ اور معطوف میں سے کسی ایک معین کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے۔ یہ تین ہیں: لَا • بَلْ • لٰكِنْ۔

لَا معطوف سے اس حکم کی نفی کرتا ہے جو معطوف علیہ کے لیے ثابت ہے۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ لَا بَكْرٌ۔ اس میں حکم صرف معطوف علیہ کے لیے ثابت ہے۔

بَلْ معطوف علیہ سے حکم کی نفی کرتا ہے اور معطوف کے لیے اسے ثابت کرتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي بَكْرٌ بَلْ خَالِدٌ۔ اس میں حکم صرف معطوف کے لیے ثابت ہے۔

لٰكِنْ استدراک کے لیے ہے اور اس سے پہلے، یا اس کے بعد نفی لازم ہے۔ جیسے مَا جَاءَ نِي زَيْدٌ لٰكِنْ عمرٌو جَاءَ • قَامَ بَكْرٌ لٰكِنْ خَالِدٌ لَمْ يَقُمْ۔ پہلی مثال میں معطوف کے لیے اور دوسری مثال میں معطوف علیہ کے لیے حکم ثابت ہے۔

(۳) وہ حروف جن سے معطوف علیہ اور معطوف میں سے کسی ایک غیر معین کے لیے حکم ثابت ہوتا ہے۔ یہ

بھی تین ہیں: أَوْ • إِمَّا • أَمْ۔

أَوْ کبھی دو چیزوں کے درمیان اختیار ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے تَزَوَّجْ هِنْدًا أَوْ أُخْتَهَا۔ ☆ اور کبھی اباحت کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے جَالِسِ الْعُلَمَاءَ أَوِ الزُّهَّادَ۔ ☆ کبھی شک کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ اور کبھی تقسیم کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے الكلمةُ اسمٌ أو فعلٌ أو حرفٌ۔ ☆ کبھی اور دوسرے معانی کے لیے بھی آتا ہے۔

إِمَّا اسی وقت حرف عطف ہوگا جب کہ اس سے پہلے ایک إِمَّا اور ہو۔ جیسے العددُ إِمَّا زَوْجٌ وَ إِمَّا فَرْدٌ ــــ إِمَّا، أَوْ سے پہلے بھی آسکتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ إِمَّا كَاتِبٌ أَوْ أُمِّيٌّ۔

أَمْ کی دو قسمیں ہیں: (۱) أَم متصلہ (۲) أَم منقطعہ۔

أَمْ متصله وہ ہے جس کے ذریعہ دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین مقصود ہوتی ہے۔ اس کے استعمال کی تین شرطیں ہیں: (۱) اس سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو۔ (۲) اس کے بعد ویسا ہی کوئی لفظ ہو جیسا کہ ہمزۂ استفہام کے بعد ہے۔ یعنی اگر ہمزہ کے بعد اسم ہے تو أَمْ کے بعد بھی اسم ہو۔ جیسے أَ زَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ بَكْرٌ؟ اور اگر ہمزہ کے بعد فعل ہو تو أَمْ کے بعد بھی فعل ہو۔ جیسے أَ قَامَ زَيْدٌ أَمْ قَعَدَ؟ (۳) معطوف علیہ اور معطوف میں سے ایک متکلم کے نزدیک ثابت ہو اور استفہام صرف تعیین کے لیے ہو۔ اسی لیے أَمْ کے جواب میں ایک کی تعیین واجب ہے۔ نَعَمْ - یا - لَا کہنا صحیح نہیں برخلاف أَوْ اور إِمَّا کے، کہ اِن کے جواب میں نعم - یا - لَا کہنا صحیح ہے۔

أَمْ منقطعه وہ ہے جس کے ذریعہ کلامِ اول کو قطع کر کے دوسرا کلام شروع کرنا مقصود ہوتا ہے اور یہ بَلْ کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔ جیسے هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ[1]۔

تمرین - ۳۱

(۱) حروف عطف کی تعریف کیجیے، پھر تمام حروف کو ایک ایک مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲) واو • فَا • ثُمَّ • حَتّٰى کے معانی میں کیا فرق ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) لَا • بَلْ • لٰكِنْ کے معانی مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) أَوْ • إمّا • أَمْ کے معانی وشرائط استعمال تفصیل سے بیان کیجیے۔

(۵) مندرجہ ذیل جملوں میں حروف عطف کی تعیین کیجیے اور ان کے معانی کی وضاحت کیجیے۔

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ • أَ قَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ • وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ • اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بَلْ لَا يُوْقِنُوْنَ • مَنْ يُرِدِ السّيادةَ حقًا فليسُد بعلمه و أدبه لا بنسبه أو نشبه • قلنا الحقَ فغضبَ أهلُ الباطل • أنت كاتبٌ، لا شاعرٌ • هَذِّبْ نَفْسَكَ، ثُمَّ هَذِّبْ غَيْرَكَ • مَا نجح سعيدٌ، بل أخوه • هل لك قِبَلَنَا حق أم أنت رجل ظالم؟ • أمُحِقٌّ أنت، أم مُبطلٌ؟ • اجتنب الذنوبَ حتى اللَّممَ • مَا جَاء علي، لكن أخوه جاء • هٰذَا الشيءُ إِمَّا حَجَرٌ و إِمَّا لا حَجَرٌ • ذَاك الرجلُ إِمَّا عالمٌ، أو أمّيٌّ •

---

(۱) کیا برابر ہو جائیں گے نابینا اور بینا، یا کیا برابر ہو جائیں گی تاریکیاں اور روشنی، کیا انھوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا۔

درس ۳۲

❹ **حروف تنبیه**: وہ حروف ہیں جن سے مخاطب کو ہوشیار کیا جاتا ہے تاکہ وہ متکلم کی پوری بات سن سکے ــــ یہ تین حروف ہیں: اَلَا • اَمَا • هَا۔

اَلَا • اَمَا: یہ دونوں صرف جملہ کے شروع میں آتے ہیں، خواہ وہ جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے اَلَا إِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ • أَمَا وَ الَّذِي أَبْكَىٰ وَ أَضْحَكَ وَ الَّذِيْ ☆ أَمَاتَ وَ أَحْيىٰ وَ الَّذِي أَمْرُهُ الْأَمْرُ[1]۔ یا جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے أَلَا ! قُمْ عِنْدَ ذِكْرِ الْوِلَادَةِ تَعْظِيْمًا[2] • أَمَا لَا تَذْهَبُ إِلَى الغَابَةِ۔

هَا: یہ جملہ اسمیہ کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے هَا أَنْتُمْ أُوْلَاءِ۔ اور اسم اشارہ کے شروع میں بھی آتا ہے۔ جیسے هٰذَا • هَاتَانِ • هٰؤُلَآءِ۔

❺ **حروف ندا**: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو پکارا جاتا ہے۔ یہ پانچ ہیں: يَا • أَيَا • هَيَا • أَيْ • ہمزۂ مفتوحہ۔

أَيْ اور ہمزۂ مفتوحہ (أَ) ندائے قریب کے لیے ہیں۔ أَيَا اور هَيَا ندائے بعید کے لیے ہیں اور يَا قریب وبعید و متوسط سب کے لیے عام ہے۔

ان حروف کے ذریعہ جس کو پکارا جاتا ہے اس کو **منادیٰ** کہتے ہیں۔ اور اس کے احکام **درس نمبر ۱۰** میں بیان ہو چکے۔

❻ **حروف ایجاب**: وہ حروف ہیں جو کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔ یہ چھ ہیں: نَعَمْ • بَلىٰ • أَجَلْ • إِيْ • جَيْرِ • إِنَّ۔

نَعَمْ: یہ کلام سابق کی تائید کے لیے آتا ہے، خواہ وہ کلام مثبت ہو یا منفی، خبر ہو یا انشا۔ جیسے أَ جَاءَ زَيْدٌ؟ • أَ لَمْ يَقُمْ خَالِدٌ؟ • ذَهَبَ سَعِيْدٌ إِلَى المَسْجِدِ • بَكْرٌ لَمْ يَذْهَبْ إِلَى الْبَيْتِ • وغیرہ کے جواب میں نَعَمْ (ہاں) کہنا۔

بَلىٰ: جملۂ منفیہ کے بعد اس کی نفی کو ختم کرنے کے لیے آتا ہے، خواہ وہ جملہ منفیہ خبریہ ہو۔ جیسے لَمْ يَقُمْ زَيْدٌ کے جواب میں بَلىٰ کہنا۔ یا انشائیہ ہو۔ جیسے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا بَلىٰ۔

إِيْ: اس چیز کو ثابت کرنے کے لیے آتا ہے جس کو لفظ استفہام کے ذریعہ پوچھا گیا ہو۔ اس کا استعمال ہمیشہ قسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے پوچھا جائے هَلْ قُضِيَتِ الصَّلَاةُ؟ جواب میں کہا جائے گا إِيْ وَ اللّٰهِ۔ یعنی ہاں! بخدا نماز ہو چکی۔

(۱) سنو! قسم ہے اس ذات کی جس نے رلایا اور ہنسایا، اور قسم ہے اس ذات کی جس نے موت دی اور زندگی بخشی، اور قسم اس کی جس کا حکم حکم ہے۔
(۲) خبردار! ولادتِ باسعادت کے ذکر کے وقت ازراہ تعظیم کھڑے ہو جاؤ۔

أَجَلْ • جَيْرِ • إِنَّ : یہ تینوں اکثر خبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں۔ جیسے کسی نے خبر دی: قَدْ فَازَ أَخُوكَ فِی الْاِمْتِحَانِ۔ اس کے جواب میں کہا: أَجَلْ -یا- جَيْرِ -یا- إِنَّ۔ یعنی اس خبر میں مَیں تمھاری تصدیق کرتا ہوں۔

تمرین - ۳۲

(۱) حروف تنبیہ کی تعریف کیجیے اوران کے مواقع استعمال مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۲) حروف ندا کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ کون سا حرف کس وقت استعمال ہوگا؟

(۳) حروف ایجاب کی تعریف کیجیے اوران کے معانی مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۴) درج ذیل جملوں میں حروف تنبیہ، حروف نداا ور حروف ایجاب کوالگ الگ کرکے بتائیے۔ پھر تمام جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ • كُلَّمَا اُلْقِیَ فِیْھَا فَوْجٌ سَأَلَھُمْ خَزَنَتُھَا اَ لَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَاءَ نَا نَذِیْرٌ • اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ • فَهَلْ وَجَدتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ • أَمَا وَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ غَيْرُه • قُلْ إِيْ وَ رَبِّيْ إِنَّهُ لَحَقٌّ • زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَن لَّنْ يُبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ • يَقُوْلُوْنَ لِيْ صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا ☆ خَبِيْرٌ أَجَلْ عِنْدِيْ بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ • أَيَا جَبَلَيْ نُعْمَانَ بِاللّٰهِ خَلِّيَا ☆ نَسِيْمَ الصَّبَا يَخْلُصْ إِلَيَّ نَسِيْمُهَا • أَ تَقْتَحِمُ الْمَنُوْنَ فَقُلْتُ جَيْرِ •

درس ۳۳

۷ حروف زیادت: وہ حروف ہیں جن کے حذف کردینے سے کلام کے اصلی معنیٰ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ حروف صرف کلام کی تحسین، معنیٰ کی تاکید، شعر کے وزن کی درستی وغیرہ کے لیے لائے جاتے ہیں —— یہ آٹھ حروف ہیں: إِنْ • مَا • أَنْ • لَا • مِنْ • كَاف • بَا • لَام —— جیسے (۱) مَا إِن مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ ☆ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٖ[1]۔ اس مثال میں مَا کے بعد اِنْ زائدہ ہے۔ (۲) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ۔ اس میں حرف جر بَا کے بعد مَا زائدہ ہے۔ (۳) فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا[2]۔ اس میں لمَّا کے بعد أَنْ زائدہ ہے۔ (۴) لَاأُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ اس میں اُقْسِمُ سے پہلے لَا زائدہ ہے۔ (۵) هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ۔ اس میں هَلْ کے بعد مِنْ زائدہ ہے۔ (۶) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ۔ اس میں مِثْل سے پہلے کاف زائدہ ہے۔ (۷) وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ اس میں كَفٰی فعل کے بعد بَا زائدہ ہے۔ (۸) وَ مَلَكْتَ مَا بَيْنَ الْعِرَاقِ وَ يَثْرَبٍ ☆ مِلْكًا أَجَارَ لِمُسْلِمٍ وَّ مُعَاهِدٖ[3]۔ اس میں مُسْلِمٍ سے پہلے لام زائدہ ہے۔

۸ حروف تفسیر: وہ حروف ہیں جو اپنے ماقبل کی وضاحت کے لیے آتے ہیں۔ یہ دو ہیں: أَيْ • أَنْ۔

---

(۱) میں نے اپنے کلام سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح نہیں کی، میں نے تو آپ کے ذکر سے اپنے کلام کو قابل مدح بنایا۔ (۲) پھر جب خوشی سنانے والا آیا، اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا تو اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔ (۳) تم عراق سے یثرب تک کے مالک ہوئے، ایسی ملکیت جس نے مسلمان اور ذمی کو پناہ دی۔

أَيْ: اس سے مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کی جاتی ہے۔ مفرد کی مثال۔ جیسے كَتَبَ أَبُو عَمرٍو أَيْ زَيْدٌ۔ اس میں أَيْ کے ذریعہ أبو عمرو کی تفسیر زید سے کی گئی ہے۔ جملہ کی مثال۔ جیسے قُطِعَ رِزْقُهُ أَيْ مَاتَ۔ اس میں أَيْ کے ذریعہ جملہ سابقہ کی تفسیر مَاتَ سے کی گئی ہے۔

أَنْ: اس سے مفرد کی تفسیر کی جاتی ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ مفرد قول کے ہم معنی فعل کا مفعول بہ ہو۔ لفظ قول کا مفعول بہ نہ ہو۔ جیسے نَادَيْنٰهُ أَنْ يّا اِبْراهِيْمُ۔ اصل عبارت یوں ہوگی: نَادَيْنٰهُ بِلَفْظِ أَنْ يَّا إِبْرَاهِيْمُ۔ بلفظٍ میں لفظ مفعول بہ مقدر غیر صریحی ہے۔ أَنْ کے ذریعہ يَا إِبْرَاهِيْمُ سے اس کی تفسیر کر دی گئی ـــــ کبھی أَنْ مفعول بہ مذکور کی تفسیر کے لیے آتا ہے۔ جیسے إِذْ اَوْحَيْنَـآ اِلٰىٓ اُمِّكَ مَا يُوْحٰىٓ اَنِ اقْذِفِيْهِ[1]۔ اس میں أَنْ کے ذریعہ مَا يُوْحٰى کی تفسیر اقْذِفِيْهِ سے کی گئی ہے۔

۹ حروف مصدر: وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد سے مل کر مصدر کا معنیٰ دیتے ہیں۔ یہ تین ہیں:
مَا • أَنْ • أَنَّ۔

مَا • أَنْ: یہ دونوں فعل پر داخل ہوتے ہیں۔ جیسے وَ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ[2]۔ اس میں مَا اپنے بعد والے فعل سے مل کر مصدر کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی بِرُحْبِهَا۔ اور أَنْ کی مثال۔ جیسے وَ مَا كَانَ جَوابَ قَوْمِهٖۤ إِلَّاۤ أَنْ قَالُوْا أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ[3]۔ اس میں أَنْ اپنے بعد والے فعل کے ساتھ مصدر کے معنیٰ میں ہے یعنی إِلَّا قولهم۔

أَنَّ: یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمتُ أَنَّكَ قَائِمٌ یعنی قِيَامَكَ۔

تمرین - ۳۳

(۱) حروف زیادت کی تعریف کیجیے اور تمام حروف کو مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۲) حروف تفسیر کی تعریف کیجیے اور أَيْ و أَنْ کے درمیان فرق مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔
(۳) حروف مصدر کی تعریف کیجیے اور ہر ایک کی مثال دیجیے۔ نیز ان کے درمیان کچھ فرق ہو تو اس کو بھی واضح کیجیے۔
(۴) مندرجہ ذیل جملوں میں حروف زیادت، حروف تفسیر اور حروف مصدر کو الگ الگ کر کے بتایئے۔ پھر تمام جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَ أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ • فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ • مَا إِنْ اَتَيْتُ بِشَيْءٍ أَنْتَ تَكْرَهُهٗ • وَ لَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْءَ بِهِمْ • عِنْدِيْ غَضَنْفَرٌ أَيْ أَسَدٌ • لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ • وَتَرْمِيْنَنِيْ بِالطَّرْفِ، أَيْ أَنْتَ مُذْنِبٌ • فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيْثَاقَهُمْ • وَ انْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰىٓ اٰلِهَتِكُمْ • مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ • مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ • كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ • لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ •

(۱) جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کرنا تھا کہ اس بچے کو (صندوق میں رکھ کر دریا میں) ڈال دے۔ (۲) اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔
(۳) اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا، مگر یہی کہنا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔

درس ۳۴

۱۰ حروف تحضیض و تندیم : وہ حروف ہیں جن سے مخاطب کوکسی کام کے کرنے پر ابھارا جاتا ہے، یانہ کرنے پرشرمندہ کیا جاتا ہے ـــ یہ چار ہیں: أَلَّا • هَلَّا • لَوْلَا • لَوْمَا۔

یہ حروف جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو تحضیض (مخاطب کوابھارنے) کے لیے ہوتے ہیں۔ جیسے أَلَّا تَحفَظُ الدَّرسَ ؟ ـــ اور جب یہ فعل ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو تندیم (مخاطب کوشرمندہ کرنے) کے لیے ہوتے ہیں۔ جیسے هَلَّا حَفِظْتَ الْمَتَاعَ مِنَ اللِّصِّ۔

اگر ان حروف کے بعد کوئی اسم آئے تو اس سے پہلے فعل مقدر ہوگا۔ جیسے اس شخص سے کہا جائے جس نے سب کوانعام دیا اور زید کو چھوڑ دیا هَلَّا زَيْدًا۔ یہاں فعل مقدر ہوگا، اصل عبارت یوں ہوگی۔ هَلَّا مَنَحْتَ زَيْدًا؟

لَوْلَا کا ایک دوسرا معنیٰ بھی ہے اور وہ ہے وجود اول کے سبب انتفاے ثانی کو بتانا ـــ جیسے لَوْلَا نَصْرُكَ لَهَلَكْتُ[1]۔ اس میں دوسرے جملہ کا مضمون (ہلاک ہونا) منتفی ہے، اس لیے کہ پہلے جملہ کا مضمون (نصرت اور مدد) ثابت ہے۔ یعنی ثبوت نصرت کے باعث، ہلاکت نہ ہوئی۔

یہ تمام حروف مرکب ہیں۔ ان کا دوسرا جز حرف نفی ہے اور پہلا جز حرف مصدر، یا حرف استفہام، یا حرف شرط ہے۔

۱۱ حرف توقع: وہ حرف ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو خبر دی جارہی ہے مخاطب کو اس کا انتظار تھا۔ یہ حرف قَدْ ہے۔

قَدْ ہمیشہ تحقیق کے لیے آتا ہے، خواہ ماضی پر داخل ہو، یا مضارع پر داخل ہو۔ اگر قَدْ ماضی پر داخل ہو تو اس میں تین صورتیں ہیں: (۱) صرف تحقیق کے لیے ہو۔ جیسے مَنْ فَتَحَ بَابَ خَيْبَرَ ؟ کے جواب میں قَدْ فَتَحَهُ عَلِيٌّ کہنا۔

(۲) تحقیق کے ساتھ تقریب کے لیے بھی ہو۔ جیسے قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ۔ اس شخص سے کہا جائے جس کو امیر کے سوار ہونے کا انتظار نہ ہو۔

(۳) تحقیق، تقریب اور توقع تینوں کے لیے ہو۔ جیسے قَدْ رَكِبَ الْأَمِيْرُ۔ اس شخص سے کہا جائے جس کو امیر کے سوار ہونے کا انتظار ہو۔

اگر قَدْ مضارع پر داخل ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں: (۱) صرف تحقیق کے لیے ہو۔ جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ[2]۔ (۲) تحقیق کے ساتھ تقلیل کے لیے بھی ہو۔ جیسے قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ۔

قَدْ اور فعل کے درمیان قسم کے ذریعہ فصل کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے قَدْ وَ اللّٰهِ أَحْسَنْتَ۔

---

(۱) اگر تمھاری مدد نہ ہوتی تو میں ہلاک ہوجاتا۔ (۲) بے شک اللہ تم میں (جہاد سے) روکنے والوں کو جانتا ہے۔

⓬ **حروف استفهام**: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات پوچھی جائے۔ یہ دو ہیں: ہمزہ• ھَلْ۔ یہ دونوں ابتداے کلام میں آتے ہیں، جملہ پر داخل ہوتے ہیں، خواہ جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے أَ سَافَرَ خَلِيْلٌ؟• هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟۔ یا جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے أَ زَيْدٌ قَائِمٌ؟ • هَلْ سَعِيْدٌ مُجْتَهِدٌ؟•

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ (۱) هَلْ صرف طلبِ تصدیق کے لیے آتا ہے۔ اور ہمزہ تصور وتصدیق دونوں کی طلب کے لیے آتا ہے۔ لہذا أَ زَيْدٌ قَائِمٌ أَمْ خَالِدٌ؟ کہہ سکتے ہیں، لیکن هَل زَيْدٌ قَائِمٌ أَمْ خَالِدٌ نہیں کہہ سکتے۔ (۲) هَلْ ایسے جملہ اسمیہ پر نہیں آتا جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو۔ لہذا أَ زَيْدٌ قَامَ؟ کہہ سکتے ہیں لیکن هَلْ زَيْدٌ قَامَ نہیں کہہ سکتے بلکہ هَلْ قَامَ زَيْدٌ؟ کہیں گے۔ (۳) ہمزہ منفی پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ اس پر داخل نہیں ہوتا۔ جیسے أَ لَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اور هَلْ مَا كَتَبْتَ- یا- هَلْ لَمْ تَقْرَأْ کہنا صحیح نہیں ہے۔

تمرین - ۳۴

(۱) حروف تحضیض وتندیم کی تعریف کیجیے اور یہ بتایئے کہ کب یہ تحضیض کے لیے ہوں گے اور کب تندیم کے لیے؟

(۲) لَوْلَا کا دوسرا معنیٰ کیا ہے؟ مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) حرف توقع کی تعریف کیجیے اور یہ بتایئے کہ جب وہ ماضی، یا مضارع پر داخل ہو تو اس میں کتنی صورتیں ہو سکتی ہیں؟ ہر صورت کو مثال سے واضح بھی کیجیے۔

(۴) حروف استفہام کی تعریف کیجیے اور مثالوں کی روشنی میں ہمزہ اور هَلْ کے درمیان فرق بھی واضح کیجیے۔

(۵) درج ذیل جملوں میں حروف تحضیض وتندیم، حروف استفہام اور حرف توقع کی نشان دہی کیجیے اور اسی لحاظ سے تمام جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

قَدْ يَعْلَمُ مَا اَنْتُم عَلَيهِ• لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ• أَ فَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ• هَلَّا يَرْتَدِعُ الْغَاوِىْ عَنْ غَيِّهٖ• قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰاهَا• قَدْ اَتْرُكُ الْقِرْنَ مُصْفَرًّا أَنَامِلُهٗ• لومَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ• إِنَّ الْبَخِيْلَ قَدْ يَجُوْدُ• لَوْلَا ادَّخَرْتَ مِن مَّالِكَ مَا يَنْفَعُكَ الْيَوْمَ• وَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ• لَوْمَا تَخَلَّقْتَ بِالْأَخْلَاقِ الْكَرِيْمَةِ• اَلَّا تَبْتَعِدُ عَنِ السَّفِيْهِ• هَلَّا اجتهدتَ في الْقِرَاءة• قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا•

درس ۳۵

⓭ **حروف شرط**: وہ حروف ہیں جو دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا بنا دیتے ہیں ــــ یہ تین ہیں: إِنْ • لَوْ • أَمَّا۔

إِنْ: استقبال کے لیے ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے إِنْ أَتَيْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ (اگر تو میرے پاس آئے گا تو میں تیری تعظیم کروں گا) ــــ اور اس کا استعمال صرف انھیں امور میں ہوتا ہے جن کا وقوع مشکوک ہو۔ لہذا اٰتِيكَ إِنْ

طَلَعَتِ الشَّمُسُ نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ طلوعِ شمس یقینی ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر إِذَا کا استعمال ہوگا۔ جیسے اٰتِیْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمُسُ۔

لَوْ: ماضی کے لیے ہے اگر چہ مضارع پر داخل ہو۔ جیسے لَوْ تَأْتِيْنِيْ أُكْرِمُتُكَ (اگر تو میرے پاس آتا تو میں تیری تعظیم کرتا)۔۔۔ اور یہ جملۂ اولی کی نفی کے سبب جملۂ ثانیہ کی نفی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین وآسمان میں اثر کرنے والے متعدد خدا ہوتے تو زمین وآسمان تباہ ہو جاتے) یعنی متعدد خداؤوں کا نہ ہونا فساد کے نہ ہونے کا سبب ہے۔

إِنْ اور لَوْ ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہیں، خواہ وہ لفظاً ہو (جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں گزرا)، یا تقدیراً ہو۔ جیسے إِنْ أَنْتَ زَائِرِيْ فَأَنَا أُكْرِمُكَ۔ کہ یہ اصل میں إِنْ كُنْتَ زَائِرِيْ ہے۔ جب فعل کو حذف کیا گیا تو ضمیر متصل، ضمیر منفصل کی شکل میں آ گئی۔

اگر ابتدائے کلام میں حرف شرط سے پہلے قسم واقع ہو تو فعل کا ماضی ہونا واجب ہے، خواہ لفظاً ہو۔ جیسے وَ اللّٰهِ إِنْ أَتَيْتَنِيْ لَأَكْرَمْتُكَ۔ یا معنیً ہو۔ جیسے واللّٰهِ إِنْ لَمْ تَأْتِنِيْ لَأَهْجَرْتُكَ ۔۔۔ اور اس صورت میں جملۂ ثانیہ ترکیب میں جوابِ قسم ہوگا اور اس میں جوابِ قسم کی رعایت مثلاً لام وغیرہ لانا واجب ہوگا۔ اور معنیٰ کے اعتبار سے جملۂ ثانیہ جوابِ قسم و جوابِ شرط دونوں ہوگا ۔۔۔ اور اگر قسم وسطِ کلام میں واقع ہو تو جملۂ ثانیہ کو جوابِ قسم بھی بنا سکتے ہیں۔ جیسے إِنْ أَتَيْتَنِيْ وَ اللّٰهِ لَاٰتِيَنَّكَ۔ اور شرط کی جزا بھی بنا سکتے ہیں۔ جیسے إِنْ تَأْتِنِيْ وَ اللّٰهِ اٰتِكَ۔

أَمَّا تفصیل کے لیے ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) کلام سابق کے اجمال کی وضاحت ہو۔ جیسے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ......واَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ[1]۔ (۲) چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کر کے ان کے حکم کا بیان ہو۔ جیسے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ • وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ • وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ[2]۔

أَمَّا کبھی استیناف کے لیے بھی ہوتا ہے جیسے وہ أَمَّا جو کتابوں کے شروع میں حمد وصلاۃ کے بعد آتا ہے۔

فائدہ: أَمَّا تفصیل کے لیے ہو، یا استیناف کے لیے۔ بہر صورت اس میں شرط کا معنیٰ ہوتا ہے اور اس کے جواب میں فَا لانا لازم ہے۔

أَمَّا کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ وہ فعل پر داخل ہو، لیکن اس فعل کا حذف کرنا واجب ہے تا کہ اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ اس سے مقصود اس کے بعد آنے والے اسم کا حکم ہے۔ جیسے أَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ۔ اصل عبارت یوں ہے: مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔ فعل اور جار ومجرور کو حذف کر دیا گیا پھر أَمَّا کو مَهْمَا کی جگہ رکھا گیا تو ہو گیا أَمَّا فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔ چوں کہ حرف شرط اور حرف جزا کا اتصال مناسب نہیں تھا اس لیے فَا جزء ثانی کی طرف منتقل کر دیا گیا

(۱) تو ان میں کوئی بد بخت ہے اور کوئی خوش نصیب۔ تو وہ جو بد بخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں۔ اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں۔ (۲) تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو، اور منگتا کو نہ جھڑکو، اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

تو ہوگیا:أَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ۔

اب اگر پہلا جز مبتدا بننے کے لائق ہے تو وہ مبتدا ہوگا جیسا کہ اوپر مثال گزری۔ ورنہ فَا کا مابعد اس میں عمل کرے گا۔ جیسے أَمَّا يَوْمَ الْجُمْعَةِ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔ اس میں مُنْطَلِقٌ، يَوْمَ الْجُمْعَةِ کو ظرفیت کی بنا پر نصب دے رہا ہے۔

تمرین - ۳۵

(۱) حروف شرط کی تعریف کیجیے اور ہر ایک کو ایک مثال سے واضح کیجیے۔

(۲) إِنْ اور لَوْ کے درمیان کیا فرق ہے؟ مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے اور یہ بتائیے کہ ان حروف سے پہلے، یا ان کے بعد قسم آجائے تو اس کے لیے کیا شرط ہے؟

(۳) أَمَّا کس لیے آتا ہے اور اس کے لیے کیا شرط ہے؟ مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۴) مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے، پھر حروف شرط کی رعایت کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کیجیے۔

وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّاحِدَةً ● فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ● اِنْ تَكُنْ فَارِسًا فَكُنْ كَعَلِيٍّ ☆ أَوْ تَكُنْ شَاعِرًا فَكُنْ كَابْنِ هَانِيٍ ● لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اِذًا لَاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ● وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسَارٰى تُفَادُوْهُمْ ● يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ● لِيْ صَدِيْقَانِ عَالِمَانِ أَمَّا اَحَدُهُمَا فَهُوَ سَعِيْدٌ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَهُوَ عَلِيٌّ ● اِنْ أَكْرَمْتَنِيْ أَكْرَمْتُكَ ●

درس ۳۶

⓮ **حرف ردع**: وہ حرف ہے جو متکلم کو اس کے کلام سے روکنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ یہ ایک ہے یعنی كَلَّا (ہرگز نہیں)۔

یہ کبھی خبر کے بعد آتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا: فُلَانٌ يُبْغِضُكَ۔ اس کے جواب میں کہا جائے: كَلَّا۔ اور کبھی امر کے بعد آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے: اِضْرِبْ زَيْدًا۔ اس کے جواب میں کہیں: كَلَّا۔ اور کبھی جملہ کی تحقیق کے لیے حقًّا کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

اس آخری صورت میں كَلَّا اسم ہوتا ہے اور حرفِ كَلَّا سے مشابہت کی وجہ سے مبنی ہوتا ہے۔

⓯ **تاے تانیث ساکنہ**: وہ تا ہے جو فعل ماضی کے آخر میں آتی ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے اس کا فاعل، یا نائب فاعل مونث ہے۔ جیسے جَاءَ تْ زَيْنَبُ ● ضُرِبَتْ هِنْدٌ۔

اگر اس کے بعد کوئی دوسرا ساکن آجائے تو اس کو کسرہ دینا واجب ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ـــ لیکن اس حرکت کی وجہ سے وہ حرف جو دو ساکن جمع ہونے کے سبب گر گیا، واپس نہیں آئے گا۔ لہٰذا رَمَاتِ الْمَرْأَةُ نہیں کہا جائے گا۔

⓰ **تنوین**: وہ نون ہے جو وضع کے لحاظ سے ساکن ہو، کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو۔ جیسے زَيْدٌ (زَيْدُنْ) کے آخر کا نون۔

اس کی پانچ قسمیں ہیں: تمکّن • تنکیر • عوض • مقابلہ • ترنّم۔

تنوین تمکّن: وہ تنوین ہے جو اسم کے معرب منصرف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے جَآءِ سَعِیْدٌ۔

تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم مبنی کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے صَہٍ۔ یہ اسم فعل ہے۔ اس کا معنیٰ ہے: اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِي وَقْتٍ مَّا ــــ اگر اس پر تنوین نہ ہو تو یہ اسم معرفہ ہوگا۔ جیسے صَہْ اس کا معنیٰ ہے: اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ۔

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے بدلے میں مضاف کو دی جاتی ہے۔ جیسے حِیْنَئِذٍ یہ اصل میں حِیْنَ إِذْ کَانَ کَذَا تھا۔ إِذْ کا مضاف الیہ جو جملہ ہے حذف کر دیا گیا اور اس کے بدلے میں مضاف کو تنوین دے دی گئی۔

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مونث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آتی ہے۔ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ۔

تنوین کی یہ چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔ فعل، یا حرف پر نہیں آتی ہیں۔

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو آواز کی خوبصورتی کے لیے مصرعوں کے آخر میں آتی ہے۔ یہ تنوین اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک پر آجاتی ہے۔ جیسے

اَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلُ وَ الْعِتَابَنْ[1]
وَ قُوْلِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

پہلے مصرع میں العِتَاب اسم پر اور دوسرے مصرع میں أَصَابَ فعل پر تنوین ترنم ہے۔ اور حرف پر آنے کی مثال۔ جیسے

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِکَابَنَا[2]
لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَ کَأَنْ قَدِنْ

اس شعر کے آخری مصرع میں قَدْ حرف ہے اور اس پر تنوین ترنم ہے۔

⓱ **نون تاکید**: وہ نون ہے جو فعل مستقبل کی تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہے ــــ اس کی دو قسمیں ہیں: خفیفہ • ثقیلہ۔

نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں اور **نون ثقیلہ** نون مشدّد کو کہتے ہیں، نون ثقیلہ تمام صیغوں میں آتا ہے اور نون خفیفہ تثنیہ مذکر و مونث اور جمع مونث کے صیغے میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ اگر نون خفیفہ کو حرکت دیں گے

(۱) اے ملامت کرنے والی محبوبہ! تو مجھے ملامت نہ کر اور ناراض نہ ہو، اور اگر میں نے ٹھیک کیا تو کہہ کہ اس نے ٹھیک کیا۔ (۲) کوچ قریب ہے، مگر ہماری سواریاں ہمیں لے کر ابھی چلی نہیں، اور گویا کہ چل پڑی ہیں۔

تو وہ خفیفہ نہیں رہ جائے گا اور اگر ساکن ہی رکھیں گے تو اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ لازم آئے گا جو ناجائز ہے۔ اگر نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو تو وہ نون مفتوح ہوگا اور اگر الف ہو تو مکسور ہوگا۔

نون تاکید فعل مستقبل کے ساتھ خاص ہے، چاہے وہ امر کے ضمن میں ہو۔ جیسے اِضْرِبَنْ • اِضْرِبَنَّ ـــــ یا نہی کے ضمن میں ہو۔ جیسے لَا تَضْرِبَنْ لَاتَضْرِبَنَّ ـــــ یا استفہام کے ضمن میں ہو۔ جیسے هَلْ تَضْرِبَنْ • هَلْ تَضْرِبَنَّ ـــــ یا تمنی کے ضمن میں ہو۔ جیسے لَيْتَكَ تَضْرِبَنْ • لَيْتَكَ تَضْرِبَنَّ ـــــ یا عرض کے ضمن میں ہو۔ جیسے أَلَا تَنْزِلَنْ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا • أَلَا تَنْزِلَنَّ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا ـــــ یا قسم کے ضمن میں ہو۔ جیسے وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنْ كَذَا • وَ اللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا۔

فائدہ: جمع مذکر میں نون تاکید سے پہلے ضمہ واجب ہے تاکہ وہ واو کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے اِضْرِبُنَّ ـــــ اور واحد مونث حاضر میں اس سے پہلے کسرہ واجب ہے تاکہ وہ یا کے حذف ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے اِضْرِبِنَّ ـــــ اور تثنیہ کے صیغوں میں نون ثقیلہ سے پہلے الف تثنیہ اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں الف فاصل ہونا ضروری ہے۔ اور ان کے علاوہ میں نون تاکید سے پہلے فتحہ واجب ہے۔

جمع مونث میں نون سے پہلے الف اس لیے لاتے ہیں تاکہ تین نون زائد کا اجتماع نہ ہو۔ یعنی ایک نون ضمیر اور دو نونِ تاکید۔

تمرین -۳۶

(۱) حرف ردع کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا استعمال کہاں ہوتا ہے؟ مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۲) تاے تانیث ساکنہ کسے کہتے ہیں؟ مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔
(۳) تنوین کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسموں کو تفصیل سے بیان کیجیے۔
(۴) نون تاکید کی تعریف کیجیے اور اس کی دونوں قسموں کو مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔
(۵) نون تاکید اور اس سے پہلے والے حرف پر کون سی حرکت ہوتی ہے؟ تفصیل سے بیان کیجیے۔
(۶) مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ كَلَّا کس معنی میں مستعمل ہے؟ نیز تاے تانیث ساکنہ، نون تاکید و تنوین کی نشان دہی کیجیے۔ اور نون تاکید و تنوین کے بارے میں یہ بھی واضح کیجیے کہ وہ کون سی قسم ہے؟

قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰىٓ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ • عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ • وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا • وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ • فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ☆ وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا • جَاءَ نِيْ سِيْبَوَيْهِ وَ سِيْبَوَيْهِ آخَرُ • كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ • فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ • وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ • فَلَمَّا جَاءَ تْ قِيْلَ أَ هٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهٗ هُوَ • هُنَّ عَالِمَاتٌ يَخْطُبْنَ فِيْ الْمَجَالِسِ الْعِلْمِيَّةِ • وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ •

درس ۳۷

معرب، مبنی اور عوامل

معرب کا آخر مختلف عمل دینے والے عوامل سے بدل جاتا ہے۔ اور **مبنی** کا آخر اپنے حال پر برقرار رہتا ہے۔

* کلامِ عرب میں **مبنی** حسبِ ذیل ہیں:

1. تمام حروف۔
2. فعل ماضی۔
3. فعل امر حاضر معروف۔ ان تینوں کو **مبنی اصل** کہتے ہیں۔
4. فعلِ مضارع کے دو صیغے جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث حاضر (جیسے یَفْعَلْنَ ۔ تَفْعَلْنَ)۔
5. فعل مضارع با نون تاکید کے سبھی صیغے۔ (جیسے لَیَفْعَلَنَّ ۔ لَیَفْعَلَنْ) ۔
6. اسم غیر متمکن۔ اس کا بیان اور اس کی اقسام (۱-ضمیر-۲-اسمِ اشارہ-۳-اسمِ موصول-۴-اسمِ فعل-۵-اسمِ صوت-۶-مرکبات-۷-اسمِ کنایہ-۸-اسمِ ظرف) کا بیان (**درس ۱۶**، ۱۷، ۱۸، **۱۹** میں) تفصیل سے گزر چکا۔

* کلامِ عرب میں **معرب** دو ہیں:

1. اسمِ متمکن۔ اس کا بیان (**درس** ۴ میں) تفصیل سے گزر چکا۔ اختصار کے ساتھ یوں سمجھیں کہ اسمِ غیر متمکن کے علاوہ سبھی اسمِ متمکن ہیں۔
2. فعل مضارع کے بارہ صیغے۔ (یعنی دو جمع مؤنث کے علاوہ سبھی صیغے، جب کہ نون تاکید سے خالی ہوں۔)

معرب میں عوامل کے باعث تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس لیے یہاں عوامل کا بھی تذکرہ ضروری ہے۔ مگر زیادہ تر تفصیلات گزر چکی ہیں۔ اس لیے یہاں اجمالی بیان کافی ہوگا۔

عوامل لفظیه و معنویه

1. افعال- سبھی عامل ہیں۔ تفصیل گزر چکی- تھوڑا اشارہ حسب ذیل ہے:

۱-فعل معروف-۲-فعلِ لازم-۳-فعل متعدی۔-۴-فعل مجہول۔ ان کی تفصیل **درس ۲۷** میں ہے۔

۵- افعال قلوب۔ حَسِبْتُ • ظَنَنْتُ • خِلْتُ • عَلِمْتُ • رَأَیْتُ • وَجَدْتُّ • زَعَمْتُ۔ ان کی تفصیل بھی **درس ۲۷** میں ہے۔

۶-افعال ناقصہ۔ یہ سترہ ہیں: کَانَ • صَارَ • أَصْبَحَ • أَمْسیٰ • أَضْحیٰ • ظَلَّ • بَاتَ • رَاحَ • اٰضَ •

عَادَ• غَدَا• مَازَالَ • مَابَرِحَ • مَافَتِيءَ • مَاانْفَكَّ • مَادَامَ • لَيْسَ۔ ان کی تفصیل **درس ۸ و ۲۸** میں ہے۔

۷-افعالِ مقاربہ۔ عَسیٰ • كَادَ • كَرَبَ۔ وغیرہ

۸-افعالِ مدح وذم۔ یہ چار ہیں: نِعْمَ • حَبَّذَا • بِئْسَ • سَاءَ۔

۹-افعالِ تعجب۔ یہ دو ہیں: مَا أَفْعَلَهٗ • أَفْعِلْ بِهٖ۔

(ان تینوں کی تفصیل **درس ۲۸** میں ہے۔)

حروف اور اسما میں بعض عامل ہیں اور بعض غیر عامل۔ یہاں عوامل کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ سب غیر عامل ہیں۔

۲ حروفِ عاملہ۔ ان کی سات قسمیں ہیں:

۱-حروف جارہ۔ یہ سترہ ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں:

بَا و تَا و کاف و لام و واو و مُنْذُ و مُذْ خَلَا
رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلَیٰ، حَتّٰی، إِلَیٰ

(ان کی تفصیل **درس ۲۹** میں ہے۔)

۲-حروف مشبّہ بہ فعل۔ یہ چھ ہیں: إِنَّ • أَنَّ • كَأَنَّ • لٰكِنَّ • لَيْتَ • لَعَلَّ۔ (ان کی تفصیل **درس ۸ و ۳۰** میں ہے۔)

۳-مَا و لَا مشابہ بہ لیس۔

۴-لائے نفی جنس۔ یہ ایک ہے۔

ان دونوں کی تفصیل **درس ۸** میں ہے۔

۵-حروفِ ندا۔ یہ پانچ ہیں: یَا • أَیَا • هَیَا • أَيْ • ہمزۂ مفتوحہ۔ (ان کی تفصیل **درس ۳۲** میں ہے۔)

۶-نواصبِ مضارع۔ یہ پانچ ہیں: أَنْ • لَنْ • كَيْ • إِذَنْ • اور أَنْ مقدرہ۔

۷-جوازمِ مضارع۔ یہ پانچ ہیں: لَمْ • لَمَّا • لامِ امر • لائے نہی • کلماتِ مجازات (کلماتِ شرط وجزا)۔ (ان دونوں کی تفصیل **درس ۲٦** میں ہے۔)

۳ اسمائے عاملہ۔ ان کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱-اسمائے شرطیہ (کلماتِ مجازات) یہ نو ہیں: مَهْمَا • إِذْمَا • حَيْثُمَا • أَيْنَ • مَتَیٰ • مَا • مَنْ • أَيٌّ • أَنّیٰ۔ (ان کی تفصیل **درس ۲٦** میں ہے۔)

۲-اسمائے افعال بہ معنی ماضی۔ هَيْهَاتَ • شَتَّانَ • سَرْعَانَ۔

۳-اسمائے افعال بہ معنی امر حاضر۔ نَزَالِ • رُوَيْدَ • بَلْهَ • حَيَّهَلْ • هَلُمَّ • عَلَيْكَ • إِلَيْكَ • دُوْنَكَ • عَلَيَّ بِهٖ • هَاتِ • هَيْتَ لَكَ • تَرَاكِ • صَهْ • صَهٍ • مَهْ • مَهٍ • (ان کی تفصیل **درس ۱۸** میں ہے۔)

۴-اسم فاعل-۵-اسم مفعول-۶-مصدر۔ ان کی تفصیل **درس ۲۳** میں ہے۔

۷-صفت مشبّہ-۸-اسم تفضیل۔ان دونوں کی تفصیل **درس ۲٤** میں ہے۔
۹-اسم مضاف۔اس کی تفصیل **درس ۱٤** میں ہے۔
۱۰-اسماے کنایہ۔یہ دو ہیں: کَمْ استفہامیہ • کَمْ خبریہ • ان کی تفصیل **درس ۱۸** میں ہے۔
۱۱-اسم تام۔یعنی وہ اسم جو اپنی موجودہ حالت میں مضاف نہ ہو سکے۔ یہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا۔

۴ یہ سب **عوامل لفظیہ** تھے۔یعنی لفظ میں یہ موجود ہوتے ہیں۔دو **عامل معنوی** ہوتے ہیں:
۱-ابتدا۔یعنی مبتدا وخبر کا لفظی عامل سے خالی ہونا۔یہ مبتدا وخبر کو رفع دیتا ہے۔
۲-فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا۔یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔

الحمد للّٰہ جلّ مجدہ آج ۱۸/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ/ ۱۹/ستمبر ۲۰۰۸ء بروز جمعہ مبارکہ "**قواعدالنحو**" کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔اللہ تبارک وتعالیٰ اسے شرف قبول عطا فرمائے اور طلبہ کے لیے نفع بخش بنائے۔ وصلّی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه محمّد و آله و أصحابه أجمعين۔

ساجد علی مصباحی
الجامعۃ الاشرفیہ،مبارک پور،اعظم گڑھ،یوپی
۱۸/رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ/ ۱۹/ستمبر ۲۰۰۸ء

ترجمۂ تمرینات

تمرین-۲

اَللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ● [آل عمران۳-آیت۴]	اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔
فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ ● [یٰس۳۶-آیت۸۳]	تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے۔
قَدْ نَشَرَ الْإِمَامُ عَبْدُ الْحَقِّ الدِّهْلَوِيُّ عِلْمَ الْحَدِيْثِ فِي الْهِنْدِ ●	امام عبد الحق دہلوی (علیہ الرحمہ) نے ہندوستان میں علمِ حدیث کو فروغ دیا ہے۔
سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ ● [البقرۃ۲-آیت۱۴۲]	اب بے وقوف لوگ کہیں گے۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ● [الفاتحۃ۱-آیت۵]	ہم کو سیدھا راستہ چلا۔
لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ● [آل عمران۳-آیت۸]	ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ● [آل عمران۳-آیت۱۴۴]	ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔
يٰبُنَيَّ لَاتَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ ● [یوسف۱۲-آیت۵]	اے میرے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ● [ہود۱۱-آیت۱۱۹]	بے شک میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا جنوں اور آدمیوں کو ملا کر۔
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ● [الاخلاص۱۱۲-آیت۴]	اور نہ کوئی اس کا مُقابل ہوا۔
وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ● [البقرۃ۲-آیت۲۲۱]	اور بے شک مسلمان باندی مشرکہ سے اچھی ہے۔
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ● [الانعام۶-آیت۶۷]	عنقریب جان جاؤ گے۔
لَهٗ نَابَانِ وَ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ ●	اس کے دو دانت ہیں اور ایک لمبی سونڈ۔
اُدْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ [الفجر۸۹-آیت۳۰]	میری جنت میں داخل ہو جا۔

تمرین-۳

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ● [البقرہ۲-آیت۲۷۵]	اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔
لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ● [الاسراء۱۷-آیت۳۱]	اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔
ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ● [قٓ۵۰-آیت۴۲]	وہ قبروں سے باہر آنے کا دن ہے۔
اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ● [القصص۲۸-آیت۲۳]	ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔
اِنِّي رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ● [یوسف۱۲-آیت۴]	بے شک میں نے گیارہ تارے دیکھے۔
قَالَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْ كَرِبَ: اَلْكَلَامُ اللَّيِّنُ يُلِيْنُ الْقُلُوْبَ ●	عمرو بن معدی کرب نے کہا: نرم کلام دلوں کو نرم کر دیتا ہے۔

تمرین-٤

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ● [المائدہ۵-آیت۶]

جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

وَلَاتُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ● [البقرہ۲-آیت۱۹۵]

اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ● [النساء۴-آیت۵۹]

حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِلسَّائِلِيْنَ ● [یوسف۱۲-آیت۷]

بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ● [یوسف۱۲-آیت۷۶]

ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ● [یوسف۱۲-آیت۳۶]

اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے۔

فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ ● [النساء۴-آیت۱۷۶]

تو اگر دو بہنیں ہوں تو ان کا (ترکہ میں) دو تہائی ہے۔

هٰذٰنِ سَاحِرٰنِ ●

یہ دونوں جادوگر ہیں۔

اِنَّ هٰذَا اَخِىْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً ● [ص۳۸-آیت۲۳]

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں۔

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ ● [الاسراء۱۷-آیت۲۳]

اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں (اف) نہ کہنا۔

اُتْرُكِ الْخَمْرَةَ اِنْ كُنْتَ فَتًى ●

اگر جوان ہو تو انگوری شراب چھوڑ دو۔

اَدَّبَنِىْ رَبِّىْ ●

مجھے میرے رب نے ادب سکھایا۔

قُلْتُ لِمُسْلِمِيَّ ●

میں نے اپنے مسلمانوں سے کہا۔

اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ ● [الاحقاف۴۶-آیت۳۱]

اللہ کے منادی کی بات مانو۔

اِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِىْ ● [مریم۱۹-آیت۵]

مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے۔

جَاءَ نَاصِرِيَّ ●

میرے مددگار آئے۔

قُلْتُ لِطَالِبِيَّ ●

میں نے اپنے طلبہ (طالبوں) سے کہا۔

اَكْرِمُوْا مُعَلِّمِيَّ ●

میرے معلموں (استادوں) کی تعظیم کرو۔

تـــمـــریـــن -۵

اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاحسن مِنْهَا ● [النساء۴-آیت۸٦]
جب تمھیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ● [التین ۹۵-آیت۴]
بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

قَرَأْتُ تَارِيخ بُخْتَنَصَّر و مَعديُ كرب ●
میں نے بخت نصر اور معدی کرب کی تاریخ پڑھی۔

يَعْمَلُوْنَ لَه مَا يَشَآء من مَحَارِيب و تَمَاثِيل ● [سبا۳۴-آیت۱۳]
اس کے لیے بناتے جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل اور تصویریں۔

واَوْحَيْنَا اِلى ابراهيم و اسمٰعيل و اسحٰق و يعقوب ● [النساء۴-آیت۱٦۳]
اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب کو وحی کی۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدم و نوحا و اٰل ابراهيم و اٰل عِمْرَان عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ● [آل عمران۳-آیت۳۳]
بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے چن لیا۔

وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗد وَ سُلَيْمٰن وَ اَيُّوْب وَ يُوْسُف وَ مُوْسَى وَهٰرون ● [الانعام٦-آیت۸۴]
اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون کو (راہ دکھائی)۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مثنى و ثُلٰث و رُبٰع ● [النساء۴-آیت۳]
تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمھیں پسند آئیں دو دو، اور تین تین، اور چار چار۔

لاتدنُ من السكران ●
نشے والے کے قریب مت ہو۔

العرب يرجعون بأنسابهم إلى عدنان و قحطان ●
عرب اپنا نسب عدنان اور قحطان تک پہنچاتے ہیں۔

ماأنا بعَطشان إلاإلى العلم،ولاجوعان إلاإلى العمل ●
میں صرف علم کا پیاسا ہوں، اور صرف عمل کا بھوکا ہوں۔

أيْنَ مات يزيد بن معاوية؟ ●
یزید بن معاویہ کی موت کہاں ہوئی؟۔

أ تعرف زُحَل و أفضل و مضَر و سُعَاد؟۔
کیا تو زُحل، افضل، مُضر اور سُعاد کو پہچانتا ہے؟

تـــمـــریـــن -٦

اذ ابْتَلىٰ اِبراهيم ربّه بِكَلِمٰتٍ ● [البقرہ۲-آیت۱۲۴]
جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰه مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ● [فاطر۳۵-آیت۲۸]
اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ ● [الجمعہ٦۲-آیت۱۰]
پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ● [الحدید۵۷-آیت۱۶]	تو ان کے دل سخت ہو گئے۔
فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ ● [التوبہ۹-آیت۵]	پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں۔
فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ● [یوسف۱۲-آیت۱۷]	تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ● [البقرہ۲-آیت۱۸۳]	تم پر روزے فرض کیے گئے۔
لَايُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ ● [البقرہ۲-آیت۴۸]	نہ کافر کے لیے کوئی سفارش مانی جائے۔
وَتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ● [ابراہیم۱۴-آیت۵۰]	اوران کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی۔
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ● [الحجرات۴۹-آیت۱۴]	گنوار بولے ہم ایمان لائے۔
قَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ ● [یوسف۱۲-آیت۳۰]	شہر میں کچھ عورتیں بولیں۔
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ● [الشعراء۲۶-آیت۱۰۵]	نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔
وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى ● [الاعراف۷-آیت۱۴۸]	اور موسیٰ کی قوم نے بنالیا۔
وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ● [یٰس۳۶-آیت۳۸]	اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے۔
فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً ● [الانعام۶-آیت۷۸]	پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا۔
قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ● [الفرقان۲۵-آیت۸]	اور ظالم بولے تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا۔
لَاتَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ ● [طٰہٰ۲۰-آیت۱۰۹]	کسی کی شفاعت کام نہ دے گی، مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے۔
فَمَا اٰمَنَ لِمُوْسٰى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ ● [یونس۱۰-آیت۸۳]	تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ۔
مضت الدهور و ما أتين بمثله ●	زمانے گزر گئے اور اس جیسا نہ لا سکے۔
جاء الكريم أبوه ●	وہ شخص آیا جس کا باپ شریف ہے۔
مَا جاء إلّا خديجة ●	صرف خدیجہ آئی۔
اَكْرِمِ الكريمَ خُلقُه ●	اس کی تعظیم کر جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

تمرین -۷

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ● [فصلت۴۱-آیت۴۶]	جو نیکی کرے وہ اس کے بھلے کے لیے ہے۔
وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ● [البقرہ۲-آیت۲۲۱]	اور بے شک مسلمان باندی مشرکہ سے اچھی ہے۔
أَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ؟ ● [مریم۱۹-آیت۴۶]	کیا تو میرے معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟
كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ● [الاسراء۱۷-آیت۸۴]	سب اپنے طریقے پر کام کرتے ہیں۔
لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ● [الاعراف۷-آیت۳۴]	ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا ● [النور۲۴-آیت۱]
یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے اتارا۔

وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ● [البقرہ۲-آیت۷]
اوران کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ● [قٓ۵۰-آیت۴]
ہمارے پاس ایک یادرکھنے والی کتاب ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ● [الانعام۶-آیت۱۶۰]
جوایک نیکی لائے تواس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ● [الانعام۶-آیت۱۲]
جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی تو وہ ایمان نہیں لاتے۔

مَجْلِسُ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً ●
ایک مجلس علم جس سے نفع اٹھایا جائے ستر سال کی نفلی عبادت سے بہتر ہے۔

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا؟ ● [الانبیاء۲۱-آیت۵۹]
کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا؟

هَلْ كَرِيْمٌ يَبْخَلُ بِمَالِهٖ؟ ●
کیا کوئی شریف آدمی اپنے مال میں بخل کرتا ہے؟

عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا ●
کھجور پر اسی کے برابر مکّھن ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ ● [مریم۱۹-آیت۴۷]
تجھے سلام ہے۔

مَنْ جَدَّ وَجَدَ ●
جس نے کوشش کی اس نے پایا۔

اَلْحَقُّ أَهْلُهٗ عَالُوْنَ ●
اہلِ حق بلند (کامیاب) ہیں۔

اَلْمَجْدُ تَحْتَ عَلَمِ الْعِلْمِ ●
بزرگی علم کے پرچم کے نیچے ہے۔

مَا مُهْمِلٌ أَخَوَاكَ ●
تیرے دونوں بھائی کام چور نہیں ہیں۔

اَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ؟ ● [الانعام۶-آیت۲۲]
کہاں ہیں تمھارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے۔

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ● [الحشر۵۹-آیت۱۳]
بے شک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمھارا ڈر ہے۔

كُتَيِّبٌ هَذَّبَ اَخْلَاقِيْ ●
ایک کتابچہ نے میرے اخلاق سنوار دیے۔

تمرین-٩

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ● [طٰہٰ۲۰-آیت۹۶]
تو میں نے فرشتے کے نشان سے ایک مٹھی بھر لی۔

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ● [المائدہ۵-آیت۱۲]
اور اللہ کو قرض حسن دو۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ● [الفتح۴۸-آیت۱]
بے شک ہم نے تمھارے لیے روشن فتح فرمادی۔

فَاِنِّيْ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ● [المائدہ۵-آیت۱۱۵]
تو بے شک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا۔

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً ● [النور۲۴-آیت۴]
تو انھیں اسی کوڑے لگاؤ۔

بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ • [ہود۱۱-آیت۴۴]	دور ہوں بے انصاف لوگ۔
وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَیْئًا • [التوبہ۹-آیت۳۹]	اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا • [الاحزاب۳۳-آیت۵۶]	ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔
عَجَبًا لِّقَوْمٍ یُّنْكِرُوْنَ الْحَقَّ •	تعجب ہے ان لوگوں پر جو حق کا انکار کرتے ہیں۔
لَاتَعْمَلْ عَمَلَ السُّفَهَاءِ •	بے وقوفوں جیسا کام نہ کر۔
قُدُوْمًا مُبَارَكًا •	آپ کی تشریف آوری بابرکت ہے۔
تَفَكَّرْ كَثِیْرًا قَبْلَ التَّكَلُّمِ •	بات کرنے سے پہلے خوب غور کر۔
سَبَقْتُكَ اَیَّ سَبْقٍ •	میں تجھ سے خوب سبقت لے گیا۔
أَكْرَمْتُكَ خَیْرَ إِكْرَامٍ •	میں نے تیری بہتر تعظیم کی۔
سَفَرًا حَمِیْدًا وَّ رُجُوْعًا سَعِیْدًا •	اچھا سفر ہو، اور بہتر واپسی ہو۔
مَعَاذَ اللّٰهِ • [یوسف۱۲-آیت۲۳]	اللہ کی پناہ۔
خَیْبَةً لِّلْفَاسِقِ •	فاسق ناکام ونامراد ہو۔

تمرین-۱۰

رَتَّلْنَاهُ تَرْتِیْلًا • [الفرقان۲۵-آیت۳۲]	ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔
رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ • [البقرہ۲-آیت۲۵۰]	اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمے رکھ۔ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر۔
أَيَّ كِتَابٍ قرأت؟ •	تو نے کون سی کتاب پڑھی؟
إِیَّاكُمَا مِنَ النِّفَاقِ •	تم دونوں نفاق سے دور رہو۔
رَأْسَكَ وَ العمودَ •	اپنا سر ستون سے بچا۔
الفضيلةَ فإنَّها شعار العقلاءِ •	شرافت اختیار کر کیوں کہ وہ عقل مندوں کا شعار ہے۔
السَّفيهَ لا تُخالطه •	بے وقوف سے میل ملاپ نہ رکھ۔
وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَیْرًا • [النحل۱۶-آیت۳۰]	اور ڈر والوں سے کہا گیا کہ تمھارے رب نے کیا اتارا، بولے خوبی۔
وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِه • [الاسراء۱۷-آیت۱۳]	اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ہے۔
نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا • [الشمس۹۱-آیت۱۳]	اللہ کی ناقہ اور اس کے پینے کی باری سے بچو۔
اَلْكِلَابَ عَلَى الْبَقَرِ •	کتوں کو گائے سے دور کر۔
ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗ • [یٰس۳۶-آیت۷۸]	ہمارے لیے کہاوت بیان کی اور اپنی پیدائش بھول گیا۔
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْمَعْ قَالَنَا •	یارسول اللہ! ہماری بات سنیں۔

وَ كُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ● [الاسراء۱۷-آیت۱۲]	اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرما دی۔
يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ● [طٰہٰ۲۰-آیت۱۰۵]	انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ● [الفاتحہ۱-آیت۴]	ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

تمرین-۱۱

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ● [مریم۱۹-آیت۲۶]	تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔
رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ● [البقرۃ۲-آیت۶۳]	تم پر طور کو اونچا کیا۔
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ● [البقرۃ۲-آیت۲۵۹]	عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم۔
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ اٰذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ● [البقرۃ۲-آیت۱۹]	وہ کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس رہے ہیں۔
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ ● [الانفال۸-آیت۵۶]	وہ اپنا عہد توڑ دیتے ہیں۔
تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ● [الفجر۸۹-آیت۲۰]	تم مال کی نہایت محبت رکھتے ہو۔
يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ● [النساء۴-آیت۶۰]	ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انھیں دور بہکا دے۔
رِفْقًا بِالضُّعَفَآءِ وَ رَحْمَةً لِّلْفُقَرَآءِ ●	کمزوروں کے ساتھ نرمی اور فقیروں کے ساتھ مہربانی کرو۔
كَمْ جَائِعًا اَطْعَمْتَ؟ ●	کتنے بھوکوں کو تو نے کھانا کھلایا؟
مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّطِيْعُ اللّٰهَ رَغْبَةً فِيْ ثَوَابِهٖ وَ رَهْبَةً مِنْ عِقَابِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّطِيْعُهٗ اِجْلَالًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ فَكُنْ مِمَّنْ يَعْبُدُهٗ حَقَّ عِبَادَتِهٖ لَا طَمْعًا فِيْ جَنَّتِهٖ وَ لَا خَوْفًا مِنْ نَارِهٖ ●	کچھ لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے ثواب کی رغبت اور اس کے عقاب کے خوف کے سبب، اور کچھ اس کی بندگی کرتے ہیں اس کی ذات پاک کی تعظیم کے لیے۔ تو تو ان میں سے ہو جا جو اس کی کما حقہ عبادت کرتے ہیں نہ جنت کی انھیں خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف۔
كُنْ أَنْتَ وَ صَحْبَكَ كَمَا تَكُوْنُ الرُّوْحُ وَ الْجَسَدُ ●	تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس طرح رہ جیسے روح جسم کے ساتھ رہتی ہے۔
كُنْ وَ أَصْدِقَاءَكَ كَمَا تَكُوْنُ وَ إِخْوَتَكَ ●	تو اپنے دوستوں کے ساتھ ایسے ہی رہ جیسے کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتا ہے۔
سالتِ الأودِيَةُ سَيلًا تحتَ الْجَبَل ●	پہاڑ کے نیچے وادیاں خوب بہیں۔
متى تدخلُ المسجدَ؟ ●	تو مسجد میں کب داخل ہوگا؟
أين تذهب والأمير؟ ●	تو امیر کے ساتھ کہاں جا رہا ہے؟
وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ● [الکہف۱۸-آیت۷۹]	اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا۔
وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ ● [یٰس۳۶-آیت۳۹]	اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں۔

تمرین-١٢

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا اِذًا لَّخَاسِرُوْنَ ● [یوسف١٢-آیت١٤]	بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں۔
اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ● [البقرة٢-آیت٣٦]	نیچے اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے۔
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ ● [غافر٤٠-آیت٨٤]	ہم ایک اللہ پر ایمان لائے۔
بَدَتْ هِنْدٌ قَمَرًا ●	ہند چاند کی طرح ظاہر ہوئی۔
وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا ● [القمر٥٤-آیت١٢]	اور ہم نے زمین چشمے کرکے بہادی۔
اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَ اَعَزُّ نَفَرًا ● [الکہف١٨-آیت٣٤]	میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں۔
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ● [المائدہ٥-آیت٤٨]	تم سب کو اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔
مَا رَجَعْتُ مِنْ سَفَرِيْ إِلَّا بَالِغًا أَمَلِيْ ●	میں اپنی توقع پوری کرکے ہی سفر سے واپس لوٹا۔
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ● [الکہف١٨-آیت٥٦]	اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشی اور ڈر سنانے والے۔
كَيْفَ رَجَعْتَ؟ ●	تو کیسے واپس ہوا؟
فَمَن يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ● [الزلزلہ٩٩-آیت٧]	تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے، اسے دیکھے گا۔
إِنِّيْ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ● [یوسف١٢-آیت٤]	میں نے گیارہ تارے دیکھے۔
زَكَاةُ الْفِطْرِ صَاعٌ شَعِيْرًا ●	صدقۂ فطر ایک صاع جو ہے۔
قَرَأْتُ الْكِتَابَ بَابًا بَابًا ●	میں نے کتاب کو ایک ایک باب پڑھا۔
نَظَرْتُ الشَّمْسَ فِيْ كَبِدِ السَّمَاءِ ●	میں نے آفتاب کو آسمان کے بیچ میں دیکھا۔
لَقِيْتُ الْأُسْتَاذَ عِنْدَ الْمَدْرَسَةِ ●	میں مدرسہ کے پاس استاذ سے ملا۔
إِنَّ هٰذِهٖ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ● [الانبیاء٢١-آیت٢٩]	بے شک تمھارا یہ دین ایک ہی دین ہے۔
فِيْ وَجْهِكَ وَاضِحًا سُرُوْرٌ ●	تیرے چہرے پر خوشی نمایاں ہے۔
سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ● [ابراہیم١٤-آیت٣٣]	تمھارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں۔
قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ● [البقرة٢-آیت٢٣٨]	اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو۔
اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِمِيْقَاتِنَا ● [الاعراف٧-آیت١٥٥]	موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لیے چنے۔
يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ● [النصر١١٠-آیت٢]	لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔

شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ●[یوسف۱۲-آیت۲۰] بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے روپیوں پر بیچ ڈالا۔

بِعْتُ الشَّيْءَ رَطْلًا بِدِرْهَمٍ۔ میں نے یہ چیز ایک رطل ایک درہم میں بیچی۔

تمرین-۱۳

مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ إِلَّا اللّٰه ● [آل عمران۳-آیت۷] اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هٰلِكٌ إِلَّا وَجْهه ● [القصص۲۸-آیت۸۸] ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے۔

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه ● [الکہف۱۸-آیت۳۹] ہمیں کچھ زور نہیں، مگر اللہ کی توفیق سے۔

لَا تَظْهَرُ الْكَوَاكِبُ نَهَارًا إِلَّا النَّيِّرين ● دن میں ستارے ظاہر نہیں ہوتے، مگر چاند اور سورج (ظاہر ہوتے ہیں)۔

ألا كلُّ شيءٍ مَاخَلَا اللّٰه باطلٌ ● لم يخرج أحدٌ إلَّا خالد ● رجع الصيادون إلا أسلحتهم ● سنو! اللہ جل شانہ کے سوا ہر چیز فانی ہے ● خالد کے علاوہ کوئی نہیں نکلا ● شکاری واپس ہوئے، مگران کے اسلحے (واپس نہیں ہوئے)۔

ما نجح إلَّا إبراهيم أحد ● ما جاء المسافرون إلّا أمتعتهم ● مَا جاء القوم إلا أخي ● أهمل التلاميذ حاشا خالد ● لايُرجىٰ إلا اللّٰه ولايُستعانُ سواه ● ابراہیم کے علاوہ کوئی کامیاب نہیں ہوا ● مسافر نہیں آئے، مگران کا سامان آیا ● قوم نہیں آئی، مگر میرا بھائی (آیا) ● خالد کے سوا سب لڑکوں نے غفلت برتی ● صرف اللہ سے امید کی جاتی ہے اور اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا[آل عمران۳-آیت۱۰۳] ● تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا[مریم۱۹-آیت۳۱] ● اور مجھے نماز و زکاۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔

ما هذا بشرًا[یوسف۱۲-آیت۳۱] ● لا حسنا خُلُقُه مذموم ● یہ تو جنس بشر سے نہیں ● کوئی اچھے اخلاق والا برا نہیں ہے۔

لعلّ اللّٰه يرزقني صلاحًا ● اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ [ھود۱۱-آیت۱۱۴] ● شاید اللہ مجھے بھلائی کی توفیق دے ● بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

لامتنافسين في الخير نادمون ● کوئی بھلائی میں مقابلہ کرنے والے شرمندہ نہیں ہیں۔

لا صداقة دائمة بغير إخلاص ● کوئی دوستی اخلاص کے بغیر پائدار نہیں ہے۔

تمرین-۱۴

لايُقبل صيامُ النهارِ و قيامُ الليلِ إلَّا مِنَ المخلصينَ ● دن کے روزے اور رات کی نفلی عبادت صرف اخلاص والوں کی قبول ہوتی ہے۔

تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ ● [اللھب۱۱۱-آیت۱] ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں۔

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ ● [القمر۵۴-آیت۲۷] ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں۔

اِنَّا مُهْلِكُوْا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ● [العنکبوت۲۹-آیت۳۱] ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے۔

شيطَانُ الإنس شرٌّ مِنْ شياطينِ الجنّ ● خبیث انسان خبیث جنوں سے برا ہے۔

لاتُخالِط المنقوصَ العقلِ ● اَكرِمِ الكريمَ الاَخلاقِ ● کم عقل سے میل ملاپ نہ رکھ ● عمدہ اخلاق والے کی تعظیم کر۔

خيرُ الناس من ينفع الناسَ ● لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔

مُهَندسو المدينةِ على ضفّتي النَّهْرِ ● شہر کے انجینیر دریا کے ساحل پر ہیں۔

السالكُ طريق الباطلِ مخذولٌ ● باطل کی راہ چلنے والا بے سہارا ہے۔

جاهد بسيفِ لسانه و سِنانِ قلمه دهرا طويلا ● اس نے لمبے عرصے تک زبان کی تلوار اور قلم کے نیزے سے جہاد کیا۔

تمرین-۱۵

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ● [الفاتحہ-۱-آیت۵-۶]	ہم کوسیدھاراستہ چلا،راستہ ان کاجن پر تو نے احسان کیا۔
اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ● [آل عمران۳-آیت۱۵۴]	اختیار توساراالله کا ہے۔
قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ ● [الانعام۶-آیت۷۴]	ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا۔
لَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ● [البقرة۲-آیت۲۶۴]	احسان جتانے اور تکلیف پہنچانے کے سبب اپنے صدقات باطل نہ کرو۔
اجْتَبَيْنَاهُمْ وَ هَدَيْنَاهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ● [الانعام۶-آیت۸۷]	ہم نے انھیں چن لیااور سیدھی راہ دکھائی۔
اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ● [الفجر۸۹-آیت۲۱]	جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی۔
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ●[البقرة۲-آیت۲۱۷]	تم سے ماہ حرام میں لڑنے کاحکم پوچھتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ● [آل عمران۳-آیت۹۷]	اور الله کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک جانے کی استطاعت رکھیں۔
قد قامت الصلاة، قد قامت الصلاة ●	نماز قائم ہوچکی،نماز قائم ہوچکی۔
لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ● [الحجر۱۵-آیت۳۹]	ضرور میں ان سب کو بےراہ کردوں گا۔
صُنْ يَدَيْكَ كِلْتَيْهِمَا عَنِ الْاَذٰى ●	اپنے دونوں ہاتھوں کوتکلیف سے بچا۔
أعط السائل قَلَمًا، كِتَابًا ●	سائل کوقلم،(بلکہ) کتاب دو۔
قال الإمام أبوحنيفة نعمان بن ثابت ﷺ:إن الوتر واجبة ●	امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز وتر واجب ہے۔
جاء رجل أبوه كريمٌ ●	وہ مرد آیا جس کاباپ شریف ہے۔
أكرم الرجل المهذب خلقه ●	اس مرد کی تعظیم کرجس کی عادت اچھی ہے۔
جاء أبوعبد الله محمّدٌ ●	عبداللہ کاباپ محمد آیا۔
ذهب خالد نفسه إلى الحديقة ●	خالد خود باغ کی طرف گیا۔
انصرفت المدرسةُ تلاميذُها ●	مدرسہ،اس کےلڑکے واپس ہوئے۔
تولّٰى الفاروق عمر الخلافة بعد الصديق أبي بكر، وبعده ذو النورين عثمان، و بعده أسد الله علي بن أبي طالب ﷺ ●	حضرت ابوبکر صدیق کے بعد حضرت عمر فاروق،اوران کے بعد عثمان ذوالنورین، اوران کے بعد شیر خدا علی بن ابی طالب خلیفہ ہوئے۔(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

رَأيتُ زَيْدًا رأسه • میں نے زید، اس کا سر دیکھا۔
أخذت الكتابَ، القلم • میں نے کتاب، (بلکہ) قلم لیا۔

تـــمـــريـــن -١٦

لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ • [الانعام٦-آیت١٥١] اپنی اولاد کو مفلسی کے سبب قتل نہ کرو ہم تمھیں اور انھیں سب کو رزق دیں گے۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا • [آل عمران٣-آیت١٩٣] اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کو ایمان کے لیے ندا فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ بخش دے۔

فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُه اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالاً • [الکہف١٨-آیت٣٤] تو اپنے ساتھی سے بولا اور وہ اس سے بات چیت کر رہا تھا میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں۔

اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ • [الانفال٨-آیت٣٢] اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ • [الحج٢٢-آیت٤٦] کیوں کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔

اِنْ تَرَنِ أنَا أقَلَّ مِنْكَ مَالاً وَّ وَلَدًا • [الکہف١٨-آیت٣٩] اگر تو مجھے اپنے سے مال واولاد میں کم دیکھتا ہے۔

اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ • [البقرۃ٢٩-آیت٥] وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

تـــمـــريـــن -١٧

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ • [البقرۃ٢-آیت٢] وہ بلند رتبہ کتاب، اس میں شک کی کوئی جگہ نہیں۔

اِنَّ هٰذا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ أقْوَمُ • [الاسراء١٧-آیت٩] بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔

اُوْلٰئِكَ عَلٰى هُدىً مِّنْ رَّبِّهِمْ • [البقرۃ٢-آیت٥] وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ • [القصص٢٨-آیت٣٢] تو یہ تیرے رب کی دو حجتیں ہیں۔

فَذَالِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ • [یوسف١٢-آیت٣٢] تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں۔

مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ • [البقرۃ٢-آیت٨] کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ • [النحل١٦-آیت٩٦] جو تمھارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلوٰتِهِم خَاشِعُوْنَ • [المؤمنون٢٣-آیت٢] بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

وَتِلْكَ الأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ● [آل عمران٣-آیت١٤٠]
اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں۔

أَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ ● [الاعراف٧-آیت٢٢]
کیا میں نے تمھیں اس درخت سے منع نہ کیا۔

قُلْ أيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهٰدَةً ● [الانعام٦-آیت١٩]
تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی۔

وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ ● [النساء٤-آیت٢٣]
اور تمھاری مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا۔

تمرین -١٨

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُم مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ● [المائدہ٥-آیت١٠٥]
تم اپنی فکر رکھو، تمھارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

بله الإسراف في الطعام●
کھانے میں فضول خرچی چھوڑ۔

هيهات للنجم الرفيع قرار●
دور ہے بلند ستارے کا قرار۔

إذا قلت لصاحبك والإمام يخطب يوم الجمعة صه فقد لغوت●
جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ، اس حال میں کہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہے تو تو نے غلط کیا۔

رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا● [یوسف١٢-آیت٤]
میں نے گیارہ تارے دیکھے۔

قال سِيْبَوَيْهِ: العلَم المختوم بوَيْهِ مبني على الكسر كعَمروَيْهِ ونِفْطَوَيه وَ رَاهَوَيْهِ ونحو ذلك●
سیبویہ نے کہا: جس علَم کے آخر میں وَیْه ہو وہ مبنی بر کسر ہوتا ہے۔ جیسے عمرويه، نفطويه، راهويه اور اس جیسے دوسرے نام۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَاعَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ● [التوبہ٩-آیت٣٦]
بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں۔

كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰـهَا● [الاعراف٧-آیت٤]
کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں۔

كم روبية عندك●
تیرے پاس کتنے روپے ہیں؟

قال كيت كيت●
اس نے ایسا، ایسا کہا۔

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ● [الاسراء١٧-آیت٢٣]
تو انھیں اُف بھی نہ کہو۔

غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ● [یوسف١٢-آیت٢٣]
سب دروازے بند کر دیے اور بولی آؤ تمھیں سے کہتی ہوں۔

يقال للعبد يوم القيمة أتذكر يوم كذا وكذا●
قیامت کے دن بندے سے پوچھا جائے گا کیا تجھے فلاں، فلاں دن یاد ہے؟

تمرین -١٩

لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا● [مریم١٩-آیت٧]
اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ● [التین٩٥-آیت٧]
تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے۔

قَالَ يٰمُوسٰىٓ اَ تُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ● [القصص۲۸-آیت۱۹]
وہ بولا اے موسیٰ! کیا تم مجھے ویسے ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا۔

وَ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ● [یوسف۱۲-آیت۲۵]
اور دونوں کو عورت کا آقا (عزیز مصر) دروازے کے پاس ملا۔

ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ● [ھود۱۱-آیت۱]
پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبردار کی طرف سے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ ● [البقرۃ۲-آیت۲۸]
تم کیوں کر اللہ کے منکر ہو گے۔

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ● [یونس۱۰-آیت۴۸]
اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو۔

يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ● [الذّٰریٰت۵۱-آیت۱۲]
پوچھتے ہیں انصاف کا دن کب ہوگا۔

اَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ● [القصص۲۸-آیت۶۲]
کہاں ہیں میرے وہ شریک جنھیں تم گمان کرتے تھے۔

قَالُوْا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ ● [البقرۃ۲-آیت۲۴۷]
بولے اسے ہم پر بادشاہی کیوں کر ہوگی اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں۔

وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ● [الاعراف۷-آیت۸۶]
اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمھیں بڑھا دیا۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ● [التکویر۸۱-آیت۱۳،۱۴]
اور جب جنت پاس لائی جائے ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی۔

مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ ●
میں نے جب سے اس کو نہیں دیکھا جمعرات کا دن تھا۔

وَ مَا زِلْتُ أَبْغِي الْمَالَ مُذْ أنَا يافِعٌ ●
میں جب سے نوجوان ہوا برابر مال تلاش کرتا رہا۔

لاأقتُلُهُ عَوضُ ● مَا رَأيتُه قَطُّ ●
میں اسے کبھی قتل نہیں کروں گا ● میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔

أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوْكُمْ ● [البقرۃ۲-آیت۱۹۱]
انھیں نکال دو جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا تھا۔

تمرین-۲۰

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ● [یوسف۱۲-آیت۴]
یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے۔ انھیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ● [یوسف۱۲-آیت۳۲]
زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں۔

كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ● [المزمل۷۳-آیت۱۶]
جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ● [الکہف۱۸-آیت۱۰۷]
بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہیں۔

السَّنَةُ اثنا عشر شهرًا، والشهرُ القمري بعضُه ثلاثون يومًا و بعضُه تسعة و عشرون يومًا، و اليومُ أربع و عشرون ساعة، والساعةُ ستون دقيقة •

سال بارہ مہینہ ہے، اور قمری مہینہ کوئی تیس دن اور کوئی انتیس دن ہے، اور دن چوبیس گھنٹہ ہے، اور گھنٹہ ساٹھ سیکنڈ ہے۔

فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ • [البقرۃ۲-آیت۲۸۲]

پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو تم پسند کرو۔

تمرین-۲۱

سُعَادُ عَجُوْلٌ •
سعاد بہت جلد باز ہے۔

زَيْنَبُ جَهُوْلٌ لِلْعَوَاقِبِ •
زینب انجام سے ناآشنا ہے۔

رَأَيْتُ نَاقَةً ذَبِيْحًا •
میں نے ایک ذبح کی ہوئی اونٹنی دیکھی۔

مَرْيَمُ مِقْدَامٌ •
مریم بہت پیش قدمی کرنے والی ہے۔

جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِعْطِيْرٌ •
بہت خوش بو والی ایک عورت آئی۔

حَسْنَاءُ مِقْوَلٌ •
حسنا بہت بولنے والی ہے۔

لَيْلىٰ خَضِيْبُ الْكَفَّيْنِ۔
لیلیٰ کی ہتھیلیاں رنگی ہوئی ہیں۔

تمرین-۲۳

ما طالبٌ صَدِيْقكَ رفع الخلاف •
تیرا دوست اختلاف ختم کرنا نہیں چاہتا ہے۔

أَ مُسَمًّى أَخُوكَ صَالحًا •
کیا تیرے بھائی کا نام صالح رکھا گیا ہے۔

الحق قاطع سيفه الباطل •
حق، اس کی تلوار باطل کو کاٹ دے گی۔

الأرض مَحُوط سطحها بالهواء •
زمین، اس کی سطح ہوا سے گھری ہوئی ہے۔

اركن إلى عملٍ زائنٍ أثرُه العامل •
اس عمل کی طرف مائل ہو جس کا اثر عمل کرنے والے کو زینت بخشے۔

ما مُعْطًى صاحبك شيئًا •
تیرے ساتھی کو کچھ نہیں دیا جاتا ہے۔

أ عارف أخوك قدر الإنصاف؟ •
کیا تیرا بھائی انصاف کی قدر و قیمت جانتا ہے؟

مررتُ بالمعطىٰ ابنُه روبيةً •
میں اس کے پاس سے گزرا جس کے بیٹے کو ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

رأيتُ ولدا مُعطًى أخُوه جائزةً •
میں نے اس لڑکے کو دیکھا جس کے بھائی کو انعام دیا جائے گا۔

جاءني الضاربُ أخُوه خالدًا •
میرے پاس وہ شخص آیا جس کا بھائی خالد کو مارے گا۔

جَاءني زَيدٌ رَاكِبًا غلامُه فَرَسًا •
میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہو رہا ہے۔

جَاءني خَالِدٌ مُخْبَرًا أخُوه عَمرًا فَاضلًا •
میرے پاس خالد آیا اس حال میں کہ اس کے بھائی کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جا رہی ہے۔

تمرین -۲۴

لَا تُصَاحِبْ مَنْ كَانَ قَبِيْحًا فِعْلُهٗ۔	اس شخص کے ساتھ نہ رہ جس کا کام براہو۔
البَحْرُ بَعِيْدٌ غورًا والنهرُ قَرِيبٌ قَعْرًا۔	سمندر گہرائی میں زیادہ ہے اور دریا گہرائی میں کم ہے۔
لَا تَغْتَرَّ برجلٍ جَمِيْلٍ مَنْظَرًا، قَبِيْحٍ مَخْبَرًا۔	اس مرد سے دھوکہ نہ کھا نا جو دیکھنے میں اچھا اور حقیقت میں برا ہے۔
سعيدٌ طَوِيْلُ الْقَامَةِ۔	سعید لمبے قد والا ہے۔
هُوَ عَظِيْمُ الهامَةِ۔	وہ بڑی کھوپڑی والا ہے۔
هُوَ فصيحٌ لِسَانًا۔	وہ زبان کے لحاظ سے فصیح ہے۔
هٰذَا الكِتَابُ سَهْلٌ عَلَيَّ فَهْمُه۔	یہ کتاب، اس کا سمجھنا میرے لیے آسان ہے۔
ذٰلِكَ رجلٌ صَعْبٌ عليه نُزُوْلُ الأَضْيَافِ۔	وہ ایسا مرد ہے جس پر مہمانوں کی آمد گراں ہے۔
مَا لَيِّنٌ طبعُكَ يَا زُهَيْرُ۔	اے زُہیر! تیری طبیعت نرم نہیں ہے۔
إِنَّا نَرَى السَّمَاءَ أَزْرَقَ لَوْنُهَا۔	بے شک ہم آسمان دیکھ رہے ہیں اس حال میں کہ اس کا رنگ نیل گوں ہے۔
أَ حَسَنَةٌ أَعْمَالُكَ يَا خَالِدُ؟۔	اے خالد! کیا تیرے اعمال اچھے ہیں؟
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ [القدر۹۷-آیت۳]	شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
إِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ [الحجرات۴۹-آیت۱۳]	بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔
العِلْمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَالِ۔	علم مال سے بہتر ہے۔
القُرْاٰنُ أَفْضَلُ الْكُتُبِ۔	قرآن تمام کتابوں سے افضل ہے۔
وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَدُّ وَ أَبْقَىٰ۔ [طٰہٰ۲۰-آیت۱۲۷]	اور بے شک آخرت کا عذاب سخت تر اور سب سے دیرپا ہے۔
خَطَبَ زَيْدٌ الْأَفْضَلُ۔	افضل زید نے تقریر کی۔
أُولٰئِكَ التَّلامِيْذُ أَصْلَحُ مِنْ خَالِدٍ۔	وہ لڑکے خالد سے زیادہ نیک ہیں۔
الطَّائِرَةُ أَسْرَعُ مِنَ الْقِطَارِ۔	جہاز، ٹرین سے زیادہ تیز رفتار ہے۔
هٰذَانِ أَكْمَلُ رَجُلَيْنِ۔	یہ دونوں بہت کامل مرد ہیں۔
عَائِشَةُ فُضْلَى النِّسَاءِ۔	عائشہ تمام عورتوں سے افضل ہے۔
جَاءَتِ النِّسَاءُ الْفُضْلَيَاتُ۔	فضل وشرف والی عورتیں آئیں۔

تمرین -۲۵

يَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ۔ [المائدۃ۵-آیت۳۱]	وہ زمین کریدتا ہے۔

يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ • [الفرقان۲۵-آیت۲۰]
وہ بازاروں میں چلتے تھے۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ • [آل عمران۳-آیت۱۰]
ان کے مال انھیں کچھ نہ بچا سکیں گے۔

يَمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ • [النور۲۴-آیت۴۵]
وہ اپنے پیٹ پر چلتا ہے۔

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ • [الرعد۱۳-آیت۲۱]
وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اُحِبُّ أَنْ أُهْدٰى طَرِيْقَ الْهُدٰى •
میں چاہتا ہوں کہ مجھے ہدایت کا راستہ چلایا جائے۔

يَخْشَى الْمُتَّقُوْنَ اللّٰهَ •
متقی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَ لْيَدْعُ رَبَّهٗ • [غافر۴۰-آیت۲٦]
فرعون بولا مجھے چھوڑو میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے۔

لَنْ يَّرْضَى اللّٰهُ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ •
اللہ جلّ شانہ قیامت کے دن مشرکوں سے ہرگز راضی نہ ہوگا۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ لَنْ يَّرْضَوْا بِالْحَضَارَةِ الْوَثْنِيَّةِ •
مسلمان ہندوانہ تہذیب سے ہرگز راضی نہ ہوں گے۔

اَخَوَايَ لَمْ يَذْهَبَا إِلٰى دِهْلِي •
میرے دونوں بھائی دہلی نہیں گئے۔

يَا فَاطِمَةُ! لَمْ تَحْفَظِي الدرس •
اے فاطمہ! تو نے سبق یاد نہیں کیا۔

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً • [النور۲۴-آیت۴]
اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ (معائنہ کے) نہ لائیں تو انھیں اسّی کوڑے لگاؤ۔

تمرین -۲٦

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ • [آل عمران۳-آیت۹۲]
تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ • [النساء۴-آیت۲۸]
اللہ تم پر تخفیف کرنا چاہتا ہے۔

أَطِعِ اللّٰهَ كَيْ تُفْلِحَ •
اللہ کی اطاعت کرتا کہ کامیاب ہو جائے۔

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ • [النساء۴-آیت۱٦۸]
اللہ ہرگز انھیں نہ بخشے گا۔

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ • [طٰہٰ۲۰-آیت۸۱]
اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اترے۔

مَهْمَا تَفْعَلْ تُسْئَلْ عَنْهُ •
تو جو کچھ کرے گا اس کے بارے میں تجھ سے پوچھا جائے گا۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ و لَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ • [الاخلاص۱۱۲-آیت۳-۴]
نہ اس کی کوئی اولاد، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا مقابل ہوا۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ • [الطلاق٦۵-آیت۷]
مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے۔

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ • [التوبہ۹-آیت۸۴]
اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔

مَنْ يَّبْحَثْ يَجِدْ •
جو تلاش کرے گا وہ پائے گا۔

و إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْه يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ• [البقرة۲-آیت۲۸۴]	اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمھارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔
وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمه اللّٰهُ• [البقرة۲-آیت۱۹۷]	اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے۔
مَتى يَصْلُحْ قَلْبك تَصْلح أعمالك•	جب تیرا دل درست ہوگا تو تیرے اعمال درست ہوں گے۔
إِذْ ما دخلتَ عَلى الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَهُ حقًّا•	جب تو رسول کے پاس جائے تو ان سے حق بات کہہ۔
أَيُّ امرئٍ يَخدِم أُمَّتَهٗ تَخدِمه•	جو شخص اپنی قوم کی خدمت کرے گا قوم اس کی خدمت کرے گی۔
حَيْثُمَا تُقِمْ يُقَدِّر لَكَ اللّٰهُ نَجَاحًا•	جہاں تو اقامت کرے گا اللہ تعالیٰ تیرے لیے کامیابی مقدر فرمادے گا۔
تَعَلَّم تَفُز، وَلَا تَكْسَل تنل•	علم سیکھ، کامیاب ہوگا۔ اور سستی نہ کر، مطلوب پائے گا۔

تمرین -۲۷

اتّخذَ اللّٰه إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا• [النساء۴-آیت۱۲۵]	اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔
أُنْبِئْتُ خَالِدًا شُجَاعًا•	مجھے خالد کا بہادر ہونا بتایا گیا۔
أَفْهَمْتُ التِّلْمِيْذَ الدرس•	میں نے لڑکے کو سبق سمجھایا۔
وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا• [الاسراء۱۷-آیت۸۱]	اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔
حُمِّلُوا التَّوْراة• [الجمعة۶۲-آیت۵]	ان لوگوں پر توریت کے احکام رکھے گئے۔
جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا• [النبأ۷۸-آیت۱۱]	اور ہم نے دن کو روزگار کے لیے بنایا۔
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهوات• [آل عمران۳-آیت۱۴]	لوگوں کے لیے خواہشوں کی محبت آراستہ کی گئی۔
يَزْعُمُوْنَ الْحَقَّ بَاطِلًا•	وہ لوگ حق کو باطل گمان کرتے ہیں۔
ألفيتُ الفضيلة خلُقًا كريمًا•	میں نے شرافت کو عمدہ خصلت پایا۔
إِذَا مات الإنسانُ انقطع عملُه إِلّا من ثلاث•	جب انسان مرجائے گا اس کا عمل منقطع ہوجائے گا مگر تین چیزوں سے۔
كلوا واشربوا ولاتُسرفوا• [الاعراف۷-آیت۳۱]	کھاؤ، پیو اور حد سے نہ بڑھو۔
رأيت أخاك•	میں نے تیرے بھائی کو دیکھا۔

تمرین -۲۸

اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَّقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ• [یٰسٓ۳۶-آیت۸۲]	اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہوجا، وہ فوراً ہوجاتی ہے۔
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ• [آل عمران۳-آیت۱۱۰]	تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا •[مریم۱۹-آیت۳۱]
اور مجھے نماز وزکاۃ کی تاکید فرمائی جب تک زندہ رہوں۔

اَنْتَ مُصْبِحٌ سَلِیْمًا •
تو صبح تک تندرست ہوجائے گا۔

وَ طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ •[طٰہٰ۲۰-آیت۱۲۱]
اور وہ دونوں جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے۔

لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا • [النساء۴-آیت۷۸]
وہ کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے۔

عَسٰىٓ اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْئًا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ • [البقرۃ۲-آیت۲۱۶]
اور قریب ہے کہ کوئی بات تمھیں بری لگے اور وہ تمھارے حق میں بہتر ہو۔

أحِبُ إِلَیْنَا أَن یَّكُوْنَ رِجَالُ الْأُمَّةِ عَامِلِیْنَ مُخلصین •
ہمیں کس قدر محبوب ہے کہ قوم کے لوگ مخلص عمل کرنے والے ہوجائیں۔

بِئسَ الشرابُ الخَمر •
انگوری شراب کیا ہی برا مشروب ہے۔

بِئْس فَتَاةً مَنْ تعصي اللّٰهَ •
کتنی بری ہے وہ نوجوان جو اللہ کی نافرمانی کرے۔

حَبَّذَا الصّادِقونَ •
کیا ہی اچھے ہیں وہ سچ بولنے والے۔

نِعْمَت الكلمة الطيبة تُصلح بين المتخاصمَيْن •
کتنی اچھی ہے وہ پاکیزہ بات جو دو لڑنے والوں میں صلح کرادے۔

مَا اَغْضَبَنِيْ عَلَى الْخَائِنِ •
مجھے خیانت کرنے والے پر کتنا غصہ آیا۔

كرب القلبُ من هواه يذوب •
دل اس کی محبت سے پگھلنے لگا۔

سَاءَ مَا يَعْمَلُ الْجَاهِلُ •
کیا ہی برا ہے جو وہ جاہل کرتا ہے۔

تمرین-۲۹

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ • [الکہف۱۸-آیت۳۱]
وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ • [فاطر۳۵-آیت۳]
کیا اللہ کے سوا اور کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تمھیں رزق دیتا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ • [یونس۱۰-آیت۵۵]
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ • [آل عمران۳-آیت۹۲]
تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا • [یوسف۱۲-آیت۹۱]
خدا کی قسم! بے شک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی۔

وَ الضُّحٰى وَ اللَّيْلِ اِذَا سَجٰى • [الضحیٰ۹۳-آیت۱-۲]
چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔

وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ • [المؤمنون۲۳-آیت۲۲]
اور ان پر اور کشتی پر سوار کیے جاتے ہو۔

رُبَّ إِشَارَةٍ أَبْلَغُ مِنْ عِبَارَةٍ •
بہت سے اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں۔

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا • [الفتح۴۸-آیت۲۸]
اللہ کافی ہے گواہ۔

اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ • [البقرۃ۲-آیت۸۶]
انھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ • [الکہف ۱۸-آیت ۲۸]
اور تمھاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِيْنٍ • [الذّٰریٰت ۵۱-آیت ۴۳]
تم ایک وقت تک فائدہ اٹھاؤ۔

وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ • [ھود ۱۱-آیت ۴۲]
اور وہ انھیں پہاڑ جیسی موجوں میں لیے جارہی ہے۔

مَا كَلَّمْتُهٗ مُذْ سَنَةٍ وَ لَا قَابَلْتُهٗ مُنْذُ شَهْرٍ •
میں نے ایک سال سے اس سے بات نہیں کی اور نہ ایک ماہ سے اس کے سامنے ہوا۔

مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ • [آل عمران ۳-آیت ۵۲]
کون میرے مددگار ہیں اللہ کی طرف۔

تمرین-۳۰

أَلَا انّ زُهيرا يجتهد في القراءة •
سنو! بے شک زہیر پڑھنے میں محنت کرتا ہے۔

عندي انّ سعيدًا افضل من خليل •
میرے نزدیک سعید خلیل سے افضل ہے۔

بلغني انك منصرف •
مجھے خبر ملی کہ تو واپس ہونے والا ہے۔

يقيني ان العلم سعادة الدارين •
مجھے یقین ہے کہ علم دونوں جہان کی سعادت (کا ذریعہ) ہے۔

يختار انك تقيم •
وہ پسند کرتا ہے کہ تو ٹھہرے۔

اجلس حيث انك تُحمد، لا حيث انك تُذمّ •
ایسی جگہ بیٹھ جہاں تیری تعریف کی جائے، نہ کہ ایسی جگہ جہاں تیری مذمت ہو۔

علمت ان اللّٰه على كل شيء قدير •
میں نے جانا کہ اللہ جلّ شانہ ہر چیز پر قادر ہے۔

خير لك انك تجتهد •
تیرے لیے بہتر ہے کہ تو محنت کرتا ہے۔

سعادتك انك تخدمُ أمتك •
تیری نیک بختی ہے کہ تو اپنی قوم کی خدمت کرتا ہے۔

افعل ما انك تُحمد عليه •
ایسا کام کر جس پر تیری تعریف کی جائے۔

نعلم ان هذا لحقٌّ •
ہم جانتے ہیں کہ یہ یقیناً حق ہے۔

لولا انك مجتهد لم تفز •
اگر تو محنتی نہ ہوتا، تو کامیاب نہ ہوتا۔

لو انك كسلتَ لأخفقت •
اگر تو نے سستی کی ہوتی، تو ضرور ناکام رہتا۔

انما المحسن إبراهيم •
ابراہیم ہی احسان کرنے والا ہے۔

ليتما البخيل يجُود •
کاش بخیل سخاوت کرتا۔

أَلَا اِنهم هم السفهاء و لكن لا يعلمون • [البقرۃ ۲-آیت ۱۳]
سنو! وہی بے وقوف ہیں، لیکن انھیں علم نہیں۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ • [مریم ۱۹-آیت ۳۸]
کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے، مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبّر کرتا ہوا

يَسْمَعْهَا • [لقمان۳۱-آیت۷] — پھرے جیسے انھیں سنا ہی نہیں۔

كَأَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ • [الانفال۸-آیت۶] — گویا وہ موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔

تمرین-۳۱

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ • [آل عمران۳-آیت۳۱] — اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ، اللہ تمھیں دوست رکھے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔

أَ قَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ • [الانبیاء۲۱-آیت۱۰۹] — کیا قریب ہے یا دور ہے وہ جو تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ • [الاعراف۷-آیت۱۱] — اور بے شک ہم نے تمھیں پیدا کیا، پھر تمھارے نقشے بنائے، پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضَ بَلْ لَا يُوْقِنُوْنَ • [الطور۵۲-آیت۳۶] — یا آسمان اور زمین انھوں نے پیدا کیے، بلکہ انھیں یقین نہیں۔

مَنْ يُرِدِ السّيادةَ حقًّا فليسُد بعلمه و أدبه لا بنسبه أو نشبه • — جو حقیقت میں سرداری چاہے، اسے اپنے علم و ادب سے سرداری کرنی چاہیے، نہ کہ اپنے نسب یا مال و جائداد سے۔

قلنا الحقَ فغضبَ أهلُ الباطل • — ہم نے حق بات کہی تو اہل باطل ناراض ہو گئے۔

أنت كاتبٌ، لا شاعرٌ • — تو کاتب ہے، شاعر نہیں ہے۔

هَذِّبْ نَفْسَكَ، ثُمَّ هَذِّبْ غَيْرَكَ • — پہلے خود کو سنوارو، پھر دوسرے کو سنوارو۔

مَا نجح سعيدٌ، بل أخوه • — سعید کامیاب نہیں ہوا، بلکہ اس کا بھائی (کامیاب ہوا ہے)

هل لك قِبَلَنَا حق، أم أنت رجل ظالم؟ • — کیا ہماری جانب تیرا کوئی حق ہے، یا تو ظالم مرد ہے؟

أمُحِقٌّ أنت، أم مُبطلٌ؟ • — کیا صاحب حق ہے تو یا صاحب باطل؟

اجتنب الذنوبَ حتى اللَّممَ • — گناہوں سے بچ، یہاں تک کہ ان کے قریب ہونے سے بھی۔

مَا جَاء علي، لكن أخوه جاء • — علی نہیں آیا، لیکن اس کا بھائی آیا۔

هٰذَا الشيءُ إمَّا حَجَرٌ و إمَّا لا حَجَرٌ • — یہ چیز یا تو پتھر ہے، یا غیر پتھر ہے۔

ذَاك الرجلُ إمَّا عالمٌ، أو أمّيٌّ • — وہ مرد یا تو پڑھا لکھا ہے، یا ان پڑھ ہے۔

تمرین-۳۲

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ • [المائدۃ۵-آیت۱] — اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو۔

كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَا اَ لَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاءَ نَا نَذِيْرٌ • [الملک۶۷-آیت۸] — جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمھارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ • [ھود۱۱-آیت۱۸]	خبردار! ظالموں پراللہ کی لعنت ہے۔
فَهَلْ وَجَدتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ • [الاعراف۷-آیت۴۴]	تو کیا تم نے بھی پایا جوتمھارے رب نے سچا وعدہ تمھیں دیا تھا؟ بولے، ہاں۔
أَمَا وَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ غَيْرُه •	سنو! قسم اس کی جس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔
قُلْ إِيْ وَ رَبِّيْ إِنَّهُ لَحَقٌّ • [یونس۱۰-آیت۵۳]	تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے۔
زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَن لَّنْ يُبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ • [التغابن۶۴-آیت۷]	کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے۔تم فرماؤ کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔
يَقُوْلُوْنَ لِيْ صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا خَبِيْرٌ أَجَلْ عِنْدِيْ بِأَوْصَافِهَا عِلْمٌ •	وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تو اس کی تعریف کر، کیوں کہ تو اس کے وصف جانتا ہے۔ہاں! مجھے اس کے اوصاف کا علم ہے۔
أَيَا جَبَلَيْ نُعْمَانَ بِاللّٰهِ خَلِّيَا • نَسِيْمَ الصَّبَا يَخْلُصْ إِلَيَّ نَسِيْمُهَا	اے نعمان کے دونوں پہاڑو! خدا کے واسطے بادِصبا کا راستہ چھوڑ دو کہ اس کی نرم ہوا مجھ تک پہنچے۔
أَ تَقْتَحِمُ الْمَنُوْنَ فَقُلْتُ جَيْرِ •	کیا تو موت پر جَست لگائے گا؟ میں نے کہا: ہاں۔

تـــمـــريـــن -۳۳

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَ أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ • [البقرۃ۲-آیت۱۸۴]	تو جو شخص اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے۔وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمھارے لیے زیادہ بھلا ہے۔
فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ • [المؤمنون۲۳-آیت۲۷]	تو ہم نے اسے وحی بھیجی کہ تو کشتی بنا۔
مَا إِنْ اَتَيْتُ بِشَيْءٍ أَنْتَ تَكْرَهُهٗ •	میں کوئی ایسی چیز نہیں لایا جسے تو ناپسند کرے۔
وَ لَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْءَ بِهِمْ • [عنکبوت۲۹-آیت۳۳]	اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے اُن کا آنا اُسے ناگوار ہوا۔
عِنْدِيْ غَضَنْفَرٌ أَيْ أَسَدٌ •	میرے پاس غضنفر یعنی شیر ہے۔
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ • [صٓ۳۸-آیت۲۶]	ان کے لیے سخت عذاب ہے اس سبب سے کہ وہ حساب کا دن بھول بیٹھے۔
وَ تَرْمِيْنِيْ بِالطَّرْفِ، أَيْ أَنْتَ مُذْنِبٌ •	اور تو مجھے آنکھ مارتا ہے، یعنی تو گنہ گار ہے۔
فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيْثَاقَهُمْ • [النساء۴-آیت۱۵۵]	تو ان کی بدعہدیوں کے سبب (ہم نے ان پر لعنت کی)۔
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ • [صٓ۳۸-آیت۶]	اور ان میں کے سردار چلے کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے معبودوں پر صابر رہو۔
مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ • [الاعراف۷-آیت۱۲]	کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا۔
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ • [الملک۶۷-آیت۳]	تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے۔

كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ• آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ• [الشوریٰ۴۲-آیت۱۱] اس جیسا کوئی نہیں ہے، اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

تمرین -۳۴

قَدْ يَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ• [النور۲۴-آیت۶۴] بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ• [المائدۃ۵-آیت۶۳] انھیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور علما گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے۔ بے شک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔

أَ فَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْءُ عَمَلِهٖ• [محمد۴۷-آیت۱۴] تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس جیسا ہوگا جس کے برے عمل اسے بھلے دکھائے گئے۔

هَلَّا يَرْتَدِعُ الْغَاوِىْ عَنْ غَيِّهٖ• گمراہ اپنی گمراہی سے کیوں نہیں باز آتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا• [الشمس۹۱-آیت۹] بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو ستھرا کیا۔

قَدْ اَتْرُكُ الْقِرْنَ مُصْفَرًّا أَنَامِلُهٗ• میں کبھی اپنے مقابل کو اس حال میں چھوڑتا ہوں کہ اس کی انگلیاں پیلی ہوتی ہیں۔

لومَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ• [الحجر۱۵-آیت۷] تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے۔

إِنَّ الْبَخِيْلَ قَدْ يَجُوْدُ• بے شک بخیل کبھی سخاوت کرتا ہے۔

لَوْلَا ادَّخَرْتَ مِن مَّالِكَ مَا يَنْفَعُكَ الْيَوْمَ• کیوں نہیں تونے اپنا کچھ مال جمع کیا جو تمھیں آج نفع دیتا۔

وَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ• اور کیا ہی عقیل نے ہمارے لیے کچھ مکانات چھوڑے ہیں؟

لَوْمَا تَخَلَّقْتَ بِالْأَخْلَاقِ الْكَرِيْمَةِ• تو اچھے اخلاق سے کیوں نہیں آراستہ ہوا؟

اَلَّا تَبْتَعِدُ عَنِ السَّفِيْهِ• تو بے وقوف سے کیوں نہیں دور رہتا؟

هَلَّا اجتهدتَ فِي الْقِرَاءَةِ• تو نے پڑھنے میں کیوں نہیں محنت کی؟

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا• [المجادلہ۵۸-آیت۱] بے شک اللہ نے اس کی بات سنی جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے۔

تمرین -۳۵

وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً• [ھود۱۱-آیت۱۱۸] اور اگر تمھارا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت کر دیتا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا • [البقرۃ۲-آیت۲۶] تو جو ایمان لائے وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ رہے کافر تو وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت سے اللہ کا کیا مقصود ہے۔

اِنْ تَكُنْ فَارِسًا فَكُنْ كَعَلِيٍّ
أَوْ تَكُنْ شَاعِرًا فَكُنْ كَابْنِ هَانِي •

اگر تم شہ سوار ہو تو علی کی طرح بنو، یا شاعر ہو تو ابن ہانی کی طرح بنو۔

لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ اِذًا لَاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ • [الاسراء۱۷-آیت۱۰۰]

اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انھیں بھی خرچ کے ڈر سے روک رکھتے۔

وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسَارٰى تُفَادُوْهُمْ • [البقرۃ۲-آیت۸۵]

اور اگر وہ قیدی ہو کر تمھارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ • [البقرۃ۲-آیت۹۶]

ان میں ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار سال کی عمر پائے۔

لِي صَدِيْقَانِ عَالِمَانِ أَمَّا اَحَدُهُمَا فَهُوَ سَعِيْدٌ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَهُوَ عَلِيٌّ •

میرے دو عالم دوست ہیں۔ ان میں ایک، تو وہ سعید ہے اور رہا دوسرا تو وہ علی ہے۔

إِنْ أَكْرَمْتَنِي أَكْرَمْتُكَ •

اگر تو میری تعظیم کرے گا تو میں تیری تعظیم کروں گا۔

تــــمـــريـــن -۳۶

قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ • [الشعراء۲۶-آیت۶۱]

موسیٰ کے اصحاب نے کہا ہم پکڑ لیے جائیں گے۔ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔

عَلَّمَ الْاِنْسٰنَ مَالَمْ يَعْلَمْ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى • [العلق۹۶-آیت۵-۶]

اس نے انسان کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا، ہاں! ہاں!! بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا • [مریم۱۹-آیت۸۲]

اور انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے کہ وہ انھیں زور دیں، ہرگز نہیں۔ اب وہ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ • [یوسف۱۲-آیت۳۲]

بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید کیے جائیں گے اور ضرور وہ ذلت اٹھائیں گے۔

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ☆ وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا •

اگر ہم دشمن سے ٹکرائیں تو ہم پر چین و سکون نازل فرما اور ہمارے قدم جما دے۔

جَاءَ نِي سِيْبَوَيْهِ وَ سِيْبَوَيْهٍ آخَرُ •

میرے پاس سیبویہ اور ایک دوسرا سیبویہ آیا۔

كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ • [الفرقان۲۵-آیت۳۹]

ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں۔

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ • [البقرۃ۲-آیت۲۵۳]

ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

وَ انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ • [الحاقۃ۶۹-آیت۱۶]

اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔

فَلَمَّا جَاءَ تْ قِيْلَ أَ هٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهٗ هُوَ • [النمل۲۷-آیت۴۲]

پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہے؟ بولی گویا یہ وہی ہے۔

هُنَّ عَالِمَاتٌ يَخْطُبْنَ فِيْ الْمَجَالِسِ الْعِلْمِيَّةِ •

وہ عورتیں عالمہ ہیں جو علمی مجلسوں میں تقریر کرتی ہیں۔

وَ كُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ • [الحدید۵۷-آیت۱۰]

اور ان سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا اور اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

فہرست مضامین قواعد النحو